ماہ مبارک رمضان 2022 میں کربلا ویوز و ولایت ٹی وی کے آفیشل واٹس ایپ گروپ پر پوچھے گئے سوالات کے مختصر جوابات

(دوسرا ایڈیشن)

سوال: کچھ اہل سنت کہتے ہیں کہ سجدہ گاہ رکھنا بدعت ہے؟؟

جواب : سلام، بخاری میں اور سنن بہقی میں تو پورا باب اس پر باندھا گیا ہے کہ رسول اکرم ص خمرہ پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

"رسول (ص) خمرہ پر نماز پڑھتے تھے"

حوالہ جات:

صحیح بخاری، کتاب الصلوہ، باب الصلوہ علی الخمرہ باب 262، حدیث 3710

سنن کبری،بیہقی مطبوعہ حیدر آباد دکن ج 2 باب الصلوہ علی خمرہ ص 421

اب کوئی سوال کرے کہ خمرہ کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے

ھی التی یسجد علیھا الآن الشیعہ

ترجمہ: یہ وہی چیز ہے جس پر شیعہ سجدہ کرتے ہیں

اب ہمارا الزامی جواب ۔۔ اہل سنت ہمیں دکھائیں کہ رسول اکرم ص نے کبھی کپڑے سے بنے موٹے موٹے قالینوں یا پلاسٹک کی بنی چٹائیایوں پر کب نماز پڑھی ۔۔ ؟؟

تو بدعتی شیعہ نہیں بلکہ خود اہل سنت حضرات ہیں !

والسلام #ابو عبداللہ

سوال : اصول کافی کی آج تک کتنی شروعات لکھی گئی اور اس کے علاوہ اصول اربعہ میں کس کی کتنی شروعات لکھی گئی ؟؟؟

جواب : سلام، اصول کافی کی کئی شروحات و حواشیات لکھی جا چکی ہیں، کچھ طبع ہوئیں ہیں اور کچھ نہیں ۔

مشہور شروحات و حواشی کی لسٹ یہ ہے:

شرحیں

1- شرح اصول الکافی، صدرالدین شیرازی [[ملا صدرا) (متوفی 1050ھ). اور تین مجلدات میں یہ شرح اصول کافی کی کتاب الحجہ کے آخر تک اور عربی میں ہے جو مؤسسۂ مطالعات و تحقیقات فرہنگی نے، محمد خواجوی کی تصحیح کے ساتھ تین مجلدات میں، شائع کی ہے. اس شرح کا فارسی ترجمہ بھی محمد خواجوی نے کیا ہے اور اس کی طباعت کا کام اسی ناشر نے سرانجام دیا ہے.

2- الذریعۃ الی حافظ الشریعۃ، بقلم: محمد بن محمد مؤمن گیلانی، جو عربی میں ہے اور دارالحدیث پبلشرز نے اس کو دو مجلدات میں شائع کیا ہے.

3- شرح الکافی، الاصول و الروضۃ، محمد صالح مازندرانی،(متوفی 1110ہجری) تعلیق میرزا ابوالحسن شعرانی، مطبوعہ تہران المکتبۃ الاسلامیۃ1344ہجری، جو 12 مجلدات میں شائع ہوئی ہے.

4- الشافی فی شرح اصول کافی، 3 مجلدات، عبدالحسین المظفر (مطبعۃ الغری، نجف اشرف 1389ھ 1969ع)، یہ شرح تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے.

حواشی

1- الحاشیۃ علی اصول الکافی، ملا محمد امین استرآبادی، جس کو دار الحدیث نے شائع کیا ہے

2- الحاشیۃ علی اصول الکافی، سید احمد بن زین العابدین العلوی العاملی

3- الحاشیۃ علی اصول الکافی، سید بدرالدین بن احمد الحسینی العاملی جس کو دار الحدیث نے شائع کیا ہے

الحاشیۃ علی اصول الکافی، رفیع الدین محمد بن حیدر النائینی، تحقیق محمد حسین درایتی، دارالحدیث قم 1383ہجری شمسی.

الحاشیۃ علی اصول الکافی، سید بدرالدین بن احمد الحسین العاملی تحقیق علی فاصلی (دارالحدیثہ قم 1383ہجری شمسی.

الدر المنظوم من کلام المعصوم، علی بن محمد بن حسی نبی زین الدین عاملی، تحقیق: محمد حسین درایتی، دارالحدیث قم 1383ہجری شمسی

ابھی تک 23 کے قریب من لایحضر الفقیہ پر شرحیں لکھی گئی ہیں لیکن ان میں سے اکثر اس وقت مفقود اور دسترسی میں نہیں ہیں کیونکہ وہ خطی نسخے کے طور پر محفوظ ہیں اور چاپ نہیں ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام ---

روضہ المتقین فی شرح اخبار الائمہ المعصومین (ع): مجلسی اول نے اس میں احادیث کی اسناد ذکر کی ہیں۔ اگر کسی حدیث کی سند صحیح نہیں تھی تو اس کی جگہ شیخ کلینی یا شیخ طوسی کی روایت کی جانب اشارہ کیا ہے۔یہ شرح عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔

معاہد التنبیہ فی شرح کتاب من لا یحضرہ الفقیہ: ابو جعفر محمد بن جمال الدین ابو منصور حسن بن زین الدین شہید ثانی کی تالیف ہے۔

معراج النبیہ فی شرح کتاب من لا یحضرہ الفقیہ: محدث بحرانی کی تالیف ہے۔

التعلیقۃ السجادیۃ: مراد بن علیخان تفرشی کا اس پر لکھا گیا حاشیہ ہے۔

حاشیہ سید احمد بن زین العابدین علوی عاملی۔

حاشیہ امیر محمد باقر بن محمد حسینی داماد۔

حاشیہ شیخ محمد علی بن محمد بلاغی۔

حاشیہ شیخ محمد بن علی بن یوسف بن سعید بحرانی۔

حاشیہ علی اکبر غفاری۔

الوافی: صدر المتألہین شیرازی کے داماد ملا محسن فیض کاشانی کی تالیف ہے جو حقیقت میں کتب اربعہ کے مجموعہ ہے۔ نیز جس میں احادیث مکرر کو حذف اور احادیث مشترک کو ایک جگہ ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ احادیث کی توضیح میں مطالب بیان ہوئے ہیں۔

آقا بزرگ طہرانی نے تہذیب الاحکام کی سولہ (16) شرحوں اوربیس (20) حاشیوں کو ذکر کیا ہے۔

دوسری کتب میں ان کے علاوہ اور کتابوں کے نام بھی مذکور ہوئے ہیں جیسے حواشی شیخ احمد احسائی[50] کتب اربعہ پر حواشی میرداماد اور جامع الحواشی

تہذیب کے مشیخے پر یا من لایحضرہ الفقیہ کے ہمراہ شروح بھی لکھی گئیں جیسے حدیقۃ الانظار تالیف محمد علی بن قاسم آل کشکول، رسالۃ فی الجمع بین احادیث باب الزیادات من التہذیب جو شیخ احمد احسائی کی تالیف نیز ایک طرح کی شرح ہے۔

ان شروح اور حواشی میں سے صرف ملاذ الاخیار کہ جو تالیف علامہ مجلسی ہے وہ سولہ (16) جلدوں میں چھپا ہے وہ تہذیب پر ایک مکمل شرح ہے۔ اس شرح میں بہت سے مطالب دوسری شروحات مثلا شرح محمد تقی مجلسی و عبداللہ تستری نقل ہوئے ہیں۔
کتاب استبصار پر شرح یا تعلیق کے عنوان سے دسویں صدی ہجری قمری کے اواخر سے کتابیں منظر عام پر آنی شروع ہوئی جن میں سے اہم ترین یہ ہیں:

محمد بن علی بن حسین عاملی، صاحب مدارک الاحکام نے (۱۰۰۹ق) میں اس کتاب پر ایک حاشیہ لکھا ہے جو کتاب کے متن کے ساتھ محفوظ ہے۔

حسن بن زین الدین عاملی، صاحب معالم الدین نے (۱۰۱۱ق) میں اس کتاب پر ایک حاشیہ لکھا ہے جسے افندی نے ریاض العلماء میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن علی بن ابراہیم استرآبادی صاحب منہج المقال نے (۱۰۲۸ق) میں اس کتاب پر ایک حاشیہ لکھا ہے جو نجف اور مشہد دیکھا گیا ہے۔

استقصاء الاعتبار، کو محمد بن حسن بن زین الدین عاملی نے (د۱۰۳۰ق) میں اس کتاب پر حاشیہ کے عنوان سے لکھا ہے جسے آقابزرگ تہرانی نے اس کے کئی نسخوں کو معرفی کیا ہے۔

مناہج الاخبار، کو کمال الدین (یا نظام الدین) احمد بن زین العابدین عاملی نے اس کتاب پر شرح کے عنوان سے لکھی ہے۔

ملا محمد امین استرآبادی نے (۱۰۳۶ق) میں اس کتاب پر ایک حاشیہ لکھا ہے۔

میر محمد باقر استرآبادی، معروف بہ میرداماد نے (۱۰۴۰ یا ۱۰۴۱ق) میں اس کتاب پر ایک تعلیقہ لکھا ہے جسے کبھی کبھار شرح سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اس کے کئی نسخے کتابخانہ سپہ سالار تہران اور کتابخانہ تربیتی میں موجود ہیں۔

جامع الأخبار فی ایضاح الاستبصار، جسے شیخ عبداللطیف بن علی بن احمد بن ابی جامع حارثی (۱۰۵۰ق) شاگرد شیخ بہایی نے اس کتاب پر حاشیہ کے عونان سے لکھی ہے.

کشف الاسرار فی شرح الاستبصار، جسے سید نعمت اللہ جزایری نے (۱۱۱۲ ق) میں اس کتاب پر حاشیہ کے عنوان سے لکھی ہے جسکے متعدد خطی نسخوں کو آقابزرگ تہرانی معرفی کیا ہے۔

نکت الارشاد در شرح استبصار، شہید اول محمد بن مکی کی تالیف ہے۔

شرح استبصار، سید میرزا حسن بن عبدالرسول حسینی زنوزی کی تالیف ہے۔

شرح استبصار، امیر محمد بن امیر عبدالواسع خاتون آبادی، داماد علامہ مجلسی کی تالیف ہے۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا امام کے پاس علم غیب ہوتا ہے ثابت کریں؟؟؟ کیا امام پر وحی آتی ہے؟؟

جواب: سلام، وحی کا سوال شاید اس زمرے میں کیا گیا ہے کہ کیا امام معصوم کو غیب کا علم ہوتا ہے ؟؟ تو پہلے حصے میں وحی پر لکھتا ہوں باقی میں علمِ امام پر مختصر جواب کی کوشش ہوگی جو کہ محال محسوس ہوتا ہے ۔۔ خیر بسم اللہ

زیارت جامعہ کبیرہ میں امام علی نقی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ، وَ مَوْضِعَ الرِّسالَةِ، وَ مُخْتَلَفَ الْمَلائِكَةِ، وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ

آپ پر سلام ہو اے نبوت کا گھرانہ، اور رسالت کا مقام، اور ملائکہ کے آمد و رفت کا مقام، اور وحی کے اترنے کا مقام۔

اس فقرے سے مراد تشریعی وحی ہے جو صرف رسولوں پر نازل ہوتی ہے۔ اس بنا پر، اہل بیت علیہم السلام کا گھر اس لحاظ سے کہ رسول اللہ ص کی اہل بیت علیہم السلام ہیں اور نیز آنحضرت کی جان ہیں "انفسنا و انفسکم" تو اہل بیت علیہم السلام کا گھر، تشریعی وحی کے نازل ہونے اور قرار پانے کی جگہ ہے۔

اب یہاں پر وحی کی اقسام پر بحث کا وقت نہیں جیسے تسدید و تأدیب وحی ۔۔ مختصر یہ کہ تسدیدی وحی سے مراد ایک قسم کی غیر تشریعی وحی ہے جو انسان کامل پر اترتی ہے اور یہ وحی احکام شریعت بیان کرنے کے لئے نہیں بلکہ ذاتی ہدایات، معاشرتی راہنمائیاں، مستقبل کے واقعات کی خبریں یا پھر سکون و اطمینان نازل کرنے وغیرہ سے عبارت ہے جو انسان کے قلبی استحکام و اطمینان کا موجب بنتی ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے عراق کے سفر میں کوفی آدمی سے ملاقات کرتے ہوئے وحی کی اسی قسم کی طرف اشارہ فرمایا:

يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَمَا وَ اللَّهِ لَوْ لَقِيتُكَ بِالْمَدِينَةِ لَأَرَيْتُكَ أَثَرَ جَبْرَئِيلَ مِنْ دَارِنَا وَ نُزُولِهِ عَلَى جَدِّي بِالْوَحْيِ

اے کوفہ والے! آگاہ رہو اللہ کی قسم، اگر میں مدینہ میں تمہاری ملاقات کرتا تو ضرور تمہیں دکھاتا ہمارے گھر میں جبرئیل کے (آنے کا) اور اس کا میرے جدّ پر وحی کے ساتھ نازل ہونے کا نشان۔

(صائر الدرجات، ص۱۲)

ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد تشریعی وحی، تسدیدی وحی، غیبی خبریں اور ان جیسی چیزیں ہوں کہ سب معصومین علیہم السلام پر نازل ہوتی ہیں۔

غیبی خبریں جو معصومین علیہم السلام پر نازل ہوتی ہیں اس کی مثال اس طرح ہے ۔۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد الٰہی: قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ کے بارے میں فرمایا:

هُمُ الْأَئِمَّةُ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وہ ائمہؑ ہیں جن پر بندوں کے اعمال ہر روز پیش کیے جاتے ہیں قیامت کے دن تک۔

(بصائر الدرجات، ص۴۲۷)

اور ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ صَبَاحٍ أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا فَاحْذَرُوا

رسول اللہ (ص9) پر بندوں کے نیک اور برے اعمال ہر صبح پیش کیے جاتے ہیں، لہذا (گناہ) سے بچو

(بحارالانوار، ج۲۳، ص۳۴۶)

ظاہر ہے کہ بندوں کے اعمال کے پیش کرنے اور ماضی اور مستقبل کی خبریں دینے کے ساتھ لوگوں کے ارادے اور نیتیں بھی ہیں کہ جن کا ان کے اعمال سے تعلق ہے، دکھائی جاتی ہیں۔

قرآن کریم میں تین آیات موجود ہیں جن سے علم غیب کا دوسرے افراد کو بھی علم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ان میں سے پہلی آیت سورہ حج کی آیت 78 ہے

وَجاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ هُوَ اجْتَباكُمْ وَما جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْراهِيمَ هُوَ سَمّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هذا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَداءَ عَلَى النّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللهِ هُوَ مَوْلاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

اور اللہ کے بارے میں اس طرح جہاد کرو جو جہاد کرنے کا حق ہے کہ اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین میں کوئی زحمت نہیں قرار دی ہے یہی تمہارے بابا ابراہیم علیہ السّلام کا دین ہے اس نے تمہارا نام پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلم اور اطاعت گزار رکھا ہے تاکہ رسول تمہارے اوپر گواہ رہے اور تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو لہذا اب تم نماز قائم کرو زکوِٰ ادا کرو اور اللہ سے باقاعدہ طور پر وابستہ ہوجاؤ کہ وہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ کا مخاطب ایک خاص گروہ ہے کہ خدا نے ان کو لوگوں کے درمیان سے انتخاب کیا ہے اور اس کا مخاطب تمام لوگ نہیں ہیں۔

لِیَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تاکہ رسول تمہارے اوپر گواہ رہے اور تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو یہاں پر تین گروہ کو بیان فرمایا ہے ، رسول، لوگ اور وہ گروہ جو رسول اور لوگوں کے درمیان ہیں

یہ آیت اتنی واضح ہے جو تفسیر کی محتاج نہیں ، آیت اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ رسول لوگوں کے ایک گروہ پر گواہ ہیں اور یہ گروہ خود تمام لوگوں پر گواہ ہیں تو اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ گروہ کون ہیں ؟ کوئی بھی شخص اگر تعصب کی عینک اتار کر خود جا کر تاریخ اسلام کے اوراق کو پلٹا کر دیکھ لے تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ پیغمبر اکرم صلی للہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے علاوہ ایسا علم کس کے پاس تھا؟

بہر حال اس آیہ کریمہ کے مطابق ایک گروہ ہے جو تمام لوگوں کے اعمال پر گواہ ہے تو لوگوں پر گواہ ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ خود ان کے وجود پر گواہ ہوں بلکہ ان کے اعمال کے گواہ ہیں ، ان کے ایمان اور کفر، حب و بغض اور ہر وہ چیز جو ان کے اعمال سے مربوط ہیں ، خصوصا دینی امور، لہذا آیہ کریمہ مطلق ہے اور یہ فرماتا ہے یہ گروہ لوگوں کے تمام اعمال پر گواہ ہیں حتی کہ شخصی اعمال پر بھی۔ لہذا روایات میں بھی کہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں : نحن الشہداء علی الناس. ، ہم لوگوں کے اعمال پر گواہ ہیں ، یعنی گواہی دینا اس وقت ہے جب کسی چیز کو جانتا ہو جو شخص کوئی گواہی دینا

چاہتا ہو وہ جب تک اس چیز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہو گواہی نہیں دے سکتا، تو یہ گروہ آئمہ علیہم السلام ہیں کہ جو لوگوں کے تمام اعمال کے بارے میں جانتے ہیں فرق نہیں وہ اسی وقت ہو یا گذشتہ زمانے میں یا آیندہ زمانے میں چونکہ ناس کے معنی صرف اسی زمانے کے لوگ نہیں ہیں۔

تو یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس گروہ پر گواہ ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صرف اپنی حیات طیبہ میں گواہ ہیں؟ نہیں! رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گواہ ہیں حتی کہ حیات کے بعد بھی
تو یہ گروہ بھی ایسا ہی ہے کہ اپنے حیات کے بعد بھی گواہ ہیں، آیہ کریمہ مطلق ہے اور صرف زمان حیات پر دلالت نہیں کرتا۔ یہ آیہ کریمہ اثبات امامت اور امامت کی خصوصیات کو ثابت کرنے کے لئے بہت ہی قوی آیت ہے، بعض لوگ جن کے پاس علم نہیں ہے کہتے ہیں کہ امامت پر دلالت کرنی والی کوئی آیت موجود نہیں ہے، تو ہمارا ان سے یہی سوال ہے کہ اس آیت کریمہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

شَہِیدًا عَلَیۡکُمۡ وَتَکُونُوا شُہَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

اس کا مخاطب کون ہے ؟ آیہ کریمہ کا ظاہر رسول ، لوگ اور ایک گروہ کے بارے میں تصریح ہے اور ہم شیعہ اس چیز کے معتقد ہیں کہ پیغمبر اور لوگوں کے علاوہ جو گروہ ہے اس سے مراد ہمارے آئمہ علیہم السلام ہیں ۔ اس بارے میں دوسری آیت سورہ فاطر کی آیت 32 ہے :

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرِ

پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا کہ ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور در حقیقت یہی بہت بڑا فضل و شرف ہے۔

اس سے پہلی آیت میں فرماتا ہے :

وَ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ

اور جس کتاب کی وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے وہ برحق ہے اور اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے ۔

ہم نے قرآن کو آپ کی طرف وحی کی ہے ، یعنی پیغمبر اکرم صوآلہ وسلم پر وحی ہوئی ہے ، اس کے بعد فرماتا ہے

ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا ہے جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا

وارث کے کیا معنی ہیں ؟ ظاہری بات ہے کہ وراث نبی اکرم صلوآلہ وسلم کے بعد ہی ہو گا چونکہ "اورثنا" میں یقینا نبی اکرم شامل نہیں ہے بلکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ایک گروہ ہے الَّذينَ اصْطَفَيْنا یعنی لوگوں کے درمیان ایک گروہ ہیں کہ ہم نے انہیں نبی اکرم کے بعد کتاب کا وارث چن لیا ہے ، قرآن کریم کی اس بارے میں کچھ دوسری آیات ہیں جیسے یہ آیت : إِنَّ اللہَ اصْطَفى آدَمَ وَ نُوحًا وَ آلَ إِبْراهيمَ وَ آلَ عِمْرانَ عَلَى الْعالَمينَ ۔۔ اللہ نے آدم علیہ السّلام, نوح علیہ السّلام اور آل ابراہیم علیہ السّلام اور آل عمران علیہ السّلام کو منتخب کرلیا ہے ۔۔ ان آیات میں غور و فکر کرنے سے یہی واضح ہوتا ہے کہ مصطفون ایک خاص گروہ ہیں نہ کہ سارے لوگ، اورشیعہ اس گروہ کو آئمہ اطہار علیہم السلام جانتے ہیں اور "اورثنا الکتاب" میں کتاب سے مراد بھی قرآن کریم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد وراثت میں چھوڑا گیا ہے ، اور اس سے مراد تورات اور انجیل نہیں ہے ، اسی وجہ سے روایات میں ہے : نحن الوارثون ،کتاب کے وارثین ہم اہل بیت ہیں ۔

اس روایت کی بنیاد قرآن کریم کی یہی آیہ کریمہ ہے ،پس اس آیہ کریمہ سے بھی یہی استفادہ ہوتا ہے کہ ایک گروہ ہیں جو کتاب کے وارث ہیں اور وارث کتاب ہونے اور کتاب کے بارے میں علم رکھنے کے درمیان لازم و ملزوم ہونا بھی واضح ہے تو وراثت کے یہ معنی نہیں کہ کتاب کا وجودِ ظاہری ان کے پاس ہو بلکہ وارثت کے حقیقی معنی کتاب کا رکھنا ہے ۔

جیسا کہ بعض آیات میں اس بارے میں تصریح ہوئی ہے ، جیسے یہ آیت کریمہ: مَنْ عِنْدَہُ عِلْمُ الْکِتابِ (الرعد / 43)

تبھی شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ آئمہ اطہار علیہم السلام قرآن کے بارے میں عالم تھے چونکہ وارث کتاب تھے اور وارث کے لئے اس کے بارے میں علم ہونا ضروری ہے ، آئمہ اطہار علیہم السلام سے منقول خود روایات میں یہ تعبیر موجود ہے کہ ہمارے پاس علم الکتاب کامل طور پر موجود ہے.

مختصر کہ جب آئمہ اطہار علیہم السلام کتاب کے بارے میںعالم ہیں اور یہ کتاب ہر چیز کو بیان کرنے والی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آئمہ علیہم السلام تمام امور کے بارے میں عالم ہیں !

اب علم آئمہ علیہم السلام کی کیفیت خود اپنی جگہ ایک الگ بحث ہے کہ اس کی طرف ہم اشارہ کریں گے ۔ تیسری آیت سورہ توبہ کی آیت 105 ہے : قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ»، ہمارے نزدیک " الْمُؤْمِنُونَ

اور پیغمبر کہہ دیجئے کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے عمل کو اللہ رسول اور صاحبانِ ایمان سب دیکھ رہے ہیں

تو اس آیت سے مراد آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں ، یہ آیت بھی آیت وَتَکُونُوا شُهَداءَ عَلَى النّاسِ کی طرح ہے، یعنی خدا و رسول اور مومنین میں سے ایک گروہ آپ کے اعمال پر گواہ ہیں ۔

یہاں تک ہم نے قرآن کریم کی آیات سے یہ نتیجہ حاصل کیا کہ علم الغیب اس کے کامل اور وسیع معنی میں خداوند تبارک و تعالی کے پاس ہے اور محدود انداز میں موجبہ جزئیہ کی صورت میں انبیاء اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے پاس ہیں۔

یہ مطلب بہترین انداز میں قرآن کریم سے استفادہ ہوتا ہے ،یعنی صرف آیات کی طرف توجہ کرنے سے بغیر کسی غور و فکر کے حتی کہ روایات کے بھی بغیر خود قرآن سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ علم غیب کچھ محدود انداز میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کے پاس موجود ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: علامہ رجب االبرسی کیا شعیہ مکتب میں کوئی اہمیت رکھتے ہیں؟

جواب: سلام، اس مسئلے پر تفصیلی جواب دینا چاہیئے لیکن یہاں حافظ رجب علی بُرسی پر مختصر جواب کی کوشش کرتا ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ حافظ برسی آٹھویں و نویں صدی ہجری کے ایک حدیث شناس، فقیہ، ادیب و شیعہ عالم ہیں اور عرفان کے مسئلے پر ان کی پوری تحریروں میں عرفان نظری کا ایک مضبوط میدان بھی ہے۔

اب یہاں وقت نہیں کہ عرفانِ نظری کو سمجھایا جائے کیونکہ یہ ایک الگ سے مفصل عنوان ہے۔

خیر۔۔

لوگوں کا ان کے بارے میں سوال کرنے کا اصل مقصد ان کی کتاب مشارق الانوار پر رائے لینا ہوتا ہے تو یاد رکھیں کہ کتاب "مشارق الأنوار الیقین فی أسرار امیر المؤمنین(ع)" برسی کی سب سے اہم اور مشہور تصنیف ہے جو عرفانِ نظری کے اصولوں پر فضائل و مناقبِ اہل بیت اور خاص طور پر امیرالمومنین علیہ السلام پر لکھی گئی ہے۔ اس تصنیف میں برسی نے معصومین (ع) کے فضائل سے متعلق ایسی خصوصی روایات نقل کی ہیں جو اس سے پہلے کم دیکھی گئیں اور ان کے بعد کے لوگوں کے لیے ایک اہم ذریعہ بن گئی ہیں۔

یاد رکھیں کہ برسی حروف اور اعداد کے اسرار کے بارے میں جانتے تھے اور اپنے زمانے کے ماہر شاعر و ادیب تھے جس کی وجہ سے ہر جگہ ان کی تصانیف خاص طور پر " مشرق الانوار " میں روایات کو بیان کرنے میں مدد ملی۔ برسی اپنے بیانات میں بہت بےباک بھی تھے اور اہل بیت علیہم السلام سے ان کی شدید محبت نے انہیں اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں عام عوام جو ان کو سمجھنے سے قاصر تھے عرفی اصطلاح میں عجیب و غریب روایات کو ایک ہی مجموعہ میں جمع کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہی وجہ بنی کہ علمِ عرفان سے عاری افراد نے جب ان کی تصنیف کا اردو ترجمہ کیا تو وہ اس کو سمجھ نہیں سکے اور غلط معنی لے کر عقیدہ بنا بیٹھے ۔۔

دو جلیل القدر شیعہ علماء کے اقوال پیش کرتا ہوں...

صاحبِ کتاب الغدیر آیت اللہ سید عبدالحسین الامینی نے ان پر غلو کی تہمت کو رد کیا ہے..

صاحب الغدير المرحوم الاميني كماينقل عنه السيد حسين الحسيني في كتابه له بأسم الروح المجرد (أن صاحب الغدير قال: أما حافظ رضي الدين رجب البرسي وهو من العرفاء الامامية والفقهاء منهم مع ذلك وهو شاعر وأديب وله ولاء لاهل البيت لو رمي انه غال في عقيدته) وصاحب الغدير يقول إذا نطالع كتبه وأشعاره يبيّن ما قاله في حق أهل البيت وهو أقل من مراتبهم وما اعطى لهم من درجة كمال لايمكن لاكثر الناس العلم بذلك كما نقل عن لسانهم (ان أمرنا وحديثنا صعب مستصعب لايتحمله إلا نبي مرسل أو ملك مقرّب أو مؤمن امتحن الله قلبه بالايمان).

آیت اللہ شمس الدین واعظ کاشفی نے بھی انہیں عالم جلیل اصول فقہ ، فقہ اور فلسفہ قرار دیا ہے..

الحافظ رجب البرسي وهو عالم جليل في الاصول والفقه والفلسفة

یہ بھی درست ہے کہ برسی کی اس تصنیف میں ایسی روایات بھی موجود ہیں جو ظاہری عنوان کے پیش نظر قرآن یا دیگر روایات یا اسلامی الہیات کی بنیادوں کے مطابق نہیں ہیں۔ تاہم اس کتاب پر تنقید کا یہ طریقہ صرف اسی صورت میں درست ہے جب ان کی تنقید دلائل پر مبنی ہو یا بالکل توثیق شدہ روایات پر مبنی ہو تا کہ برسی کی نقل کردہ روایات کو رد کر دیا جائے اگر وہ دلائل کے خلاف ہوں یا قطعی طور پر توثیق شدہ روایات ہوں جبکہ ان میں سے بعض تنقیدیں دلیل پر مبنی نہیں ہیں۔ اور اسلامی عرفان سے مطابقت نہیں رکھتیں جو کہ مشارق الانوار میں منقول بعض روایات کا موضوع ہے. مزید یہ کہ ان روایات کے متن پر تنقید کرتے ہوئے غیر معقول تصورات کو عقل کا حکم نہ سمجھا جائے اور ان کو غیر موافق روایات کو رد کرنے کی بنیاد کے طور پر استعمال کیا جائے۔

ایسے تو کتاب الکافی میں بھی غیر مستند روایات موجود ہیں۔ تاہم یہ مکمل طور پر اہل بیت (ع) کی تعلیمات کو ظاہر کرتی ہے اور اسی وجہ سے یہ شیعوں میں مشہور ہے کیونکہ بعض اوقات کسی کتاب کا فیصلہ کرتے وقت اسے مکمل طور پر قبول یا مکمل طور پر رد نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے بارے میں ایک عام بیان پیش کیا جاسکتا ہے اور تحقیق کا دروازہ کھلا رکھا جاتا ہے۔

کتاب مشارق الانوار اجمالی طور پر معصومین (ع) کے حقیقی مقام کو ظاہر کرتی ہے اور کتاب کا عمومی مواد غلط نہیں ہے؛ چونکہ اس کا عمومی مواد دیگر روایات، عقلی دلائل اور عرفانِ اسلامی کی بنیادوں سے مطابقت رکھتا ہے اور اس کے مندرجات میں غلو کو منسوب کرنا درست نہیں ہے، اگرچہ تفصیلات پر ایک نظر ڈالنے سے کچھ غلطیاں نظر آسکتی ہیں جیسا کہ کسی دوسری کتاب میں بھی ہو سکتی

ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ شیخ حر آملی اور علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں مشرق الانوار سے کچھ روایات نقل بھی کی ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ یہ کتاب غیرماخذ روایات کی وجہ سے علمائے کلام میں ناقابل اعتبار ہے اور وہ اس لیے کہ عقائد کے متعلق روایات کو قبول کرنے کے لیے اعتماد کا ہونا ضروری ہے جن میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

والسلام، #ابوعبداللہ

سوال : یہ حجت خدا کا مطلب کیا ہے؟ حجت خدا کا ہونا کیوں ضروری ہے؟ اگر حجت خدا ضروری ہے تو پھر عیسیٰ علیہ السلام میں اور رسول خدا میں کئی سال کا فاصلہ ہے تو اس درمیان حجت خدا کون تھا؟

جواب : سلام، حجت خدا کے معنی ہیں زمین پر اللہ کا نمائندہ..

ہر زمانے میں حجت خدا کا ہونا عدل الہی کی وجہ سے ضروری ہے تاکہ ہدایت کا سلسلہ منقطع نہ ہو.

اب یہ سوال کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور رسول اللہ ص کے درمیان جو تقریباً پانچ سو سال فاصلہ ہے تو اس میں حجت خدا کون تھا تو اس کے متعدد جواب ہو سکتے ہیں..

1 - حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور سے آج تک حضرت خضر علیہ السلام کا ہونا بھی حجت خدا میں شامل ہے.

2 - دوسرا یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارہ نقیب جو تھے وہ سب نبی ہی تھے جیسے حضرت شمعون بلافاصلہ تھے اور پھر اس کے یکے بعد دوسرے 12 حواری جیسا کہ آیت اللہ محمد حسین طباطبائی نے اپنی تفسیر المیزان میں لکھا ہے.

یعنی بعض روایات ایسے ہیں..
شمعون بن حمون الصفا و أوصى شمعون إلى يحيى بن زكريا و أوصى يحيى بن زكريا إلى منذر و أوصى منذر إلى سليمة و أوصى سليمة إلى بردة الى النبى ثم اوصى النبى الى على و انتهت بالامام الحجة.

یعنی شمعون نے یحییٰ بن زکریا کو وصی بنایا، یحییٰ نے منذر کو، منذر نے سلیمہ کو، سلیمہ نے بردہ کو جنہوں نے رسول اللہ تک وصایت فرمائی..
حوالہ : الشيخ الصدوق، كمال الدين، ج 1، باب 22، ص 212، دار الكتب الاسلامية، قم، 1395 ق.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میراج پے تشریف لے کے گئے اُور اللہ تعالیٰ نے انہیں بی بی فاطمہ علیہ السلام عطا کی ہمارے عقیدے کے مطابق سورۃ کوثر۔ لیکن وہ کہتے ہیں کے یہ غلط روایت ہے تب تو بی بی فاطمہ سلام اللہ کی ولادت ہو چُکی تھی اور بی بی خدیجہ سلام اللہ علیہا وفات پا چکی تھی؟

جواب: سلام، منقول روایات کی بنا پر رسول خدا ایک سے زیادہ مرتبہ معراج پر تشریف لے گئے یعنی ایک دفعہ نہیں بلکہ متعدد بار رسول معراج پر تشریف لے گئے تھے

علامہ طباطبائی کے نزدیک ایک دفعہ مسجد الحرام سے اور دوسری مرتبہ ام ہانی کے گھر سے سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں: سورہ نجم کی پہلی آیات تائید کرتی ہیں۔ انکے نزدیک مکان، زمان اور معراج کی جزئیات میں اختلاف کی اس طرح توجیہ کی جا سکتی ہے.

حوالہ: طباطبائی، المیزان، ۱۴۱۷ق، ج۱۳، ص۲۷-۲۸

اسی طرح سورہ اِسراء کی پہلی آیت کے ان دو الفاظ لیلاً و اَسری سے پتہ چلتا ہے کہ معراج رات کے وقت ہوئی. اب کونسی رات میں یہ واقعہ رونما ہوا اس میں اختلاف روایات پایا جاتا ہے روایات میں درج ذیل راتوں ی طرف اشارہ ہوا ہے:۔

17 ربیع الاول کی رات

27 رجب کی رات؛ ملا فتح اللہ کاشانی، اس نظریے کو شہرت حاصل ہے

17 رمضان کی رات

شوال یا ربیع الثانی

پھر اسی طرح اسی معراج کا واقعہ کس سال پیش آیا، حضرت ابو طالب کی وفات سے پہلے یا بعد پیش آیا، اس پر بھی اختلاف روایات موجود ہیں..

اب یقین سے یہ کہنا کہ کونسی معراج پر رسول اکرم کو خدا نے سیب کھلا کر جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا عطا کیں یہ کافی مشکل ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: خطبہ افتخاریہ کیا واقعی مولا علی صلوات اللہ علیہ کا خطبہ ہے یا منسوب ہے؟

جواب: سلام، فقہاء تشیع نے اس خطبہ کی نسبت کو قبول نہیں کیا ہے..

آیت اللہ خوئی

باسمہ تعالی: لا أساس لها و الله العالم.ما رأيكم بخطبة البيان المنسوبة للإمام علي (ع) ؟

الجواب: لا أساس لها

والله العالم

صراط النجاة- ج1 ص71

آیت اللہ سعید الحکیم

س: ما حكم الخطبة الافتخارية التي نستمع عليها في الانترنت وهل هي منسوبة حقاً لأمير المؤمنين؟

فأن كان فمن نقلها عنه؟

ج: نسبت إلى أمير المؤمنين (عليه السلام) ولم نتثبت من صحة النسبة المذكورة ولا يسعينا البحث عن ذلک.

http://istefta.alhakeem.com/day/1426/26-11-11.htm

آیت الله جواد تبریزی

غير ثابتة بطريق معتبر

آیت الله فاضل لنکرانی

سوال: ما رأي سماحتكم في خطبة البيان؟ أهي حقيقية؟ أم منسوبة فعلاً لأمير المؤمنين ؟ وما مدى صحتها؟

لم نعثر في كتب الشيعة المعتمد عليها على هذه الخطبة، ولها مضامين لا توافق معالم ديننا، خصوصاً صدور هذه الكلمات من بطل التوحيد والعارف بالله كمال المعرفة أي مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب من المحالات، ويكفيكم الرجوع إلي كلمات مولانا في التوحيد في كتاب نهج البلاغة.

آیت اللہ العظمی سیّد محمد حسینی شاہرودی کا فتویٰ

این خطبہ از نظر سند معتبر نیست و با اسناد معتبر هم به دست ما نرسیده است. در نهج البلاغہ و کتاب های معتبر هم نیامده است. از نظر متن هم آشفتگی دارد و تعابیر و الفاظ و مطالبی دارد کہ مناسبتی با صدور از سوی امام (علیہ السلام) ندارد

"یہ خطبہ سند کے لحاظ سے معتبر نہیں اور معتبر اسناد سے ہم تک نہیں پہنچی ہے، اور نہج البلاغہ و دیگر معتبر کتب میں بھی وارد نہیں ہوئی۔ متن کے لحاظ سے بھی اس میں اضطراب پایا جاتا ہے اور ایسی تعبیرات، الفاظ اور مطالب ہیں جو ممکن نہیں کہ امام (ع) سے صادر ہوئے ہوں.

آیت اللہ العظمی شیخ ناصر مکارم شیرازی خطبۃ البیان کے بارے میں فرماتے ہیں مجعول ھے

مکارم شیرازی، استفتاءات جدید، ج ۱، ص ۵۳۱

اور علامہ مجلسی کے نزدیک بھی اس کی صحت ثابت نہیں

الشیخ محمد باقر المجلسي عن خطبة البیان.

ما ورد من الأخبار الدالة علی ذلک کخطبة البیان، و أمثالها فلم توجد إلا في کتب الغلاة و أشباههم .مرآة العقول

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : زیدیہ فرقے اسماعیلیہ فرقے معتزلہ فرقے کے بارے میں کچھ معلومات دیں دے اس کے علاوہ شعیہ میں اور کون کون سے فرقے ہیں؟

جواب : سلام، یہ سوال فائدہ مند نہیں..

مختصریہ کہ زیدیہ، معروف شیعہ فرقہ ہے جن کا عقیدہ ہے کہ "حضرت علی، امام حسن اور امام حسین اور "زید بن علی" کے بعد امامت کا عہدہ ہر اس فاطمی کے لئے ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بلائے اور ظاہری طور پر عادل، عالم اور شجاع ہو اور لوگ اس کے ساتھ جہاد کے لئے تلوار اٹھانے کی شرط پر بیعت کریں.

اسماعیلیہ ان فرقوں کا اسم عام ہے جو امام صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کے فرزند اسمعیل یا امام کے پوتے محمد بن اسمٰعیل بن جعفر الصادق کی امامت کے معتقد ہیں اور مختلف ممالک میں مختلف ناموں "باطنیہ، تعلیمیہ، سبعیہ اور حشیشیہ، ملاحدہ، قرامطہ کے ناموں سے جانے جاتے ہیں۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: آغا صاحب ولی فقیہ کی کیا حدود ہیں؟ کیا رہبر معظم حفظہ اللہ کی اطاعت باقی مراجع عظام کے لئے بھی ضروری ہے؟ اور اس موضوع پر کوئی کتاب کی طرف بھی رہنمائی فرما دیں اور کسی عالم دین کی طرف بھی تاکہ ان سے مستفید ہو سکیں.... شکریہ

جواب: ہمارے علم کے مطابق اج تک رہبر معظم انقلاب اسلامی ایران نے کوئی بھی حکم ولائی صادر نہیں فرمایا تاکہ یہ بحث ہو سکے کہ اس حکم کی اطاعت کس کس پر واجب ہے۔
جب وہ کوئی حکم ولائی صادر فرمائیں گے تو اس وقت کے مراجع عظام اپنا موقف واضح کر دیں گے۔
لہذا یہ بحث اپنے ثمرہ عملی سے خالی ہے۔
جواب از مولانا شیخ تقی ہاشمی النجفی

سوال: قبلہ صاحب قدیمی محدثین کو ضعیف اور من گھڑت روایات لکھنے کی کیا ضرورت تھی ؟ پھر بعد والے علماء کرام ضعیف اور من گھڑت روایات کو کتابوں سے ہٹا کیوں نہیں دیتے ؟

جواب: قدیمی محدثین ہمیشہ اپنی تحقیق کے مطابق صحیح روایات لکھتے تھے اور وہ کتاب کے شروع میں بھی وضاحت کر دیتے تھے کہ ہم وہی روایات نقل کریں گے جو ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔

اور قدیم اور جدید تمام محققین میں یہ اختلاف رہتا ہے کہ کون سی روایت ضعیف ہے اور کون سی نہیں۔

پھر ہر روایت کے ضعف و صحت کے پیمانوں پر بھی اختلاف ہے۔

ضروری نہیں کہ ایک روایت جس کے مطابق ضعیف ہو وہ دوسرے کے مطابق بھی ضعیف ہو.
جواب از مولانا شیخ تقی ہاشمی النجفی

سوال: السلام علیکم, آغا اہلسنت حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ اگر باغ فدک مولا رسول ص نے بی بی س کو اپنی زندگی میں ہی دے دیا تھا ل...تو باغ فدک کافی بڑا باغ تھا اور ظاہر ہے اسکی آمدن بھی اتنی ہی زیادہ تھی تو اُن اوقات میں تو ایسی کوئی روایت نہیں ملتی کے خیبر کے بعد اہلبیت کا گھرانہ مالی لحاظ سے بہت مضبوط ہو گیا تھا....نیز یہ کہ ان اوقات میں تبوک وغیرہ میں روایات ملتی ہیں کہ فلاں فلاں صحابی نے اپنے گھر کا اتنا سامان دے دیا تو اس وقت اہلبیت کے پاس فدک تھا تو ان کے بارے میں سننے کو نہیں ملتا کے انھوں نے کتنی مدد کی؟؟؟

جواب : سلام، یہ انتہائی فضول قسم کا اعتراض ہے جس پر خود اہل سنت کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں.

اہل بیت علیہم السلام کی سخاوت کسی سے بھی مخفی نہیں اور ایسا اعتراض فقط توہینِ اہل بیت علیہم السلام کے سوا کچھ نہیں ہے.

فقط اہل بیت کی سخاوت پر قرآن کریم میں آیت اتاری گئی ہے

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا٥ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا٥ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا٥(الدھر، 76 : 7 - 10)

اور یہ اہل سنت روایات میں بھی موجود ہے.

تو یہ کہنا کہ اہل بیت علیہم السلام نے سخاوت نہیں کی جبکہ قرآن اس پر دلیل دے رہا ہے تو یہ اعتراض ہی فضول ہے کہ روایتِ اہل سنت میں کیوں ذکر نہیں.

کسی بات کا روایات میں نہ ہونا اس کے عدم واقعہ پر دلیل نہیں ہوتا.

ورنہ ہمیں اہل سنت بتائیں کہ فدک کی آمدنی کو اہل بیت علیہم السلام نے اپنے اوپر خرچ کیا.

دوسری بات یہ ہے کہ ایسے اعتراضات فقط اس لیے کیے جاتے ہیں تاکہ رسول اللہ (ص) کا فدک جنابِ زہرا (س) کو اپنی مبارک زندگی میں ہدیہ کرنے کو مشکوک بنا کر ابوبکر کو بچایا جا سکے..

جبکہ اہل سنت منابع میں بہت واضح طور پر اس پر دلائل موجود ہیں.

جب آیت "وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ (ترجمہ: اور دیکھو قرابتداروں کو اس کا حق دے دو) نازل ہوئی تو پیغمبر اکرمؐ نے فدک حضرت فاطمۂ کو بخش دیا۔

اہل سنت علماء میں سے جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر الدر المنثور، متقی ہندی نے اپنی کتاب کنز العُمال، ثعلبی نے تفسیر الکشف و البیان، حاکم حسکانی نے شواہد التنزیل، قُندوزی نے ینابیع المودة اور بہت سی دوسری کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

سیوطی، الدر المنثور، بیروت، ج ۲، ص۱۵۸ و ج ۵، ص۲۷۳

متقی ہندی، کنز العُمال، [بی تا]، ج ۲، ص۱۵۸ و ج ۳، ص۷٦٧

حاکم حسکانی، شواہد التنزیل، مؤسسۃ الطبع و النشر، ج ۱، ص۴۳۹ و ۴۴۱.

قندوزی، ینابیع المودة، ۱۴۲۲ق، ج ۱، ص۱۳۸ و ۳۵۹.

جلالی، کتاب فدک و العوالی، ۱۴۲٦ق، ص۱۴٦ ۱۴۹

و السلام #ابو عبد اللہ

سوال: میرا ایک سوال ہے کہ مولا علیؑ نے اپنا جنازہ خود پڑھا تھا، اور کیا خود کے جسد کو لہد میں اتارا تھا؟

جواب : سلام، امیرالمومنین علیہ السلام کی تشیع جنازہ میں جو روایات وارد ہوئی ہیں ان میں مجھے ایسا نہیں ملا جس سے یہ ثابت ہو کہ خود امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنی تشیع جنازہ کی ہو..

اس سلسلے میں کچھ روایات ملاحظہ فرمائیں :

جب امیرالمومنین امام حسین کو اپنی وصیتیں کر چکے تو فرمایا اے حسن ! جب میں دنیا سے چل بسوں تو مجھے غسل وکفن دینا اور اپنے نانا رسول خدا کے بقیہ حنوط کے ساتھ (جو کافور جنت میں سے ہے اور جسے جبرئیل آنحضرت کے لیے لائے تھے حنوط و با اور جب مجھے تابوت میں رکھو تو اس کے اگلے حصے کو نہ اٹھانا بلکہ اس کے پچھلی طرف رہنا۔ اور جدھر میرا تابوت جائے اس کی پیروی کرنا اور جہاں جا کے رک جائے تو سمجھ لینا کہ میری قبر وہاں ہے پس میرا جنازہ زمین پر رکھ دینا اور اے حسن تم مجھ پر نماز پڑھنا اور سات تکبیریں کہنا۔ اور جان لو کہ میرے علاوہ کسی کے لیے سات تکبیریں جائز نہیں۔ سوائے تمہارے بھائی حسن کے، اس فرزند کے جو قائم آل محمد اور اس امت کے مہدی ہیں جو مخلوق کی ناہمواریوں کو درست کریں گے اور جب میری نماز جنازے سے فارغ ہو جاؤ تو جنازہ کو اٹھا کر وہاں کی مٹی کھودنا۔ تو کھدی ہوئی قبر اور بنی ہوئی لحد اور لکڑی کا ایک تخت تمہیں ملے گا۔ جو میر دادا نوح نے میرے لیے بنایا تھا۔ مجھے اس تختہ پر لٹادینا اور سات بڑی اینٹیں وہاں تمہیں ملیں گی ۔ انہیں میرے اوپر چن دینا۔ پر تھوڑی دیر توقف کرنا۔

اس کے بعد ایک اینٹ ہٹا کر قبر میں دیکھنا میں قبر میں موجود نہیں ہوں گا۔ کیونکہ میں تمہارے نانا رسول خدا سے جاملوں گا۔ اگر نبی مشرق میں سپرد ہو اور اس کا وصی مغرب میں دفن ہو تو ضرور خداوند عالم اس وصی کی روح و جسم کو اس کے نبی کی روح و جسم کے پاس بھیج دیتا ہے. پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اپنی قبروں میں پلٹ جاتے ہیں. پھر میری قبر کو مٹی سے بھر دینا اور اس جگہ کو لوگوں سے پوشیدہ رکھنا۔ جب دن چڑھ آئے تو تابوت ناقہ پر رکھ کر کسی کو دینا کہ وہ مدینہ کی طرف لے جائے تا کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ میں کہاں دفن ہوا ہوں.

ایک روایت میں محمد بن حنفیہ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے بھائی غسل میں مشغول ہوئے امام حسین پانی ڈالتے تھے اور امام حسن غسل دیتے تھے اور کسی کی ضرورت نہ تھی کہ جسم کو ادھر ادھر پھیرے بلکہ غسل کے وقت خود بخود جسم مطہر اس طرف سے اس طرف پھرتا تھا اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبو آپ کے جسم مطہر سے آئی تھی جب غسل سے فارغ ہو چکے تو امام حسن نے آواز دی بہن میرے نانا کا حوط لے آؤ۔ جناب زینب علیہا السلام جلدی سے امیر المومنین کے حنوط کا حصہ لے آئیں جو پیغمبر اکرم اور فاطمہ علیہا السلام کے حصہ کے بعد رہ گیا تھا اور یل اس کافور میں سے تھا جو جبرائیل امین جنت سے لے کر آئے تھے جب اس حنوط کو کھولا گیا تو سارا شہر کوفہ اس کی خوشبو سے معطر ہو گیا حضرت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا گیا اور تابوت میں رکھا۔ امیر المومنین کی

وصیت کے مطابق تابوت کے پچھلے حصے کو حسین نے اٹھایا اور اگلے حصہ کو جبرائیل و میکائیل نے اٹھارکھا تھا آپ کو نجف کی طرف جو کوفہ کی پشت پہ ہے لے چلے۔ کچھ لوگ چاہتے تھے کہ مشایعت کے لئے ساتھ جائیں تو امام حسن نے انہیں واپس جانے کا حکم دیا اور حضرت امام حسین اگریہ کرتے اور کہتے تھے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ اے بابا آپ کے غم سے ہماری کمر ٹوٹ گئی ۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم آپ کے جنازہ جس دیوار عمارت اور درخت کے پاس سے گزرتا وہ خم ہو جاتا ۔

مزید تفصیلات کے لیے شیخ عباس قمی کی کتاب منتھی الآمال کی پہلی جلد ملاحظہ فرمائیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : علماء متقدمین نے توضیح المسائل کیوں نہیں لکھی ؟

جواب : فتاوی کی کتب متقدمین نے لکھی ہیں جیسے شیخ صدوق رح کی کتاب المقنع اور الھدایہ ہے، جیسے شیخ صدوق رح کے والد کی کتاب فتاوی کی رسالۃ الشرائع ہے جو امام حسن عسکری علیہ السّلام کے زمانے میں تھا۔

اسی طرح شیخ طوسی رح کی کتاب المبسوط اور النھایۃ ہے۔

جواب از مولانا تقی ہاشمی

سوال : کیا صادق شیرازی صاحب کی تقلید کی جاسکتی ھے اور کیا وہ درجہ اجتہاد کی شرائط پر پورے اترتے ہیں؟؟

پاکستان میں تو ان کو کچھ لوگ برطانوی ایجنٹ بھی کہتے ھیں اس میں کتنی حقیقت ھے؟

جواب : ہمارے لئے ان کے ایجنٹ ہونے کی شرعی گواہیاں نہیں مل سکیں۔

اگر وہ ایجنٹ ہوتے اور اسلام کے لئے خطرہ ہوتے تو کبھی بھی ایران جیسے ملک میں آزاد رہ کر اپنے درس خارج نہ چلا رہے ہوتے اور ایران کے علماء اور فقہاء کا ان سے سرعام ملنا جلنا نہ ہوتا۔

جواب از مولانا تقی ہاشمی

سوال: السلام علیکم قبلہ ، اصول دین میں سے ایک بھی جزو کا منکر کافر ہوگا یا نہیں ؟ لیکن کیا وجہ ہے کہ امامت کے منکرین پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جاتا ؟؟

جواب : مشہور یہ ہے کہ اصول دین پانچ ہیں۔ جبکہ حقیقت میں اصول دین تین ہیں:

توحید، نبوت ، قیامت

باقی دو اصولِ مذہب تشیع ہیں : امامت اور عدل

جواب از مولانا تقی ہاشمی

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ اہلبیت علیہ السّلام کو رب کہا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب : سلام، اس کا مختصر ترین جواب یہ ہے کہ کچھ نام اور صفات کسی خاص کے لیے مخصوص ہوتی ہیں جیسے امیرالمومنین کا لقب فقط امام علی علیہ السلام کے لیے خاص ہے. جبکہ امیر المومنین تو ہر امامِ معصوم ہوتا ہے پر خود معصوبین علیہم السلام نے اسے امام علی علیہ السلام کے سوا کسی اور کے لیے استعمال کرنے سے منع فرمایا..

ایسے ہی اگر رب، پالنے والے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور بہت جگہوں پر بھی.

لیکن یہ لفظ فقط اللہ کے لیے مخصوص ہے جسے کسی اور کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا رسول اللہ علم غیب رکھتے تھے؟ اہل سنت کتاب سے جواب دیں

جواب: سلام،

قرآن کریم حضرت عیسی علیہ السلام کا بعض غیبی امور سے مطلع ہونے پر تصریح کرتا ہے:

سورہ آل عمران، آیت نمبر 49 میں ارشاد ہوتا ہے.

وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ،

ترجمہ: اور تمہیں اس بات کی خبردوں گا کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا گھر میں ذخیرہ کرتے ہو۔ ان سب میں تمہارے لئے نشانیاں ہیں اگر تم صاحبانِ ایمان ہو۔

سورہ جن کی آیت 26 اور 27 میں اس بات کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ خداوند متعال اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہے غیبی امور سے متعلق کہ جو صرف خدا سے مخصوص ہے، جس قدر مصلحت تقاضا کرے آگاہ فرماتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا،

ترجمہ: وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے مگر جس رسول کو پسند کرلے تو اس کے آگے پیچھے نگہبان فرشتے مقرر کردیتا ہے.

اب اہل سنت خود فیصلہ کریں کہ کیا خدا کو رسول اکرم سے زیادہ بھی کوئی محبوب ہے؟؟ اگر ہاں میں جواب ہوا تو رسول اکرم (ص) کا علم غیب رکھنا ثابت ہو جائے گا اور اگر نہیں میں جواب ہوا تو توہین رسالت اور انکارِ قرآن لازم آئے گا کیونکہ واضح طور پر ارشاد ہے إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ. جس رسول کو محبوب رکھے اسے عطا کرتا ہے.

اب سورہ ہود، آیت نمبر 49 ملاحظہ فرمائیں

تِلْک مِنْ أَنْبَاءِ الْغَیبِ نُوحِیها إِلَیک ما کنْتَ تَعْلَمُها أَنْتَ وَ لا قَوْمُک مِنْ قَبْلِ هذا

ترجمہ:پیغمبر علیہ السّلام یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں جن کا علم نہ آپ کو تھا اور نہ آپ کی قوم کو۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : السلام علیکم آغا! سوال یہ ہے کہ ابو سفیان کے کردار سے سب واقف ہیں کہ وہ دشمن رسول ص تھا...پر فتح مکہ کے وقت رسول ص نے یہ اعلان کرکے کہ جو ابو سفیان کے گھر پناہ لے گا اسے امان ہے....ابو سفیان کے بارے میں اِس اعلان کی کیا وجہ تھی؟؟؟

جواب : و علیکم السلام، اس میں کوئی شک نہیں کہ ابوسفیان و آل ابوسفیان ہمیشہ سے اسلام دشمنی میں رہے.جہاں تک اس کے گھر میں امان لینے کا تعلق ہے تو یہ رسول اللہ کی سیاسی حکمت عملی تھی کیونکہ وہ اسلام سے پہلے قریش کے بزرگوں میں سے تھا اور تجارت کے پیشے سے وابستہ تھا۔ ابن حبیب نے اسے قریش کے حکام میں سے قرار دیا ہے اور وہ قریش کے اعلی مرتبہ سربراہوں میں سے تھا اور جاہلیت کے زمانے کے ان 4 سربراہوں میں سے ایک تھا جن کا حکم نافذ ہوتا تھا.
ایسے شخص کے ظاہری طور پر مسلمان ہونے اور رسول کا اس کے گھر کو امان کہنا یہ ایسی سیاسی مصلحت تھی جس سے اس کے قبیلے اور دیگر کفار مکہ سے اسلام اور مسلمانوں کو محفوظ رکھنا مقصود تھا.کیونکہ یہ عرب قبائل میں رواج تھا کہ اگر ان کا بڑا کوئی کام کر لے تو پھر اس کے ماتحت بھی اسی راہ کے سوار بن جاتے تھے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : اہل سنت پوچھتے ہیں کہ ابوبکر و عمر تو رسول اللہ کے ساتھ دفن ہیں تو وہ کیسے غلط ہو سکتے ہیں؟

جواب : وعلیکم السلام، مسلمانوں کے کسی بھی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد یہ بات جانتے ہیں کہ اگر ایسی جگہ نماز ادا کی جائے جہاں جگہ کے مالک کی اجازت نہ لی ہو تو ایسی جگہ نہ ہی نماز ہوگی بلکہ اس جگہ نماز پڑھنا بھی گناہ ہو جائے گا..

جب نماز بنا اجازت کے بغیر نہیں پڑھی جا سکتی تو تجہیز و تدفین بھی بنا مالک کی اجازت لیے حرام ہے.

تو یہ یا تو اہل سنت ہمیں اپنی ہی کسی صحیح کتاب سے وہ حدیث لا کر دکھائیں کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم سے نبی کے گھر میں تدفین کی اجازت لی ہو اور نبی نے اجازت دے دی ہو..

اب اگر یہ کہیں گے کہ نبی کے اس گھر میں جنابِ عائشہ رہتی تھیں اور انہوں نے اجازت دے دی تو پھر ابوبکر کی وہ حدیث جسے آپ حق سمجھ کر جنابِ زہرا اس کو وراثت سے محروم کرتے ہیں جس میں ابوبکر نے رسول پر جھوٹ باندھا کہ ہم نبی کوئی میراث نہیں چھوڑتے، جو چھوڑتے ہیں وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے..

تو بھی پھنس جائیں گے کیونکہ اس کے پیش نظر تو رسول اللہ کی وراثت میں عائشہ کا کوئی حق ہی نہیں بنتا تو وہ اجازت کس بنیاد پر دے سکتی ہیں.

تو کوئی بھی صاحبِ عقل مسلمان اس کو فضیلت سمجھ ہی نہیں سکتا جو کہ غصب کی گئی زمین پر تدفین کے بعد فضیلت شمار ہو...

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کون کون سی عورتیں ہیں جو رجعت کریں گی؟

جواب: تقریباً 9 خواتین کا ذکر موجود ہے جن میں سے کچھ کا مختصر تعارف لکھ رہا ہوں

حضرت صیانہ

کتاب "خصائص فاطمیہ" میں آیا ہے:

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں 13 عورتیں زخمیوں کا معالجہ کرنے کے لئے زندہ کی جائیں گی، اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ ان میں سے ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی، اور فرعون کی بیٹی کی آرایش گر تھیں،

آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچا زاد بھائی اور خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول، حزقیل اور، خاندان فرعون کے مومن ہیں اور اپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ(علیہ السلام) پر ایمان لائے.

حضرت ام ایمن

آپ کانام برکہ ہے آپ حضرت رسول خدا کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار، حضرت عبداللہ، سے انھیں میراث میں ملی تھیں ۔اور رسول خدا کی خدمت گذار تھیں۔
حضرت انھیں ماں کہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔

حضرت زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعیان اہل بیت میں سے تھیں جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا تو قسم کھائی کہ اسے طلاق دیدے آپ نیک کاموں سے معروف تھیں، وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی، تو انھوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا انھوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر ۱۰/ میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں ،زبیدہ کی 100 کنیزیں تھیں ، اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں، اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔

حضرت سمیّہ

اعلان بعثت کے بعدآپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں، اسی وجہ سے ان کو بد ترین شکنجہ دیا گیا، جب رسول خدا کا گذر عمار اوران کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جارہا ہے تو فرماتے تھے:

اے خاندان یاسر ! صبر کرو؛ اوریہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود،جنت ہے۔،نتیجہ کے طورپر آپ ابو جہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہو گئیں یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سجدہ شکر ادا کرتے وقت کونسا ذکر کرنا افضل ہے؟

جواب: سلام، ویسے تو بہت سے اذکار منقول ہیں، کچھ کی طرف رہنمائی فرما دیتا ہوں.

معتبر سند کے ساتھ امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تم چاہو تو سو مرتبہ کہا کرو شکراً شکراً اور چاہو تو سو مرتبہ کہا کرو عفواً عفواً اور عیون اخبار الرضا میں رجاء بن ابی ضحاک روایت کرتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام خراسان میں جب نماز ظہر کی تعقیبات سے فارغ ہوتے تو سر سجدے میں

رکھ کر سو مرتبہ کہتے : شکراً للہ۔(خدا کا شکر ہے۔)اور جب عصر کی تعقیبات سے فارغ ہوتے تو سجدے میں سو مرتبہ کہے: حمداً للہ۔ (خدا کی حمد ہے.

شیخ کلینی معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق - سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ اس وقت اپنے خدا کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے جب وہ حالت سجدہ میں ہو اور اسے پکارے پس جب سجدہ شکر میں جائے تو کہے:

یَارَبَّ الْاَرْبابِ، وَیا مَلِکَ الْمُلُوکِ وَیا سَیِّدَ السَّاداتِ وَیا جَبَّارَ الْجَبابِرَةِ وَیا اِلٰہَ الْاٰلِھَةِ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اے پروردگاروں کے پروردگار ! اے بادشاہوں کے بادشاہ ! اے سرداروں کے سردار ! اے جابروں کے جابر اور اے معبودوں کے معبود ! تو سرکار محمد و آل محمد پر رحمت فرما.

شیخ کلینی نے موثق سند کے ساتھ امام جعفر صادق - سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے سنا کہ میرے والد گرامی مسجد میں حالت سجدہ میں روتے ہوئے یہ دعا پڑھ رہے تھے:

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ أَنْت رَبِّی حَقّاً حَقّاً سَجَدْتُ لَکَ یَارَبِّ تَعَبُّداً وَرِقّاً اَللّٰھُمَّ إِنَّ عَمَلِی ضَعِیفٌ فَضاعِفْہُ لِی اَللّٰھُمَّ قِنِی عَذابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبادَکَ، وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ

شیخ کلینی نے معتبر سند کیساتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

أَعُوذُبِکَ مِنْ نَارٍ حَرُّھَا لاَیُطْفیٰ وَأَعُوذُبِکَ مِنْ نارٍ جَدِیدُہا لاَیَبْلی وَأَعُوذُبِکَ مِنْ نارٍ عَطْشانُہا لاَیُرْوی وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ نَارٍ مَسْلُوبُھَا لاَیُکْسیٰ

شیخ کلینینے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق ع خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شکایت کی کہ میری ایک ام ولد لونڈی ہے جو بیمار رہتی ہے. حضرت نے فرمایا: اس سے کہو کہ ہر واجب نماز کے بعد سجدہ شکر میں یہ کہا کرے:

یَا رَؤُوفُ یَا رَحِیمُ یَارَبِّ یَا سَیِّدِی

(اے مہربان اے رحم والے اے رب اے میرے سردار.)پھر اپنی حاجات طلب کرے

بہت ہی معتبر روایات میں منقول ہے کہ امام جعفر صادق ع اور امام موسیٰ کاظم ع سجدہ شکر میں بکثرت یہ کہا کرتے تھے۔

أَسْأَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسابِ۔

خدایا میں تجھ سے موت کے وقت راحت اور حساب کے وقت درگزر کا سوالی ہوں.

صحیح سند کیساتھ منقول ہے کہ امام جعفر صادق ع سجدہ شکر میں یہ کہا کرتے تھے۔

سَجَدَ وَجْھِیَ اللَّئِیمُ لِوَجْہِ رَبِّیَ الْکَرِیمِ۔

میرے پست چہرے نے تیری کریم ذات کو سجدہ کیا ہے

(۸) بعض معتبر کتابوں میں امیر المومنین- سے مروی ہے کہ اللہ کے نزدیک بہترین کلام یہ ہے کہ سجدے میں تین مرتبہ کہیں:

إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی۔

یقیناً میں نے خود پر ظلم کیا ہے پس مجھے بخش دے.

جعفریات (مجموعہ اقوال حضرت امام جعفر صادق -) میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول خدا جب سجدے میں سر رکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِی وَرَحْمَتُکَ أَرْجَی عِنْدِی مِنْ عَمَلِی فَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی یَا حَیّاً لَایَمُوتُ۔

اے معبود! تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے عمل کی نسبت زیادہ امید افزا ہے پس میرے گناہ بخش دے اے وہ زندہ جو مرے گا نہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام, آغا اہلسنت حضرات کہتے ہیں کہ آیت تکمیل دین اور آیت تبلیغ غدیر خم پر نہیں بلکہ میدان عرافات میں نازل ہوئی... اس ٹاپک پر کوئی تحریر یا ویڈیو ہو جس میں یہ ثابت ہو کہ یہ آیات غدیر خم پر نازل ہوئیں؟؟

جواب: سلام، شیعوں کے یہاں اجماع ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے غدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کردیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اب رہی بات اہل سنت کی تو تقریباً 16 طرق سے اس کا شان نزول میدان غدیر لکھا ہے جس میں کچھ کو یہاں بیان کر دیتا ہوں

ابن عساکر نے تاریخ دمشق، جلد ۲، ص ۷۵ میں۔

ابن مغازلی شافعی نے مناقب علی بن ابی طالب(علیہ السلام)ص ۱۹۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں جلد ۸، ص ۹۲ پر۔

حسکانی حنفی نے شواہد التنزیل میں جلد ۱، ص۱۵۷ پر

والسلام #ابو عبداللہ

سوال: یہ لفظ مولا کے معنی کچھ اور ہی بتا رہا ہے اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے بس لفظ مولا پر جواب سینڈ کر دیجیئے؟

جواب: عید غدیر پر ایک ناصبی سے لفظ مولا پر مکالمہ
عید غدیر پر جب آفس پہنچا تو کچھ ناصبیوں نے ایسے تکنا شروع کیا جیسے کسی بیگانے کے جنازے پر ڈھول باجے لے کر پہنچ گیا ہوں...

خیر جی اپنے کیبن کی طرف بڑھتا رہا اور جیسے ہی لیپ ٹاپ کا بیگ رکھ کر بیٹھنے لگا تو "وہ" ٹپک پڑے...

ناصبی: ارے واہ واہ کیا بات ہے بھائی لگتا ہے خاص شاپنگ کی ہے..

ابو عبداللہ: آپ کو کیا پریشانی ہے؟ آپ کے پیسوں سے تھوڑی کی ہے جناب

ناصبی: ویسے آج کوئی خاص دن ہے کیا؟؟

ابوعبداللہ : جی ہاں خاص تو ہے پر ابھی راستے میں آتے ہوئے کچھ حضرات کو مخصوص جھنڈے اٹھائے دیکھا شاید کسی کا مرن دن منانے نکلے ہوئے تھے..

(میں نے خود ہی نوچ دیا)

ناصبی : مرن دن سے آپ کی مراد؟؟

(بھنویں چڑھا کر مجھ پر چڑھنے کی ناکام کوشش کے ساتھ بولے)

ابوعبداللہ : ارے کاہے شکل بنا رہے ہیں حضرت.. جیسے جنم دن ہوتا ہے ایسے ہی مرن دن ہوتا ہے کسی کی موت کا... (انتہائی معصومانہ و بچکانہ انداز میں جواب دیا)

ناصبی : اپنا جملہ درست کریں، آج حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت ہے.. (تپ کر بولے)

ابوعبداللہ : ہیں ہیں ہیں؟؟ یہ کب ہوا؟؟ اور ہے بھی تو یہ شہادت کا لفظ کیوں استعمال کیا؟؟ (میں نے ایک ہی میگزین میں سارے فائر مار ڈالے)

ناصبی : کیا مطلب ہے آپ کا؟؟ حضرت عثمان شہید ہیں...
(اپنے گلے کے انتہائی حصے سے ع کو گھما کر عثمان کا نام لیا)

ابو عبداللہ : اچھا واللہ اعلم.. ہونگے.. مجھے کیا..
(میں نے جان بوجھ کر بیزاری انداز میں جواب دیا)

ناصبی : واللہ اعلم کیا؟؟ یقیناً... اور لگتا ہے تبھی آپ اتنے تیار ہو کر آئے ہیں... (فوراً اپنی خباثت کا اظہار کر دیا)

ابو عبداللہ : محترم چھوڑیں آپ.. مجھے یہ بتائیں آخر کہنا کیا چاہتے ہیں کیونکہ ایک دم یہاں آنا اور مجھ سے بات شروع کر دینا بغیر کسی وجہ سے تو ممکن نہیں....اور نہ مجھے عثمان صاحب کا مرن دن ثابت کرنے آئے ہیں.. تو زیرِ لب جو چھپا کر رکھا ہوا ہے اسے اگل دیں.. نو پرابلم
(.. میں اگنور کرنے کے انداز میں ہنستے ہوئے بولا..)

ناصبی : یہ آپ شیعوں نے کون کون سی نئی عیدیں بنا رکھی ہیں؟؟ جس کی وجہ سے آج اتنے تیار ہو کر آئے ہیں..

(جھٹ سے ایسے بولے جیسے میرا ہی انتظار کر رہے تھے)

ابوعبداللہ : ھاھاھاھا اچھا تو یہ کیڑا تھا.. جو کاٹ رہا تھا... تو مسئلہ آپ کو عید منانے سے زیادہ ہے یا جس بنیاد پر ہم عید مناتے ہیں اس سے مسئلہ ہے؟؟ (میں نے زور سے ہنستے ہوئے کہا)

ناصبی : دونوں سے......

خیر مکالمہ تو کافی طولانی تھا اب اگر ہر بات توڑ توڑ کر لکھتا گیا تو کافی وقت لگ جائے گا تو اصل مدعا کو بیان کر دیتا ہوں جو ہم شیعوں کے لیے قطعاً نیا نہیں... اور وہ یہ کہ.
18 ذوالحج جو غدیر خم کے مقام پر رسول اکرم (ص) کا خطبہ ہے وہ صحیح السند نہیں... اور اگر مان بھی لیں تو اس میں لفظ مولا کے وہ معنی نہیں جو ہم شیعہ لیتے ہیں جیسے خلافت و امامت کا اعلان.....
اور آخر میں وہی کہ اس دن کو عید منانا کہیں سے ثابت نہیں...

تو اب جلدی جلدی وہ لکھ دوں جس سے ان پر میں نے بجلیاں گرائیں تھیں اور ایسے بھگایا تھا جیسے کفار کے ڈر سے ان کے اجداد میدان جنگ سے بھاگتے تھے....

تو قارئین عید منانے اور لفظ مولا پر میری پہلے سے تحاریر موجود ہیں آپ وہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں اب یہاں تکرار کرنا ضروری نہیں.. بس ایک دو نئے مطالب لفظ مولا پر یہاں پیش کروں گا.

رہی بات حدیث غدیر کی تو اس کو ابھی ثابت کیے دیتا ہوں اور پھر اس ناصبی کو جو عمر بن خطاب کی مبارک باد سے لفظ مولا کا دفاع کیا تھا اسے بیان کر کے تحریر ختم کر دیتا ہوں...

حدیث غدیر کا صحیح السند ہونا کتب اہل سنت سے...

سب سے پہلے سلفیوں کے امام کا حوالہ پیش خدمت ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ جو سب سے بڑے ناصبی ہیں ان کے امام صاحب کی بھی ہمت نہ ہوئی کہ حدیثِ غدیر پر کچھ بکواس کر سکیں..

تو سلفی امام.. ابن کثیر دمشقی اپنی شہرہ آفاق کتاب البدایہ والنھایہ میں لکھتا ہے:

عن البراء بن عازب قال: خرجنا مع رسول الله حتي نزلنا غدير خم بعث مناديا ينادي، فلما اجتمعا قال: " ألست أولي بكم من أنفسكم؟ قلنا: بلي يا رسول الله ! قال: ألست أولي بكم من أمهاتكم؟ قلنا: بلي يا رسول الله قال: ألست أولي بكم من آبائكم؟ قلنا: بلي يا رسول الله ! قال: ألست ألست ألست؟

قلنا: بلي یا رسول اللہ قال: من کنت مولاہ فعلي مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ " فقال عمر بن الخطاب: ھنیئا لک یا ابن أبي طالب أصبحت الیوم ولي کل مؤمن...

ترجمہ: براء بن عازب کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ باہر نکلے، یہاں تک کہ غدیر خم کے مقام پر پہنچ گئے تو رسول اکرم نے کسی کو بھیجا تا کہ وہ سب لوگوں کو جمع کرے، جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم سب پر تمہاری جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ؟ سب نے جواب دیا: ہاں ایسا ہی ہے، پھر فرمایا: کیا میں تمہاری ماؤں کی نسبت تم پر زیادہ حق نہیں رکھتا ؟ سب نے کہا ہاں، اے اللہ کے رسول، پھر فرمایا: کیا میں تمہارے والد کی نسبت تم پر زیادہ حق نہیں رکھتا ؟ سب نے کہا، ہاں ایسا ہی ہے اے اللہ کے رسول.. پھر فرمایا: کیا میں نہیں ہوں ؟ کیا میں نہیں ہوں ؟ کیا میں نہیں ہوں ؟ انھوں نے کہا: ہاں اے رسول اللہ.. تو پھر فرمایا:

جس جس کا میں مولا و رہبر ہوں.. علی بھی اس کے مولا و رہبر ہیں، اے اللہ اس سے محبت فرما جو علی سے محبت کرے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے..

پھر عمر نے کہا: مبارک ہو اے ابو طالب کے بیٹے ، اب آپ میرے اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولا و رہبر بن گئے.

ابن کثیر آگے لکھتا ہے :

وكذا رواه ابن ماجة من حديث حماد بن سلمة عن علي بن زيد وأبي هارون العبدي عن عدي بن ثابت عن البراء به. وهكذا رواه موسي بن عثمان الحضرمي عن أبي إسحاق عن البراء به. وقد روي هذا الحديث عن سعد وطلحة بن عبيد الله وجابر بن عبد الله وله طرق عنه وأبي سعيد الخدري وحبشي بن جنادة وجرير بن عبد الله وعمر بن الخطاب وأبي هريرة.

ترجمہ: اس روایت کو اسی صورت میں ابن ماجہ نے حماد ابن سلمہ اور اس نے علی ابن زید سے اور اس نے ابی ہارون عبدی سے اور اس نے عدی ابن ثابت سے اور اس نے براء ابن عازب سے نقل کیا ہے۔ اسی طرح موسی ابن عثمان خضرمی نے ابی اسحاق اور اس نے براء ابن عازب سے نقل کیا ہے، اور اسکے علاوہ یہ حدیث سعد ابن ابی وقاص، طلحہ ابن عبید اللہ، جابر بن عبد اللہ، ابو سعید خدری، حبشی ابن جنادہ، جریر ابن عبد اللہ، عمر ابن خطاب اور ابو ہریرہ سے بھی نقل ہوئی ہے.

حوالہ : البدایۃ والنہایۃ- ابن کثیر- ج ۷- الصفحۃ ۳۸۶

اسی حدیث کو تھوڑے اضافے کے ساتھ امام جلال الدین سیوطی نے بھی سنن ابن ماجہ سے نقل کیا ہے:

وأخرج أحمد وابن ماجه عن البراء بن عازب قال: كنا مع رسول الله صلي الله عليه وسلّم في سفر فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلاة جامعة فصلي الظهر وأخذبيد علي فقال فلقيه عمر بعد ذلک فقال له: هنيئاً لک يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولي كل مؤمن ومؤمنة.

حواله: الحاوي للفتاوي في الفقه وعلوم التفسير والحديث والاصول والنحو والاعراب وسائر الفنون، ج 1، ص 78

اب ایک اور حوالہ پھر سند کی بحث...

غدیر خم کی ایک حدیث جسے اہل سنت کے توپ محدثین کہ جن میں ان کے امام احمد بن حنبل، امام ابن عساکر، امام طبری، امام ذھبی، امام ابن ابی شیبہ، امام جرجانی وغیرہ نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے.. ملاحظہ فرمائیں..

حدثنا عبد اللهِ حدثني أَبي ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بن سَلَمَةَ أنا عَلِيُّ بن زَيدٍ عن عَدِيِّ بن ثَابِتٍ (وأبي هارون العبدي) عَنِ الْبَرَاءِ بن عَازِبٍ قال كنا مع رسول اللهِ صلي الله عليه وسلم في سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ فنودي

فِينَا الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللّهِ صلي الله عليه وسلم تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّي الظُهْرَ وَأَخَذَبِيَدِ علي رضي الله عنه فقال أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اني أَوْلَي بِالْمُؤْمِنِينَ من أَنْفُسِهِمْ قالوا بَلَي قال أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اني أَوْلَي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ من نَفْسِهِ قالوا بَلَي قال فَأَخَذَبِيَدِ عَلِيٍّ فقال من كنت مَوْلَاهُ فعلي مَوْلَاهُ اللهم وَالِ من والاه وَعَادِ من عَادَاهُ قال فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذلك فقال له هنياء يا بن أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مولي كل مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.

براء ابن عازب کہتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ کے ساتھ تھا کہ درختوں کے نیچے سے صفائی کی گئی اور نماز با جماعت پڑھنے کا حکم دیا گیا، پھر رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑ کر انکو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور فرمایا:

کیا تمام مومنین کی جانوں پر خود انکی نسبت میرا زیادہ حق نہیں ہے ؟ سب نے جواب دیا: ہاں ایسا ہی ہے، پھر فرمایا: کیا میری زوجات تمہاری مائیں نہیں ہیں ؟ سب نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے

پھر فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس اس کے مولا ہیں، اللہ اس سے محبت فرما، جو علی سے محبت کرے، اور اس سے دشمنی فرما، جو علی سے دشمنی کرے

عمر نے کہا: مبارک ہو اے ابن ابی طالب ، اب آپ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولا بن گئے ہیں۔

حوالے :

1- مسند أحمد بن حنبل، ج 4، ص 281، ح18502

2- فضائل الصحابة لابن حنبل ج 2، ص 596، 1016 و ج 2، ص 610، ح1

3- تاریخ مدینة دمشق وذکر فضلها وتسمیة من حلها من الأماثل، ج 42، ص 221

4- الشریعة، ج 4، ص 2051

5- الکتاب المصنف في الأحادیث والآثار، ج 6، ص 372، ح32118

6- کتاب الأمالي وهي المعروفة بالأمالي الخمیسیة، ج 1، ص 190

7- تاریخ مدینة دمشق وذکر فضلها وتسمیة من حلها من الأماثل، ج 42، ص 221

8- ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي، ج 1، ص 67

9- تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام، ج 3، ص 632

10- البدایة والنهایة، ج 7، ص 350

11- الحاوي للفتاوي في الفقه وعلوم التفسیر والحدیث والاصول والنحو والاعراب وسائر الفنون، ج 1، ص 78

اب اس کی سند پر بحث ہو جائے..

یاد رکھیں کہ اہل سنت کے علم الحدیث اور علم الرجال کے اصولوں کے مطابق جس راوی کی روایت کو کتاب صحیح بخاری اور کتاب صحیح مسلم میں نقل کیا گیا ہو تو وہ بالکل ثقہ راوی ہوتا ہے. تو جناب اب اس حدیث کے راویان ملاحظہ فرمائیں :

1- عفان ابن مسلم ابن عبد اللہ الباھلی

الأسم : عفان بن مسلم بن عبد الله

الشهرة : عفان بن مسلم الباهلي , الكنيه: أبو عثمان

النسب : البصري, الباهلي

الرتبة: ثقة ثبت

عاش في : البصرة

مات في : بغداد

الوظيفة: الصفار

مولي : مولى زيد بن ثابت الأنصاري, مولى عروة بن ثابت الأنصاري

توفي عام : 220

2- حماد بن سلمه

الأسم : حماد بن سلمة بن دينار

الشهرة: حماد بن سلمة البصري , الكنيه: أبو سلمة

النسب : البصري

الرتبة: تغير حفظه قليلا بآخره, ثقة عابد

عاش في : البصرة

الوظيفة: الخزاز

مولي : مولى ربيعة بن مالك بن حنظلة, مولى حميري, مولى قريش

3- على ابن زيد ابن جدعان

الأسم : علي بن زيد بن عبد الله بن زهير بن عبد الله بن جدعان

الشهرة: علي بن زيد القرشي , الكنيه: أبو الحسن

النسب : البصري, المكي, التيمي, القرشي

الرتبة: ثقة صالح الحديث

عاش في : البصرة, مكة

مات في : البصرة

توفي عام : 131

4- عن عدى ابن ثابت

الأسم : عدي بن ثابت بن دينار

الشهرة : عدي بن ثابت الأنصاري

النسب : الأنصاري, الكوفي

الرتبة: ثقة

عاش في : الكوفة

توفي عام : 116

5- ابى هارون العبدى

الأسم : عمارة بن جوين

الشهرة: أبو هارون العبدي , الكنيه: أبو هارون

النسب : البصري, العبدي

الرتبة: صدوق حسن الحديث البخاري

عاش في : البصرة

توفي عام : 134

جی بھائی سب کے سب راوی ثقہ ہیں تو جو کوئی بھی اس حدیث پر اعتراض کرے گا خود بخود صحیح بخاری و مسلم بھی مشکوک ہو جائیں گی کیونکہ اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ

ولكن جمهور متون الصحيحين متفق عليها بين أئمة الحديث تلقوها بالقبول وأجمعوا عليها وهم يعلمون علما قطعيا أن النبي قالها

ایک اور بات یاد رہے کہ اس حدیث کو امام البانی نے بھی اپنی کتاب السلسلة الصحيحة میں صحیح قرار دیا ہے.

تو اب یہ بحث ہی ختم کہ حدیثِ غدیر خم اہل سنت کے ہاں ضعیف السند ہے.. اب بڑھتے ہیں اس کے متن میں جہاں عمر صاحب دھڑلے سے امام علی علیہ السلام کو اپنا مولا اور خلیفہ قبول کر رہے یعنی لفظ مولا پر بحث..

تو جناب آپ کے دوسرے خلیفہ جو کہہ رہے ہیں أصبحت مولاي ومولي كل مولي یعنی آپ آج سے میرے اور سب کے مولا بن گئے ہیں.. اگر یہاں لفظ مولا سے مراد دوستی ہوتی تو اہل سنت کو یہ ماننا پڑے گا کہ عمر بن خطاب 18 ذوالحج سے پہلے امام علی علیہ السلام کے شدید دشمن تھے کیونکہ عمر کے واضح الفاظ ہیں "آج سے آپ"..
تو جملہ پھر اس طرح بنتا ہے جسے کوئی بھی اہل سنت قبول نہیں کر سکتا..

"اے علی آج سے پہلے ہم سب تمہارے دشمن تھے، لیکن آج سے ہم تمہارے دوست بن گئے ہیں"

اب اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حدیث میں دونوں جگہ یہ لفظ ایک ہی معنی اور ایک ہی سیاق و سباق کے تحت ذکر ہوا ہے اور عقلی اعتبار سے ایک ہی جگہ وارد ہونے والے الفاظ کا معنی مختلف لینا درست نہیں بلکہ جو معنی پہلے مولا کا لیا جائے گا وہی دوسرے مولا کا لیا جائے گا. یعنی جس کا میں

دوست اس کا علی دوست.. تو پھر یہ صریحاً توہینِ رسالت ہو جائے گی کیونکہ عمر نے ان الفاظ کے ساتھ مبارک باد دی:

هنيئاً لک يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولي کل مؤمن ومؤمنة

یعنی اے ابن ابی طالب مبارک ہو آپ آج سے میرے اور تمام مومن مرد و عورت کے مولا ہو گئے..
اب اگر اس مولا کو دوست سے بدل دیا جائے تو یہ عبارت بنے گی..

رسول تمام عورتوں کے دوست ہیں... تو علی بھی آج سے عورتوں کے دوست بن گئے (معاذ اللہ) کیونکہ مومنہ عورت کا تذکرہ کیا ہے عمر نے..

پھنس گئے نا... ھاھا ھھاھاھا.. اب بیچارے اہل سنت کے پاس کو وجہ باقی ہی نہیں رہتی کہ لفظ مولا کا ترجمہ دوست کر سکیں..

چلیں اگر بالفرض محال لفظ مولا کا ترجمہ دوست بھی قبول کر لیں تو یہ کیسی دوستی تھی جس میں دوست کے گلے میں رسی ڈال کر اسے کھینچا جاتا رہا.. اس کے گھر پر حملہ کیا گیا، آگ لگائی گئی اور اسی دوست کی زوجہ جو کہ نساء العالمین ہیں ان کے شکم اطہر پر لات ماری گئی پھر جلتا ہوا دروازہ گرا کر اس کی آنی سے شکم کو زخمی کیا گیا جس کے نتیجے میں شکم میں موجود محسن شہید ہوئے؟؟؟ اسی دوست کی دوستی کا دم بھرتے ہوئے اس کی زوجہ کو بھرے دربار میں کھڑا رکھا گیا، اس کے کو غصب کر لیا گیا...

اسے دوستی کہو گے؟؟؟ تف ہے تف

یہ تھی گفتگو جو اس ناصبی سے ہوئی تھی... پھر بھاگنے کے علاوہ کوئی دوسرا راہ حل نہیں تھا اس کے لیے...

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلام علیکم قبلہ، شیعہ مذہب میں روحانیت یا صوفیت کا کیا حکم ہے؟ جیسے کہ ہمارے یہاں پیری مریدی، گدی نشین، بیعت وغیرہ۔ نیز سندھ کے مشہور صوفیت لعل شہباز قلندر کے متعلق کچھ معلومات ارشاد فرمائیں۔

جواب: سلام، فقط ایک حدیث سے اس کا جواب کافی ہوگا..

رسول اللہ ص ارشاد فرماتے ہیں

لا تقوم الساعة على أمتي حتى يقوم قوم من أمتي اسمهم صوفية ليسوا مني و إنهم يحلقون للذكر و يرفعون أصواتهم يظنون أنهم علي طريقتي بل هم أضل من الكفار و هم أهل النار لهم شهيق الحمار

ترجمہ: میری امت کیلئے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت میں ایک قوم جن کا نام صوفی ہوگا وجود میں نہ آجائیں. ان کا تعلق مجھ سے نہیں ہے اور دین سے کوئی فائدہ اٹھانے والے نہیں اور یہ لوگ ذکر وظیفہ کیلئے جمع ہوکر حلقہ بنائیں گے اور اپنی آوازوں کو بلند کریں گے اس گمان و خیال سے کہ میرے راستہ اور طریقت پر چل رہے ہیں حالانکہ یہ لوگ کافروں سے بھی زیادہ گمراہ ہوں نیز اہل جہنم ہیں اور ان لوگوں کی آواز بھی گدھے کی طرح سے رینکنے والی ہوگی.

حوالہ: سفينة البحار محدث قمي، 2/ 58 چاپ انتشارات فراهاني تهران و درچاپ جدید اسوہ قم، 5/ 20

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : السلام علیکم پوچھنا یہ تھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں جو آذان آتی تھی کیا اس میں علی ولی اللہ تھا یہ نہیں ؟؟؟؟

جواب : 🔴 یہ سپاہ صحابہ کو جواب دیا تھا 🔴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَشْهَدُ أَنْ لا الٰہَ الاّ اللہ وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللہ

أشهد أنّ عليًا وَلِيُّ الله

أشهد أنّ أمير المؤمنين عليّاً وَلِيُّ الله

أشهد أنّ أمير المؤمنين عليّاً وأولاده المعصومين حُجَجُ الله

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ و عَجّل فَرَجَهم

قطعاً کوئی لمبی چوڑی تحریر نہیں لکھنی کیونکہ ہندہ کے نجس رحم سے نکلے آج کے معاویہ ویزید کی اتنی اوقات ہی نہیں کہ ان کو دلیل و برھان سے کچھ سمجھایا جائے...

اور جہاں تک بات ہے کہ تم اذان سے علیا ولی اللہ ختم کرواؤ گے تو یہ فقط دیوانے کا خواب ہے جو کبھی پورا نہیں ہو گا...

تم جیسوں پر فقط اور فقط پھکیاں کارگر ہوتی ہیں.. سو اسی کے تیر چلا کر دفاع اشھد ان علیا ولی اللہ کا آغاز کرتا ہوں..

اے نجس نطوف سنو جس کی ولایت کو تم دہشت گردی کہہ رہے ہو پہلے اس کے بارے میں اپنی کتابیں تو پڑھ لو تا کہ معلوم ہو سکے کہ تم کتنے بڑے جاہل ہو....

جس کی ولایت کا اقرار کیے بغیر کوئی نبی نبی نہیں بن سکتا اور کسی رسول کو رسالت کا درجہ نہیں مل سکتا اس کی ولایت کو تم دہشتگردی کہہ رہو ہو...؟؟

لو جاہل مطلق اپنے اسلاف کی کتابوں میں سے کچھ پھکیاں قبول کرو.. اور ہمیشہ کی طرح بس ادھر ادھر کی ہانک کر اور کا.فر.. کا.فر کے نعرے مار اپنی ماں کی نجاست کا اعلان ضرور کرنا... کیونکہ یہ علی کے عشق کی وہ واحد سند ہے جسے ہر حلالی حاصل کرنا چاہتا ہے...

پھکی نمبر ون:

سب سے پہلے وہ حدیث جو تمہارے امام حاکم نیشاپوری جو کہ چوتھی صدی ہجری کے مایہ ناز اہل سنت عالم ہیں انہوں نے کسی تاریخی کتاب میں درج نہیں کی بلکہ اصولِ فقہ اور قواعدِ فقیہ والی مشہور زمانہ کتاب " معرفۃ علوم الحدیث" کے صفحہ نمبر 95 پر درج کیا ہے.. لو دیکھو

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ, عَنْ إِبْرَاهِيمَ , عَنِ الْأَسْوَدِ, عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَانِي مَلَكٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَسَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا عَلَامَ بُعِثُوا؟ قَالَ: قُلْتُ: عَلَامَ بُعِثُوا؟ قَالَ: عَلَى وِلَايَتِكَ وَوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ "

قَالَ الْحَاكِمُ: تَفَرَّدَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ جَابِرٍ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَلَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ مُظَفَّرٍ، وَهُوَ عِنْدَنَا حَافِظٌ ثِقَةٌ

حوالہ:

الكتاب: معرفة علوم الحديث، ص 95، المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ) المحقق: السيد معظم حسين الناشر: دار الكتب العلمية -بيروت الطبعة: الثانية، 1397هـ - 1977م عدد الأجزاء: 1 [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج]

الف سے لام ڈنڈا تو تمہیں عربی یقیناً نہیں آتی تو ہم ولایت علی علیہ السلام کے اقراری نوکر اس کا سادہ انداز میں ترجمہ کر دیتے ہیں..

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا پوچھیں کہ آپ اور آپ سے پہلے جو انبیاء مبعوث ہوئے وہ کس وجہ سے مبعوث ہوئے؟

تو میں نے اس سے پوچھا کس وجہ سے؟ تو اس نے کہا: آپ اور علی ابن ابی طالب (ع) کی ولایت کے اقرار پر.

اب تمہیں یقیناً بغضِ علی کے چنو نے مزید زور سے کاٹنا شروع کیے ہوں گے تو بے چینی کم کیے دیتا ہوں کہ اس حدیث کے تمام راویان کو امام حاکم نے حدیث کے ساتھ ہی ثقہ بھی لکھا ہے...

چلو لگے ہاتھ اسی حدیث کے مزید حوالے بھی پیش کر دیتا ہوں..

یہ حدیث مزید ان اہل سنت کتابوں میں بھی درج ہے :

1- الكشف والبيان (تفسير الثعلبي)، ج 8، ص 338، اسم المؤلف: أبو إسحاق أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري، الوفاة: 427 هـ- 1035م، دار النشر: دار إحياء التراث العربي -بيروت - لبنان - 1422هـ-2002م ، الطبعة: الأولى ، تحقيق: الإمام أبي محمد بن عاشور، مراجعة وتدقيق الأستاذ نظير الساعدي

2- تاريخ مدينة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل، ج 42، ص 241، اسم المؤلف: أبي القاسم علي بن الحسن إبن هبة الله بن عبد الله الشافعي، الوفاة: 571، دار النشر: دار الفكر -بيروت - 1995، تحقيق: محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمري

3- الجواهر الحسان في تفسير القرآن (تفسير الثعالبي)، ج 8، ص 338، اسم المؤلف: عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبي، الوفاة: 875، دار النشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات، بيروت

4- شواهد التنزيل حسكاني، ج 2، ص 223

اب بتاؤ ذلیل ہندہ کی نجس اولادوں... جس علی کی ولایت، سرکارِ ختمی مرتبت سے بلاوصل ہو اور اس کا اقرار لیے بغیر اللہ کسی کو نبی بھی نہ بنائے.. وہ ولایت تمہارے نزدیک دہشتگردی ہے؟؟ 😂

چلو جی اب اگلی پھکی...

پھکی نمبر دو:

قال: قال رسول الله (صلي الله عليه و آله و سلم): مكتوب علي باب الجنة: محمد رسول الله، علي بن أبيطالب أخو رسول الله، هذا قبل أن يخلق الله السماوات و الأرض بألفي علم.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ص) نے ارشاد فرمایا
ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل، خالقِ کائنات نے جنت کے دروازے پر لکھا کہ محمد (ص) خدا کے رسول ہیں اور علی ابن ابی طالب (ع) رسول اللہ کے بھائی ہیں۔

اب اس کی بھی سند کو ضعیف ثابت کرنے پر تل جاؤ گے... نا بیٹا نا نیچے میں دو ایسے حوالے پیش کر رہا کہ جو تمہارے علم الرجال کا منبع ہیں یعنی میزان الاعتدال في نقد الرجال اور عسقلانی کی لسان المیزان. جاؤ جا کر خود اس کی سند چیک کرو.. شاباش

حوالہ جات :

1 - فضائل الصحابة لابن حنبل، ج 2، ص 665، اسم المؤلف: أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني، الوفاة: 241، دار النشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، 1403 - 1983، الطبعة: الأولى، تحقيق: د. وصي الله محمد عباس

2- المعجم الأوسط، ج 5، ص 343، اسم المؤلف: أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني الوفاة: 360، دار النشر: دار الحرمين - القاهرة - 1415، تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد, عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني

3- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج 7، ص 256، اسم المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، الوفاة:430، دار النشر: دار الكتاب العربي -بيروت - 1405، الطبعة: الرابعة

4- تاريخ بغداد، ج 7، ص 387، اسم المؤلف: أحمد بن علي أبو بكر الخطيب البغدادي، الوفاة: 463، دار النشر: دار الكتب العلمية، بيروت

5- تاريخ مدينة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل، ج 42، ص 59، اسم المؤلف: أبي القاسم علي بن الحسن إبن هبة الله بن عبد الله الشافعي، الوفاة: 571، دار النشر: دار الفكر -بيروت - 1995، تحقيق: محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمري

6- ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ج 3، ص 112، اسم المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي، الوفاة: 748، دار النشر: دار الكتب العلمية-بيروت - 1995، الطبعة: الأولى، تحقيق: الشيخ علي محمد معوض والشيخ عادل أحمد عبدالموجود

7- لسان الميزان، ج 2، ص 483، اسم المؤلف: أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي، الوفاة: 852، دار النشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات - بيروت - 1406 - 1986، الطبعة: الثالثة، تحقيق: دائرة المعرف النظامية، الهند

ہاں جی... ہوا خشک... 🙄.. یعنی حدیث غدیر و منزلت کو چھوڑیں یہاں تو علی کا نام بعد از محمد رسول تخلیقِ کائنات سے بھی دو ہزار سال پہلے اللہ نے جوڑ رکھا ہے 😂 جس علی کی ولایت کو تم دہشت گردی کہہ رہے ہو..

یعنی امیرالمومنین علیہ السلام کی تصدیق و تصریح ہمیشہ رسول اکرم (ص) کے ساتھ ساتھ رہی اور وہ بھی ازل سے.. تو پھر اذان و اقامت میں یہ ساتھ کیوں نہیں ہو سکتی؟؟؟ جواب ہو تو لے آنا..

چلیں جی اگلی پھکی...

پھکی نمبر تین:

اب دیکھو کہ تمہارے امام دیلمی کیا لکھ رہے ہیں...

حضرت حذیفہ یمانی، نبی اکرم (ص) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

لو علم الناس متي سُمّي علي اميرالمؤمنين ما أنكروا فضله؛ سُمّي اميرالمؤمنين و آدم بين الروح و الجسد، قال الله تعالي و إذ أخذ ربک من بني آدم من ظهورم و ذريتهم و أشهدهم علي أنفسهم ألست بربكم، قالت الملائكة: بلي، فقال أنا ربكم، محمد نبيكم، علي أميركم

ترجمہ: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ علی (ع) کو مومنین کا امیر کیوں کہا جاتا ہے تو وہ ان کی خوبیوں سے انکار نہ کرتے!

انہیں امیرالمومنین تب کہا گیا جب آدم (ع) روح اور جسم کے درمیان تھے. جب خدا نے بنی آدم سے کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ فرشتوں نے کہا: جی ہاں، خدا نے کہا: تو میں تمہارا رب ہوں اور محمد (ص) تمہارے نبی ہیں اور علی (ع) تمہارے امیر ہیں۔

حوالہ: کتاب: الفردوس بمأثور الخطاب، ج 3، ص 354، اسم المؤلف: أبو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي الهمذاني الملقب إلكيا، الوفاة: 509 ھ، دار النشر: دار الكتب العلمية

لو جی ہو گئی فاتحہ 😂😂... ارے خدا تو عالمِ ذر میں ولایتِ امام علی علیہ السلام کا اقرار لے چکا ہے اور وہ بھی اپنے اور اپنے نبی کے اقرار کے فوراً بعد... یعنی لا الہ الا اللہ، پھر محمد رسول اللہ پھر علیا ولی اللہ

ھاھاھھاھاھا.. اسے کہتے ہیں بلا فصل پھکی... ھاھاھا

تم بے چارے اپنی وہ نمازیں بخشوانے چلے تھے جو ادھر ادھر دیکھ کر باطل کرتے ہو اور ساتھ روزے گلے پڑ گئے... ھاھا یعنی پورا شیعہ کلمہ ہی ثابت ہو گیا... 😂

میرے خیال میں اتنی پھکیاں کافی ہیں.... نہیں نہیں رکو بس آخر میں تم نام نہاد صحابہ کے غلاموں کو سچے اصحابِ رسول کی سیرت سے اذان میں علیا ولی اللہ کی گواہی تو ثابت کر دوں جس کی تصدیق و تائید خود رسول اللہ نے فرمائی..... اور مزے کی بات بتاؤں کیا ہے... 😁 "وہ بھی تمہاری ہی کتابوں سے" ھاھاھاھا

چلو جی اگلی پھکی... اصحابِ باوفا کا اذان میں علیا ولی اللہ کی گواہی دے کر "دہشت گردی" کرنا... اور وہ بھی زمانہ ء رسالت مآب میں..

پھکی نمبر چار...

اب دیکھو تمہارے امام مراغی مصری کیا لکھتے ہیں :

أخرج أن رجلا دخل علي رسول الله (صلي الله عليه واله وسلم) وقال : يا رسول الله اِنّ أبا ذر يذكر في الأذان بعد الشهادة بالرسالة الشهادة بالولاية لعلي عليه السلام .

قال رسول الله (صلي الله عليه وآله وسلم) كذلك ، أو نسيتم قولي في غدير خم : من كنت مولاه فعلي مولاه ؟ (

ترجمہ : ایک شخص رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ، ابوذر نے اذان میں آپ کی رسالت کی گواہی کے بعد علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی ہے.

رسول اللہ نے فرمایا : تو کیا ہوا؟ کیا تم نے غدیر خم میں وہ سب بھلا دیا جو میں نے کہا تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں؟

حوالہ : السلافة في أمر الخلافة، ص 32

ارے ابھی کہاں چلے.. ابھی تو میرے پنجتنی ہونے کی نسبت سے پانچ حوالے مکمل ہی کہاں ہوئے... بس آخری پنجتنی پھکی تو لیتے جاؤ 😂

اب ان عظیم الشان صحابی رسول کہ جن کو سرکار نے اپنے اہل بیت میں سے قرار دیا یعنی حضرت سلمان فارسی (سلمان محمدی) کی روایت ملاحظہ فرمائیں... وہ بھی بقلمِ امام مراغی..

تمہارے امام مراغی لکھتے ہیں کہ

دخل رجل علي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، فقال: يا رسول الله ! إني سمعت أمرا لم أسمع قبل ذلك، فقال صلي الله عليه واله وسلم: ما هو؟ قال: سلمان قد يشهد في أذانه بعد الشهادة بالرسالة، الشهادة بالولاية لعلي (عليه السلام)، قال (صلي الله عليه وآله وسلم): سمعت خيرا.

ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: یا رسول اللہ میں نے وہ سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا. تو آپ (ص) نے فرمایا: کیا؟..
اس نے کہا کہ سلمان نے اذان میں گواہی دی آپ کی رسالت کی گواہی کے بعد کہ علی ولی ہیں. تو آپ نے فرمایا: تم نے خیر کی بات سنی ہے!

حوالہ : السلافة في أمر الخلافة، ص 32

ہاں جی "نوکر صحابہ دا" نعرہ لگانے والوں اب کیا کہو گے 😂... ہو گئی نا فاتحہ... اب تو اذان میں بقول تمہارے دہشتگردی کو ہم شیعوں نے خود اصحابِ رسول کی سیرت سے ثابت کر دیا اور وہ بھی رسول اللہ (ص) کی تصدیق و تائید کے ساتھ... 😁

تو جی یہاں پنجتنی کی نسبت سے پانچ پھکیاں پوری ہوئیں.... نعرہ حیدری... یا علی یا علی

اچھا اب کچھ تم سے سوالات بھی تو کرنے ہیں... تاکہ جواب تم بھی دو.. کہ تمہارے دوجے خلیفہ نے آخر کیوں الصلاۃ خیر من النوم کیسے اور کیوں اذان میں ایڈ کیا؟؟؟ جبکہ رسول اکرم کے زمانے اور پھر تمہارے پہلے خلیفہ تک کے زمانے میں یہ اذان کا جز نہیں تھا...؟؟

چلو جواب دینے سے پہلے ہماری جانب سے یہ دلیلیں بھی لیتے جاؤ پھر تاقیامت جواب دینے کی کوششیں کرتے رہنا...

تمہارے امام مالک اپنی موطا میں لکھتے ہیں :

اِن المؤذن جاء الي عمر بن الخطاب يؤذنه لصلاة الصبح فوجده نائماً فقال: الصلاة خير من النوم فأمره أن يجعلها في نداء الصبح.

ترجمہ : جب مؤذن عمر بن خطاب کے پاس آیا تاکہ انہیں نمازِ صبح کے لیے جگائے تو اس نے دیکھا کہ عمر سو رہا ہے، اس نے کہا نماز نیند سے بہتر ہے تو عمر نے اسے حکم دیا کہ یہ ندا تم اذان صبح میں دینا.

حوالہ : الموطّا، ج 1 ص 72

اب ذرا اپنے امام ابن حزم کا قول بھی دیکھ لو جو وہ بےچارے اپنی شہرہ آفاق کتاب المحلی میں لکھ رہے ہیں :

الصلاة خير من النوم، ولا نقول بهذا ايضا لأنه لم يأت عن رسول الله - صلي الله عليه و سلّم .

ترجمہ : نماز نیند سے بہتر ہے، یہ ہم اس لیے بھی نہیں کہتے کیونکہ یہ رسول اللہ سے بیان نہیں کیا گیا.

حوالہ: المحلي، ج 3 ص 161

تو آخر میں بس اتنا ہی کہوں گا کہ شیعوں پر بھونک کر اپنی ماؤں کی نجاست کا اعلان کرنے سے گریز کرو کیونکہ ہمیں پہلے ہی سے پتا ہے تم سب غیر حلالی ہو...

والسلام، کلبِ درِ حیدر (ع) #ابوعبداللہ

سوال: ہمارے یہاں بعض معمم صاحبان بھی صوفیت بزرگ جیسا کہ شہباز قلندر اور دیگر کی مدح سرائی کرتے نظر آتے ہیں، باقاعدہ منقبت خوانی ہوتی ہے۔ قلندری نعرے لگتے ہیں محافل میں۔ عالم دین ان کے مزارات پر حاضری دیتے اور عقیدت سے چومتے نظر آتے ہیں

جواب: سلام، اول تو یہ ثابت نہیں کہ شہباز قلندر کوئی صوفی بزرگ تھے.
اور اگر تھے بھی تو کسی کا ان سے عقیدت رکھنا تمام شیعوں کے لیے حجت قرار نہیں دیا جا سکتا.
علماء فرماتے ہیں کہ اگر کسی ایسی جگہ سے جہاں سے لوگ تھوڑا بہت بھی اہل بیت علیہم السلام سے قریب آتے ہوں تو اس کی مذمت کرنا فقط بے وقوفانہ کام ہے.

تو شھباز قلندر ہوں یا کوئی اور بزرگ ان کے ہونے یا نہ ہونے سے مکتبِ تشیع پر کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ اگر ان کی نسبت اہل‌بیت علیہم السلام سے ہو تو احترام کرنا چاہیئے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا 17 رمضان شیعوں میں بھی حضرت عائشہ کی تاریخ وفات ہے؟

جواب: سلام، خود اہل سنت کے ہاں 17 رمضان عائشہ کی تاریخ وفات زیادہ قوی قول نہیں ہے.
جبکہ ان کے بزرگ علماء کہ جن میں امام ذہبی و ابن کثیر نے 10 شوال سنہ 58 ہجری یا 57 ہجری، 66 سال کی عمر میں مدینہ میں وفات کا تذکرہ کیا ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: ولایت علی اور ولایت فقیہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: سلام، ولایت معصومین علیہم السلام اور ولایت فقیہ میں تقابل قطعاً درست نہیں کیونکہ دونوں بالکل الگ الگ چیزیں ہیں. اور اکثر مومنین اسے کم علمی کی وجہ سے ڈسکس کرتے نظر آتے ہیں.

شیعہ فقہاء کی تعریف کے مطابق ولایت فقیہ، سرپرستی، مقلیدین کے امور میں جامع الشرائط مجتہد کا تسلط و تصرف اور شرعی قضاوت اور دوسرے الفاظ میں اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے اسلامی معاشرے کی مدیریت اور اسلامی اقدار کو معاشرے میں نافذ کرنا ہے۔

ولایت فقیہ ایک نظریہ ہے جس کے مطابق امام زمانہ (عج) کی غیبت کے دوران اسلامی معاشرے کی حکومت جامع الشرائط فقیہ کے ذمے ہوتی ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کن دلائل کی روشنی میں مولا علی صلوات اللہ علیہ انبیاء کرام سے افضل ہیں؟

جواب: سلام، اس پر مفصل تحریر بھی لکھی جا سکتی ہے. مگر یہاں فقط کچھ اہل سنت روایات سے امام علی علیہ السلام کی رسول اکرم (ص) کے علاوہ باقی تمام انبیاء پر فضیلت کو ثابت کر رہا ہوں.

ابن ابی الحدید لکھتا ہے.

الخبر الرابع: من أراد أن ينظر إلى نوح في عزمه، و إلى آدم في علمه، و إلى إبراهيم في حلمه، و إلى موسى في فطنته، و إلى عيسى في زهده، فلينظر إلى علي بن أبي طالب.

رواہ أحمد بن حنبل فی المسند، و رواہ أحمد البیهقی فی صحیحہ.

رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ: جو بھی حضرت آدم کے علم کو، حضرت نوح کی اطاعت کو، حضرت ابراہیم کی محبوبیت کو، حضرت موسی کی ہیبت کو اور حضرت عیسی کی برگزیدگی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کی شخصیت کو دیکھے۔
اور یہ روایت احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے.

حوالہ: شرح نہج البلاغۃ، ج 9 ص 100، تحقیق: محمد عبد الکریم النمری

اہل سنت امام فخر الدین رازی بھی اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں.

ویؤید الاستدلال بهذہ الآیۃ الحدیث المقبول عند الموافق و المخالف، و هو قولہ علیہ السلام: (من أراد أن یری آدم فی علمہ، و نوحا فی طاعتہ، و إبراهیم فی خلتہ، و موسی فی هیبتہ، و عیسی فی صفوتہ، فلینظر إلی علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ) فالحدیث دل علی أنہ اجتمع فیہ ما کان متفرقاً فیهم، و ذلک یدل علی أن علیاً رضی اللہ عنہ أفضل من جمیع الأنبیاء سوی محمد صلی اللہ علیہ و سلم...

اس آیت پر کیے گئے استدلال کی تائید میں، ایک حدیث ہے کہ جسکو خاصہ و عامہ ہر دو نے قبول کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: جو بھی حضرت آدم کے علم کو، حضرت نوح کی اطاعت کو، حضرت ابراہیم کی محبوبیت کو، حضرت موسی کی ہیبت کو اور حضرت عیسی کی برگزیدگی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کی شخصیت کو دیکھے۔

کیونکہ اس حدیث کا یہ معنی ہے کہ وہ تمام صفات کہ جو تمام انبیاء میں منتشر طور پر پائی جاتی ہیں، وہ ایک جگہ مرتب اور منظم طور پر علی کی مقدس ذات میں پائی جاتی ہیں، اور اسی دلیل کی بنا پر علی، رسول خدا کے علاوہ باقی تمام انبیاء سے افضل و بالاتر ہیں۔

حوالہ: التفسیر الکبیر أو مفاتیح الغیب، ج 8 ص 72. اسم المؤلف: فخر الدین محمد بن عمر التمیمی الرازی الشافعی الوفاة: 604

امام حاکم نیشاپوری نے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

حدثنا أبو الحسن محمد بن المظفر الحافظ قال حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان قال ثنا علي بن جابر قال ثنا محمد بن خالد بن عبد الله قال ثنا محمد بن فضیل قال ثنا محمد بن سوقة عن إبراهیم عن الأسود عن عبد الله قال قال النبي صلی الله علیه و سلم یا عبد الله أتاني ملک فقال یا محمد و سئل من أرسلنا من قبلک

من رسلنا علی ما بعثوا قال قلت علی ما بعثوا قال علی ولایتک و ولایة علی بن أبی طالب قال الحاکم تفرد به علی بن جابر عن محمد بن خالد عن محمد بن فضی و لم نکتبه الا عن بن مظفر و هو عندنا حافظ ثقة مأمون۔

عبد اللہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ: انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبد اللہ، ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ: اے محمد (ص) آپ سے پہلے جو انبیاء مبعوث ہوئے ہیں، ان سے سوال کریں کہ وہ سب کس چیز پر مبعوث کیے گئے تھے ؟ رسول خدا نے کہا کہ میں نے فرشتے سے پوچھا کہ کس چیز پر مبعوث کیے گئے تھے ؟ فرشتے نے کہا کہ: اے رسول خدا آپ اور علی ابن ابی طالب کی ولایت پر تمام انبیاء مبعوث کیے گئے تھے۔

حوالہ : الحاکم النیسابوری، معرفة علوم الحدیث ج 1 ص 95 الوفاة: 405

المختصر کہ جو آیت مباہلہ میں رسول اللہ کا نفس قرار پائے، جس علی کی ایک ضربت تمام ثقلین کی عبادت سے افضل ہو اور جس کی ولایت کا اقرار کیے بغیر کوئی نبی، نبی نہ بن سکے وہ یقیناً رسول اکرم کے علاوہ تمام انبیاء و مرسلین سے افضل اور برتر ہے.

والسلام #ابو عبد اللہ

سوال: واجب اور فرض میں کیا فرق ہے؟؟

جواب: دونوں ایک ہی ہیں کہ جن پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اور چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

کچھ اہل سنت اصولی فرق کے قائل ہیں لیکن وہ بھی فرض اور واجب کے دلائل کے اعتبار سے فرق ہے۔ ورنہ مقام عمل میں دونوں ایک جیسے ہیں۔

جواب از مولانا تقی ہاشمی

سوال: سلام۔۔ میرا سوال ہے کہ مکتب اہل بیت میں میں ریاست کا کیا تصور ہے اور نظام حکومت کیسا ہونا چاہیئے؟

جواب: ہمارے ہاں حکومت کے تصور میں جس بات پر فقہاء ہے وہ اس طرح ہے:

تین ادارے فقہاء شیعہ کے پاس ہوں گے:نظام عدلیہ

اوقات عامہ اوربیت المال

اور مقام فتویٰ

جواب از مولانا تقی ہاشمی

سوال : سلام ،آغا ہمارے عقیدہ امامت پر کوئی اردو کتاب تجویز کر دیں... شکریہ

جواب : سلام، اگر عقیدہ امامت پر اثبات چاہیے تو قبلہ نقن صاحب مرحوم کی کتاب : امامتِ ائمۃ عشر اور قرآن : اچھی کتاب ہے.

ان کتابوں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں

1-اثبات امامت.. علامہ باقر مجلسی

2 -امامت و رہبری.. آیت اللہ مرتضیٰ مطہری

3 - مکتب امامت و خلافت.. آیت اللہ مرتضیٰ عسکری

4 - امامت و خلافت کے بارے میں سوالات.. علامہ ابو محمد قزوینی

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام علیکم۔۔۔مولا علی ع کے ایک بیٹے جن کا نام حضرت ابو حنفیہ تھا ان کی وفات کے بارے تھوڑی رہنمائی فرما دیں کہ ان کی وفات ہوئی یا شہادت اور اب ان کا مزار وغیرہ کہاں پے ہے؟

جواب: سلام، سب سے پہلے یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ حضرت محمد حنفیہ ان عظیم شخصیات میں شمار کیے جاتے ہیں جنہوں نے اہل بیت علیہم السلام کے دفاع میں اپنی عزت و ناموس کی قربانی دی بالکل اپنے جد امجد حضرت ابوطالب علیہ السلام کی طرح.
اس پر تفصیل میری ایک تحریر میں موجود ہے.
مختصر تعارف یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ، حضرت علی علیہ السلام اور خولہ حنفیہ (بنت جعفر بن قیس) کے بیٹے اور طبقہ اول کے تابعین میں سے تھے۔ عمر بن خطاب کے دور حکومت میں 16ھ ق کو متولد ہوئے اور عبد الملک بن مروان کی خلافت کے دور میں 81ھ میں 65 سال کی عمر میں ایلہ یا طائف یا مدینہ میں وفات پائی۔
ان کا نام محمد بن علی بھی ذکر ہوا ہے۔ اسی طرح انہیں محمد اکبر بھی کہا گیا ہے۔ آپ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ صفین، جمل و جنگ نہروان میں شریک ہوئے اور جنگ جمل میں امام علی کی فوج کے علمدار تھے۔

واقعہ کربلا کے وقت آپ مدینہ میں تھے اور بعض نقل کے مطابق امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ نے امامت کا دعوا کیا (دعویٰ کیوں کیا تھا اس کی تفصیل میری تحریر میں موجود ہے الگ سے) لیکن امام سجاد علیہ السلام کی امامت پر حجر الاسود کی گواہی کے بعد اپنے دعوی سے دستبردار ہوئے اور اپنے بھتیجے کی امامت کے معتقد ہوئے۔

شیخ طوسی نے کشی کے حوالے سے امام باقر علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے۔ جس میں امام (ع) فرماتے ہیں:

محمد بن حنفیہ کی بیماری کے دوران میں اس کے پاس تھا میں نے خود ان کی آنکھیں بند کیں، انہیں غسل دیا، ان پر نماز پڑھی اور دفن کیا۔

محمد ابن حنفیہ کہاں دفن ہوئے ان کے محل دفن میں اختلاف ہے؛ سید محسن امین عاملی نے تین جگھوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایلہ، طائف اور مدینہ میں قبرستان بقیع لیکن قوی احتمال یہ ہے آپ نے مدینہ میں وفات پائی ہے۔

ایران میں جزیرہ خارق اور رودبار کے علاقے میں موجود مزارات کی نسبت محمد بن حنفیہ کی طرف نسبت دی گئی ہے البتہ ان کے محل وفات کو دیکھتے ہوئے ان مزارات کا ان سے انتساب بعید معلوم ہوتا ہے.

والسلام #ابو عبداللہ

سوال: بی بی ام کلثوم کے شوہر کا نام تھا؟

جواب: سلام، جناب ام کلثوم بنت امام علی علیہ السلام کی شادی سب سے پہلے اپنے چچا زاد بھائی عون بن جعفر بن ابی طالب سے کی تھی
حضرت عون کی وفات کے بعد ان کے بھائی محمد پھر محمد کی وفات کے بعد ان کے دوسرے بھائی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار سے شادی کی۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: ہماری نماز کا طریقہ قرآن سے ثابت ہے یا دونوں کہ طریقے صحیح ہیں؟

جواب: سلام، نماز توقیفی عبادت ہے اور قرآن مجید دستورِ حیات.
اگر ہر بات قرآن مجید میں بیان کر دی جاتی تو پھر سیرت معصومین علیہم السلام ہمارے لیے حجت نہ ہوتی.
تو نماز کا حکم قرآن پاک میں ہے جبکہ اس کے ادا کرنے کا طریقہ حضرت رسول خدا (ص) اور ان کے جانشین سے ہم تک پہنچا ہے.
اور وہ. وہی طریقہ ہے جس پر ہر شیعہ آج تک عمل پیرا ہے

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: اسلام علیکم ،راہب کو بیٹے عطا کرنے والی روایت صحیح ہے ؟؟
اس کی مکمل تفصیل درکار ہے ؟؟

جواب: وعلیکم السلام، فضائل آل محمد علیہم السلام کی روایات کو سند سے نہیں بلکہ اصول پر تولہ جاتا ہے.
اور ہر معصوم خدا کی عطا کردہ ولایت تکوینی کا مالک ہے.
اور ولایت تکوینی سے راہب کو 7 بیٹے کیا 700 بیٹے عطا کرنے کی معصوم قدرت رکھتا ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلام علیکم! ابو عبداللہ، ذولجناح واقع کربلا کے بعد کہاں غائب ہوئیں؟

جواب: سلام،عاشورہ کے بعد ذوالجناح کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے.
شیخ عباس قمی (رح) منتہی الامال میں لکھتے ہیں
روایت ہے کہ ذوالجناح نے سید الشہداء کی شہادت کی خبر اہل خانہ تک پہنچانے کے بعد اپنا سر زمین پر اتنا مارا کہ وہ خیمے کے سامنے ہی دم توڑ گیا.

قمی، منتھی الآمال، ۱۳۷۹ش، ج۲، ص۹۰۹
بعض روایات میں ہے کہ ذوالجناح پہلے قتل ہوا بعد میں امام حسین علیہ السلام ابن زیاد کے لشکر سے پیدل جنگ کرتے ہوئے شھید ہوئے.

اخلاقی، تحقیق و پژوھش در تاریخ زندگانی امام حسین، ۱۳۷۷ش، ص۶۸۴.

بعض کہتے ہیں کہ وہ خیمے سے فرات کی طرف گیا اور خود کو اس میں پھینک دیا. واللہ اعلم

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام! میرا سوال یہ ہے کہ ایک مولوی یہ کہہ رہا تھا کہ نفس رسول اگر مولا علی ہے تو مولا علی کی جناب زہراع سے شادی کیسے ہوئی؟

جواب: سلام، یہ جس نے بھی سوال کیا ہے وہ انتہائی درجہ جاہل ہے.

امام علی علیہ السلام کے نفس رسول ہونا فضیلت و منزلت کے معنی میں ہے یعنی جو جو فضیلت اور کمالات رسول خدا (ص) کی ذات میں پائے جاتے ہیں وہ تمام فضیلت اور کمال مکمل طور پر امام علی (ع) کی ذات میں بھی موجود ہیں.

اگر رسول خدا معصوم ہیں تو ان کا نفس (امام علی) بھی ایسے ہی ہیں، اگر رسول خدا علم غیب جانتے ہیں تو ان کا نفس (امام علی) بھی ایسے ہی ہیں، دوسرے فضائل اور کمالات بھی بالکل اسی طرح ہیں.

امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل اور کمالات میں سے رسول خدا (ص) کا نفس ہونا، یہ سب سے بہترین اور بالاترین فضیلت اور کمال ہے.

البتہ پھکی کے طور پر اس مولوی کو یہ الزامی جواب دیں کہ بقول تمہارے حضرت عائشہ تو مومنین کی ماں ہیں.. تو پھر امت پر وہ محرم قرار پائیں تو پھر قرآن ان کو پردے کا حکم کیوں دے رہا ہے؟؟ جبکہ ماں کا اپنی اولاد سے پردہ نہ کرنا بالکل جائز اور حلال ہے؟؟

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : سلام، زیارت عاشورا کس ہستی نے لکھی تھی اور زیارت عاشورا کے پڑھنے کا کیا ثواب ہے۔ رہنمائی فرمائیں

جواب : سلام، زیارت عاشورا حدیث قدسی ہے اور اسے ابن قولویہ نے سب سے پہلے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے.
اس عظیم الشان زیارت کے بعد جو دعا ہے جسے دعائے علقمہ کہا جاتا ہے، اس دعا کو علقمہ نے صفوان سے اور صفوان نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے.

اس زیارت کے ثواب و فضائل و برکات کا شمار میں لانا بہت مشکل امر ہے تو یہاں علماء کے اقوال اور ایک حدیث پیش کیے دیتا ہوں.

تیرہویں اور چودہویں صدی ہجری کے شیعہ عالم دین میرزا ابوالفضل تہران (رح) کے مطابق زیارت عاشورا حاجت روائی اور دنیوی و اخروی برکات کے حوالے سے اس قدر حیرت انگیز خواص پر مشتمل ہے جو قابل شمار نہیں ہے.

صفوان بن مہران نے امام صادق علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں امام فرماتے ہیں کہ آپ کے معصوم آباء و اجداد نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ جو شخص بھی اس زیارت اور اس کے بعد دعائے علقمہ کو دور یا امام حسین کے ضریح کے نزدیک سے پڑھے تو اس کی زیارت خدا کی بارگاہ میں قبول ہوگی، اس کی دعائیں مستجاب ہونگی، اس کی حاجات روا ہونگی، مورد شفاعت واقع ہوگا حتی دوسروں کی نسبت اس کی شفاعت بھی قابل قبول ہوگی اور اہل بہشت میں سے ہو گا۔ حدیث کے آخر میں آیا ہے کہ اے صفوان جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو جہاں کہیں بھی ہو اس زیارت اور اس کے بعد دعائے علقمہ پڑھ کر خدا سے اپنی حاجت طلب کریں تو خدا کی جانب سے تمہاری حاجت پوری ہوگی.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: اسلام علیکم!

کیا رسول اللہ(ص) کی شہادت کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہوگیا یا پھر آئمہ معصوین علیہم السلام کے پاس بھی فرشتے خدا کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ وحی غیر نبی پر بھی نازل ہو سکتی ہے جیسا کہ سیدہ مریم سلام اللہ علیہا اور بی بی آسیہ پر نازل ہوئی تھیں۔

جواب : سلام،

اب اگر یہاں اس کلامی بحث کو چھیڑ دیا تو پورا مقالہ ہی لکھنا پڑھ جائے گا تو مختصر یہ کہ وحی کی کچھ اقسام ہیں جیسے تسدیدی وحی سے مراد ایک قسم کی غیر تشریعی وحی ہے جو انسان کامل پر اترتی ہے، یہ وحي التسدید اور وحي التأديب کے عنوان سے مشهور ہے۔

تسدیدی وحی، کے ذریعے اللہ کی جانب سے ایک حقیقت کو ایسے فرد کے قلب و روح میں القاء و الہام کیا جاتا ہے جو اس کی قابلیت رکھتا ہے۔

اس حوالے سے کسی قسم کا کلامی رابطہ برقرار نہیں ہوتا اور قوت سامعہ کے ذریعے کوئی صدا سنائی نہیں دیتی اور انسان غیر ارادی طور پر اپنے قلبی امر کی پیروی کرتا ہے؛ مادر حضرت موسی کی طرح، جنہیں الہام ہوا کہ اپنے بیٹے کو نیل میں پھینک دیں یا وہ الہام جو ائمہ معصومین علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو ہوتا ہے۔

یہ وحی احکام شریعت بیان کرنے کے لئے نہیں بلکہ ذاتی ہدایات، معاشرتی راہنمائیاں، مستقبل کے واقعات کی خبریں یا پھر سکون و اطمینان نازل کرنے وغیرہ سے عبارت ہے جو انسان کے قلبی استحکام و اطمینان کا موجب بنتی ہے.

جبکہ مشہور لفظ وحی، انبیاء اور عالم غیب کے درمیان معنوی اور غیر شناخت رابطے کو کہا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں اللہ کا پیغام انبیاء تک منتقل ہوتا ہے

یہ رابطہ کبھی کسی واسطہ کے ذریعے ہوتا ہے اور کبھی کسی بھی واسطے کے بغیر پیغام منتقل ہوتا ہے

یہ عمل جسے علم کلام کی اصطلاح میں تشریعی اور رسالی وحی کہا جاتا ہے جو انبیاء کے ساتھ مختص ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، کیا غیر معصوم کو علیہ السلام کہہ سکتے ہیں اور کیا غیر معصوم کو منصوص من اللہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب: سلام، کچھ الفاظ و القابات مخصوص نفوس و ذات کے ساتھ ہی استعمال کیے جاتے ہیں.

جیسے امیرالمومنین، ہر امامِ معصوم مومنین کا امام ہوتا ہے پر یہ لقب امام علی علیہ السلام کے لیے خاص ہے اور روایات میں خود معصوین علیھم السلام نے اسے دیگر آئمہ کے لیے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے..

دوسری مثال یوں لے لیں کہ رب کے معنی پالنے والے کے ہیں اور والد کو بھی اس کے معنی میں شمار ہے. پر یہ لفظ فقط اور فقط اللہ رب العزت کے لیے خاص ہے اور جب جب معصوین علیھم السلام کو یہ کہا گیا کہ فلاں آپ کو رب کہتا ہے تو امام نے شدید مذمت میں ایسے افراد کے خلاف بات کی اور تنبیہ فرمائی کہ اللہ ہمارا رب ہے.

ایسے ہی علیہ السلام، معصوم عن الخطأ یعنی وہ ذوات جو منصوص من اللہ درجہ عصمت پر ہوں ان کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. جن میں اللہ کے پیغمبر اور اھل بیت علیھم السلام شامل ہیں.

منصوص من اللہ ہونے کا معنی ہیں مصطفی ہونا یعنی خدا جن کو کسی ایسے عہدے کے لیے چن لے جو اس کی طرف سے ہو. اور اس مخلوق پر اس کی حجت قرار پائے.

اب نہیں معلوم کے صاحب سوال کی اس سوال سے کیا مراد ہے اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں..

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام، حسن نب صباح کے موضوع پر ایک مختصر تحریر کے وہ کس دور میں یعنی سن ہجری میں تھا اور سکا کردار

جواب: سلام، جب سے ترکی ڈرامے آنا شروع ہوئے ہیں تب مومنین ایسے ہی سوالات کر رہے ہیں.
حسن صباح کون تھا.. اُرطغرل کون تھا وغیرہ وغیرہ..
دیکھیے ان عنوانات پر سوال کریں جو آپ کے اخروری معاملات میں مددگار ثابت ہو ناکہ جنرل تاریخی سوالات..
المختصر کہ یہ ایک گمراہ شخص تھا جس نے دور سلجوقی میں نزریہ فرقے کی بنیاد رکھی تھی. نزریہ کو کہہ سکتے ہیں کہ اسماعیلیہ کی مزید گمراہ شاخ ہے.
اس نے ایک اپنی فوج بھی بنائی تھی جنہیں فدائی کہا جاتا تھا.. اور حسن صباح فدائی بنانے میں بھنگ کا نشہ استعمال کر کے اپنے ساتھ شامل کرتا تھا.
باقی تفصیلات کے لیے کوئی تاریخی کتاب کا مطالعہ کریں کیونکہ یہ معلومات انتہائی فضول ہیں. جن کا کوئی فائدہ نہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : اسلام و علیکم یا علی علیہ سلام مدد، قبلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو حدیث ہے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے کہ جس نے فاطمہ ع کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا

اس حوالے سے اہل سنت بھائی ایک روایت پیش کرتے ہیں اس روایت کے مطابق یہ حدیث مولا علی ع کے لئے آئی تھی کہ توبہ نعوز باللہ مولا علی علیہ سلام نے نے ابو جہل لعین کی بیٹی کے لئے اپنا رشتہ بھیجا تھا

اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں شکریہ

جواب : سلام، اس پر تو پوری تحریر لکھنا پڑ جائے گی مجھے..

مختصر یہ کہ حقیقت میں ابو جہل کی بیٹی سے شادی کی درخواست کرنا امام علی کی بزرگ شخصیت پر بہتان و افتراء ہے جو ناصبیوں کا گھڑا ہوا ہے.

اس افسانے کو گڑھنے کا تعلق یہ بنتا ہے کہ امام علی کی ابو جہل کی بیٹی سے خواستگاری کا تذکرہ مسور بن مخرمہ جو معروف دشمن اہل بیت یعنی ناصبی راوی سے روایت ہوا ہے اور اسی سے مروی احادیث میں یہ جملہ فاطمۃ بضعۃ منی بھی وارد ہوا ہے چنانچہ اگر خواستگاری والی بات جھوٹ اور افتراء ہے تو یقینا حدیث کا دوسرا حصہ بھی ضعیف اور غیر معتبر قرار پائے گا..

یہ اصل گیم رچایا گیا تاکہ شیعوں کو ابوبکر و عمر و عائشہ کو اس حدیث بضعۃ کو وجہ بنانے سے محفوظ رکھا جائے.

یہاں اس کے رد میں فقط یہی بات کافی ہے کہ ابوجہل والی روایت میں ناصبی راوی ہے جسے قبول نہیں کیا جاسکتا..

اب رہی بات حدیث بضعۃ کی تو یہ حدیث فقط اسی ملعون راوی سے روایت نہیں بلکہ اہل سنت منابع میں یہ روایت دیگر سے بھی روایت ہوئی ہے جیسے مسند بزار کی یہ روایت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ، قَالَ: نا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: نا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ فَسَكَتُوا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ؟ قَالَتْ: أَلَا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) فَقَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

جیسے ابو اسحاق سے یہ روایت

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ): إِنَّمَا فَاطِمَةُ حِذْيَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا

ایسے ہی انس بن مالک، عمرو بن حزم، عبداللہ بن زبیر وغیرہ سے یہ روایت نقل ہوئی جس کی سند میں مسور بن مخرمہ ناصبی قطعاً شامل نہیں..

اگر آپ فیس بُک پر میرے پاس ایڈ ہیں تو ماہ رمضان کے بعد مجھے یاد دلائیے گا تو ان شا اللہ توفیق ملی تو اس پر مفصل تحریر لکھ کر دفاع امیر المومنین علیہ السلام کروں گا..

والسلام #ابو عبداللہ

سوال: اگر کوئی انسان ذہنی طور پر پریشان ہو بے سکون ہو تو وظیفہ بتا دیں

جواب: سلام، تیز قدموں سے 30 منٹ روزانہ واک کریں اور نیچے دیے گئے پر عمل کریں.
دعوات راوندی میں رسول خدا ص سے مروی ہے کہ ہر شخص جو کسی غم یا حزن میں بتلا ہو اگر وہ یہ جملے کہے تو خدا اس کے غم کو برطرف کر دے گا.
الله الله ربي لا أشرك به شيئا توكلت على الحي الذي لايموت
مرحوم آقائے نائینی فرماتے ہیں کہ اگرچہ روایت میں کسی مخصوص عدد کا تذکرہ نہیں ہے مگر پھر بھی 40 بار پڑھنا زیادہ مفید پایا گیا ہے۔

ان شاء اللہ ڈپریشن سے نجات مل جائے گی

والسلام #ابو عبداللہ

سوال: امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کس جگہ سے غائبت اختیار کی اور اس وقت کیا کام انجام دے رہے تھے ؟؟؟

جواب: سلام، امام مہدی عج اپنی ولادت با سعادت سے لے کر غیبت صغری تک سامرا میں ہی سکونت پذیر تھے۔
اس دوران سرداب میں عبادت، اور زندگی بسر، کر رہے تھے۔
بعض روایات کے مطابق آپ اپنے والد امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں کئ بار سرداب میں دیکھے گئے ہیں۔
بعض محققین کا کہنا ہے کہ آپ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے میں اُن کے ہمراہ حج کے مناسک میں شرکت کی اور پھر مدینہ میں روپوش ہوئے۔

ذی طُوی مکہ کے ایک علاقے کا ایک نام ہے جو حرم کی حدود میں واقع ہے اور بعض روایات کے مطابق امام مہدی عج اس علاقے میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور بعض روایات کے مطابق، آپؑ کا مقام ظہور اور آپ کے اصحاب و انصار کے اکٹھے ہونے کا مرکز بھی یہی علاقہ ہے.
ایک روایت میں ہے کہ امام کا کعبہ سے قیام و تحریک شروع کرنے سے قبل، اس علاقے میں اپنے 313 اصحاب کے منتظر ہوں گے..

اب یہ سوال کہ امام غیبت میں کیا کر رہے ہیں تو ہر امامِ معصوم پر جو اللہ نے ذمہ داری عائد کی ہے یعنی اسلامی تعلیمات عام کرنا وغیرہ تو امام زمان عج بھی اسی فریضے کو ادا کر رہے ہیں.
اب ہمیں اس کا علم و ادراک نہیں کہ آخر وہ کیسے اپنے اس الہی فریضے کو انجام دیتے ہیں.
واللہ اعلم.. #ابوعبداللہ

سوال: کیا امام معصوم کو حاضر و ناظر کہہ سکتے ہیں اگر کہہ سکتے ہیں؟؟؟

جواب: سلام، پہلے سوال کو مزید واضح کریں کہ آپ کی ذہن میں حاضر و ناظر کی کیا تعریف ہے؟
کیونکہ علمِ کلام میں حاضر نظر دو الگ مستقل موضوع ہیں.
پہلے موضوع کا تعلق بدن و جسم کے ساتھ ہے اور دوسرے کا علم و ادراک کے ساتھ.
تو اپنا سوال بالکل واضح انداز میں کریں تو اس کا جواب دینا ممکن ہو پائے گا.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: حضرت سکینہ بنت الحسین علیہ السلام کو کیا شام میں اکیلی قید ملی ہے یا تمام مستورات کے ساتھ ایک ہی قید خانہ میں تھیں؟؟

جواب: سلام،
واقعہ کربلا کے بعد بی بی سکینہ بھی دیگر اسیرانِ آل محمد علیہم السلام کے ساتھ اسیر ہو کر کربلا سے کوفہ اور شام گئیں۔

صحابی رسول سہل بن سعد ساعدی سے روایت ملتی ہے کہ جب اہل بیت کو قید کر کے شام میں باب الساعات پر پہنچایا گیا تو ایک بچی کو دیکھا جو بے کجاوہ اونٹ پر سوار تھی؛ اس نے خود کو سکینہ بنت الحسین سے تعارف کروایا اور مجھے کہا کہ خاندان رسالت کی حرمت کی پاسداری کے لیے کچھ کروں تاکہ شہدائے کربلا کے سروں کو نیزوں پر اٹھائے ہوئے نیزہ بردار، اسراء سے کچھ دور جائیں۔ سہل کہتا ہے کہ میں نے کچھ دینار دیکر ان کو کچھ دور کیا.

اس سے پتا چلتا ہے کہ جناب رقیہ اسیران کربلا کے ساتھ ساتھ تھیں.

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شام کے زندان میں اسیران کے ساتھ ایک چار سالہ بچی تھی۔ اس نے رات کو خواب میں اپنے باپ کو دیکھا۔ جب وہ بچی خواب سے بیدار ہوئی تو اس نے بہت گریہ و زاری کیا اور اپنے باپ سے ملنے کیلئے بے چین ہوئی۔ یزید نے یہ سن کر حکم دیا کہ امام حسین کا سر اسے دے دیا جائے۔ جب یہ امام حسین کا سر اسکے پاس لے جایا گیا تو یہ منظر دیکھ کر بچی کی روح پرواز کر گئی۔

اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنابِ سکینہ دیگر اسیران کے ساتھ ہی ایک ہی قید خانے میں تھیں.

حوالہ جات : کامل بہائی، ۱۳۸۳ش، ص۵۲۳

مقتل الحسین علیہ السلام، ۱۴۱۸ق، ص۶۰- ۶۱ بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج۴۵، ص۱۲۷-۱۲۸

الامالی، ۱۳۷۶ش، ص۱۶۶

العوالم الامام الحسین، ۱۴۰۷ق، ص۳۹۵

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا حضرت بی بی زینب بنت علی ع کی کوئی اور اولاد ہے عون و محمد علیہم السلام کے علاوہ اور آج بھی کیا بھی کی نسل باقی ہے؟؟؟

جواب: سلام،

صاحبِ ریاحین الشریعہ آقائے ذبیح اللہ محلاتی نے جنابِ زینب کبری سلام اللہ علیہا کی اولادیں چار ذکر کی ہیں جن میں علی، عون، عباس، محمد اور ایک بیٹی ام کلثوم ہیں.
ان اولادوں میں سے عون اور محمد واقعہ کربلا میں شہید ہوئے.

حوالہ: ریاحین الشریعہ، جلد 3، صفحہ 41

اس علم نہیں کہ کیا ان کی نسل آج تک باقی ہے یا نہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: اہل سنت دوست اعتراض کرتے ہیں کہ شیعہ علماء یہ فیصلہ ہی نہیں کر پائے کے فدک وراثت تھی یا ہبہ کی گئی تھی۔ اسکے لئے بھی رہنمائی فرمائیں؟

جواب: السلام علیکم، حقیقتاً تو فدک ہبہ ہی تھی جو اہل سنت کتابوں سے بھی ثابت ہے.

پہلے جنابِ زہرا (س) نے ہبہ پر رقہ و گواہیاں پیش کی تھیں جسے ابوبکر نے رسول اکرم (ص) پر جھوٹ باندھ کر اسے وراثت کی جانب موڑنے کی کوشش کی جھوٹی حدیث بیان کر کے.

جب خلیفہ کی جانب سے ایسا کیا گیا تو پھر جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا نے میراث پر بھی دلائل دے کر اپنے حق کا دفاع کیا. اصل میں یہ مسئلہ تھا..

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلام علیکم قبلہ صاحب میرا سوال یہ ہے کہ دین اور عقل کا کیا تعلق ہے کیا عقل نقل پر مقدم ہے یا نہیں؟

جواب: سلام، اس سوال کے جواب میں پہلے آپ کو عقل کو سمجھنا ہوگا..

مختصر یہ کہ عقل آگاہی کا وہ نور ہے جو ادراک کے تمام ارکان یعنی حواس، تصورات، فکر، حافظہ وغیرہ پر احاطہ کرکے ان سب کو روشنی بخشتا ہے.

عقل کی موجودگی کو ادراک کرنے کے لئے ضروری شرط اپنے آپ سے عدم غفلت ہے اور عقل سے دوری کی وجہ اپنے سے بے خبر ہونا اور بعض نفسانی خواہشات کا غلام بننا ہے.اس بنا پر انسان کی عقل ایک فطری، واضح اور ذاتی امر ہے.

جیسے کہ احادیث میں بھی ملتا ہے.. - ایمان و کفر کے درمیان عقل کی کمی کے علاوہ کوئی فاصلہ نہیں ہے.

امام صادق (ع) سے بھی سوال کیا گیا کہ عقل کیا ہے؟ حضرت (ع) نے جواب میں فرمایا: عقل وہ چیز ہے، جس سے خداوند متعال کی پرستش کی جاتی ہے اور بہشت ملتی ہے.

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: معاویہ کے پاس جو (عقل کے عنوان سے) چیز تھی وہ کیا تھی؟ جواب میں فرمایا وہ فریب کاری ہے اور شیطنت ہے، وہ بظاہر عقل لگتی ہے، لیکن وہ عقل نہیں ہے.

خیر اسے ثابت کرنے یا اس سے استفادہ کرنے کے لئے ایک پیچیدہ نظری بحث کی ضرورت ہے جو یہاں ممکن نہیں.

اب رہی بات عقل و دین کے تعلق کی تو یاد رکھیں کہ عقل و دین کے تعارض کی بحث ایک اہم بحث ہے جو خاص کر مغربی دنیا میں پائی جاتی ہے جس کا عملی نتیجہ دین کو بالائے طاق رکھنا نکلا ہے.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کس قدر اپنے حقیقی معنی سے دور ہوا ہے اور اس سے بدتر یہ کہ دین کس قدر ناحق امور کے ساتھ مخلوط ہو چکا ہے کہ جس کے نتیجہ میں دین و عقل کے درمیان تعارض کا وہم پیدا ہوا.

حالانکہ اسلام میں عقل و دین ایک ہی حقیقت ہے اور بعض روایتوں کے مطابق جہاں پر عقل ھو دین بھی وہیں پر ہے، جیسے کہ اوپر بیان کیا گیا ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا ہر نبی اپنے دور کا امام بھی خود ہوتا ہے یا نہیں؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اہل سنت حضرت ہم سے یہ کہتے ہیں کہ آیہ امامت میں جس میں ابراہیم ع کو امام بنایا جارہا ہے تو اس میں ابراہیم ع کو نبوت اور رسالت کے بعد امامت ملی ہے جس سے یہ ثابت ہوئی کہ امام وہی ہوگا جو نبی اور رسول بھی ہو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شیعہ ختم نبوت کے منکر ہے معاذاللہ؟

جواب: سلام، آیات میں موجود اشارات اور احادیث میں وارد ہونے والی مختلف تعبیرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے مامور لوگ مختلف منصبوں پر فائز تھے:

1۔ مقام نبوت: یعنی خدا کی طرف سے وحی حاصل کرنا۔ لہذا نبی وہ ہے جس پر وحی نازل ہو اور جو کچھ وحی کے ذریعے معلوم ہو لوگ چاہیں تو انہیں بتادے۔

2۔ مقام رسالت: یعنی مقام ابلاغ وحی، تبلیغ و نشر احکام الہی اور تعلیم و آگہی سے نفوس کی تربیت۔ لہذا رسول وہ ہے جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ماموریت کے خطے میں جستجو اور کوشش

کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور ہر ممکن ذریعے سے لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دے اور لوگوں تک اس کا فرمان پہنچائے۔

3۔ مقام امامت۔ یعنی رہبری و پیشوائی اور امور مخلوق کی باگ ڈور سنبھالنا۔ در حقیقت امام وہ ہے جو حکومت الہی کی تشکیل کے لئے ضروری توانائیا ںحاصل کرنے کی کوشش کرتاہے تاکہ احکام خدا کو عملا جاری اور نافذ کرسکے اور اگر فی الوقت باقاعدہ حکومت کی تشکیل ممکن نہ ہو تو جس قدر ہوسکے اجرائے احکام کی کوشش کرے۔

بہ الفاظ دیگر امام کا کام اور ذمہ داری احکام و قوانین الہی کا اجراء ہے جب کہ رسول کی ذمہ داری احکام الہی کا ابلاغ ہے۔

دو لفظوں میں یوں کہیے کہ رسول کا کام ارائۃ الطریق ہے اور امام کی ذمہ داری ایصال الی المطلوب ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ رسول اسلام (ص) کی طرح بہت سے پیغمبر تینوں عہدوں پر فائز تھے۔ مطلب وحی بھی وصول کرتے تھے، فرامین خداوندی کی تبلیغ کرتے بھی، ساتھ ساتھ تشکیل حکومت اور اجرائے احکام کی کوشش بھی کرتے تھے اور باطنی طور پر بھی نفوس کی تربیت کرتے تھے۔

مختصر یہ کہ امامت ہر جہت سے مقام رہبری کا نام ہے وہ مادی ہو یا معنوی، جسمانی ہو یا روحانی اور ظاہری یا باطنی ۔ امام حکومت کا سربراہ، لوگوں کا پیشوا، مذہبی رہنما، اخلاق کا مربی اور باطنی ہدایت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اپنی مخفی اور معنوی قوت سے امام اہل افراد کی سیر تکامل کے لئے باطنی رہبری کرتا ہے، اپنی علمی قدرت کے ذریعے نادان و جاہل افراد کو تعلیم دیتا ہے اور اپنی حکومت کی طاقت سے یا دیگر اجرائی طاقتوں سے اصول عدالت کا اجراء کرتا ہے۔

امامت کی حقیقت کے بارے میں جو کچھ اوپر بیان ہوا اس سے واضح ہو چکا کہ ممکن ہے کوئی شخصیت مقام تبلیغ و رسالت کی حامل ہو لیکن منصب امامت پر فائز نہ ہو کیونکہ اس منصب کے لئے ہر پہلو سے بہت زیادہ اہلیت و لیاقت کی ضرورت ہے اور یہ وہ مقام ہے جسے ابراہیم علیہ السلام تمام امتحانات کے بعد حاصل کرسکے اس سے ضمناً یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ امامت حضرت ابراہیم کے لئے سیر تکامل کی آخری منزل تھی۔

جو لوگ سمجھتے ہیں کہ امامت کا مطلب ہے کسی شخص کا خود سے اہل اور نمونہ ہونا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلماً آغاز نبوت سے ایسے ہی تھے اور جو سمجھتے ہیں کہ امامت کا مقصد دوسرے کے لئے نمونہ اور ماڈل ہونا ہے تو یہ صفت ابراہیم علیہ السلام بلکہ تمام انبیاء و مرسلین میں ابتدائے نبوت سے

موجود ہوتی ہے اسی لئے تو سب کہتے ہیں کہ پیغمبر کو معصوم ہونا چاہئیے کیونکہ اس کے اعمال اور کردار دوسروں کے لئے نمونہ قرار پاتے ہیں۔

ان سے ظاہر ہوا کہ مقام امامت ان چیزوں سے کہیں بلند ہے یہاں تک کہ نبوت و رسالت سے بھی بالاتر ہے اور یہ وہ مقام و منصب ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی اہلیت کا امتحان دینے کے بعد بارگاہ الہی سے حاصل کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت والی آیت کہ علاوہ بھی آیات موجود ہیں جیسے..

1۔ و جعلنھم آئمۃ یھدون بامرنا

اور ہم نے انہیں امام قرار دیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ (انبیا۔ ۷۳)

2۔ و جعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا

جب انہوں نے استقامت دکھائی تو ہم نے انہیں امام قرار دیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ (سجدہ۔ ۲۴)

پہلی آیت جو بعض انبیاء مرسلین کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور دوسری جس میں بنی اسرائیل کے کچھ انبیاء کا ذکر ہے نشاندہی کرتی ہیں کہ امامت کا تعلق ہمیشہ سے ایک خاص قسم کی ہدایت سے رہا ہے جو فرمان خدا کے مطابق ہے۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: اہل سنت آیت الکرسی چھوٹی کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب: سلام، آیت الکرسی الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ تک ہی ہے تبھی وہ ایک آیت بنتی ہے..

بعض مفسرین اسی سورت کی آیت نمبر 256 اور 257 کو بھی مضامین میں ہماہنگی کی وجہ سے آیت الکرسی میں شامل کرتے ہیں۔

تبھی شیعہ اس آیت الکرسی کے بعد 256 اور 257 کو اس سے ملا کر پڑھتے ہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: تو کیا یہ حقیقت ہے کہ ماہ ء رمضان میں شیطانوں کو جکڑ لیا جاتا ہے.!!

جواب: جی اس سلسلے میں متعدد روایات موجود ہیں

رسول الله (صلى الله عليه وآله): إذا استهل رمضان غلقت أبواب النار، وفتحت أبواب الجنان، وصفدت الشياطين (حوالہ: البحار: ٩٦ / ٣٤٢ / ٦ وص ٣٤٨ / ١٤)

عنه (صلى الله عليه وآله): قد وكل الله بكل شيطان مريد سبعة من ملائكته فليس بمحلول حتى ينقضي شهركم هذا (حوالہ: ثواب الأعمال: ١ / 90 / 5)

في حديث: يقول الله تعالى لجبرئيل: انزل على الأرض فغل فيها مردة الشياطين حتى لا يفسدوا على عبادي صومهم. (حوالہ: البحار: 96 / 348 / 15)

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا حضرت عقیل مولا علی علیہ السلام کو چھوڑ کر معاویہ کے دستر خوان تک گئے تھے ؟

جواب: سلام، عقیل مالی امداد کے حصول کیلئے شام میں معاویہ پاس گئے اور قوی رائے یہی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد یہ واقعہ ہوا تھا.

سوال: کیا عبداللہ بن عباس آخر میں معاویہ بن ابو سفیان کے ساتھ ہو گئے تھے؟

جواب: سلام، عبداللہ ابن عباس نے معاویہ کے زمانے میں تو یزید کی بیعت سے پرہیز کیا تھا البتہ آخر میں یزید کی بیعت کر لی تھی.

سوال: السلام علیکم قبلہ صاحب میرا سوال یہ ہے کہ ہم اہل سنت کہتے ہیں شعیہ نماز کے بعد جو زیارات پڑھتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں نہیں تھی شعیوں نے اپنی طرف سے نماز میں شامل کردیا ہے ؟

جواب: سلام، نماز کے بعد زیارت پڑھنا مستحب عمل ہے اور شیعہ یہ زیارت نماز کا جزو سمجھ کر نہیں پڑھتے تو یہ سوال ہی انتہائی فضول ہے ۔ اگر کوئی ایسا فضول سوال کرے تو آپ اس سے کہیں کہ رسول اللہ (ص) کے زمانے میں آپ ہمیں اپنی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم اور ماہ رمضان میں نماز تراویح کو اپنی ہی کسی کتاب سے ثابت کر کے دکھا دیں۔

سوال: عید والے دن بعض مومنین مجلسِ عزا اور ماتم داری کرتے ہیں۔ اور ہمارے اہل سنت حضرات اس پر بحث کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ حکم الٰہی کی مخالفت ہے۔ اس روش پر ذرا راہنمائی فرمائیں ؟

جواب: سلام، اصل بات یہ ہے کہ ہمارے مومنین و مومنات کو بھی عید کی اصل تعریف کا علم نہیں. تو اسے بھی ایک فیسٹیول سمجھ کر منانے کا رواج عام ہو گیا ہے. عید دراصل، شکرانے کا دن ہے. جس میں عبادات کی جانی چاہیے اور مومنین و مومنات کو اپنے گھر بلا کر انہیں خوش کرنا چاہیے. اور جہاں تک ماتم کا مسئلہ ہے تو اس میں شرعی کوئی قباحت نہیں البتہ عید کے دن غم کا دن قرار دے کر اسے فقط ماتم سے مخصوص کرنا تعلیمات آل محمد علیہم السلام کے خلاف ہے.

سوال : السلام علیکم! مولا حسین جو مرضی خدا خرید لے، اس امام کیلئے یہ لکھنا کہ پاک بیبی فاطمتہ الزہرا نے فرمایا کہ " اے ذوالفقار تو ہی بچالے حسین ع کو" ؟یہ کونسی روایت یا حدیث میں ہے ؟

جواب: سلام، ایسی کوئی روایت میری نظر سے نہیں گزری، البتہ یہ کسی شاعر کا کلام لگتا ہے.

سوال: کیا عثمان بن عفان بھی حق زہرأ سلام اللہ علیہا غصب کرنے میں ملبوس تھے؟؟ مزید ان کا تعلق کس قبیلہ سے تھا اور یہ کیسے خلیفہ منتخب ہوئے اس کی وضاحت فرمائیں شکریہ

جواب: سلام، تاریخی منابع میں اس کا فدک کے مسئلے پر کوئی کردار نہیں ملتا. اس کا تعلق بنی امیہ سے تھا اور عمر بن خطاب نے اپنی موت سے پہلے خلیفہ چننے کے لیے جس چھ رکنی شورا کو تشکیل دیا تھا اس نے عثمان کو اس کے بعد تخت خلافت تک پہنچا دیا۔

سوال: اسلام علیکم، قبلہ مولا آپکو سلامت رکھیں سوال یہ ہے کے کیا تہجد (نماز شب) کی آذان دینا یا آذان ہوتی ہے اسکی کیا آپ سرکار کے دور میں بھی آذان ہوا کرتی تھی کیا۔ رہنمائی فرمائیں۔

جواب: سلام، نماز شب فرادیٰ نماز ہے جو رات کی تاریکی میں ادا کی جاتی ہے سوائے اہل حدیث حضرات کے کسی اور مسلک میں یہ بدعت موجود نہیں۔

سوال: السلام علیکم قبلہ ، جمعہ کی نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد ظہر کی نماز فرادیٰ پڑھیں جاتی ہے ۔ آقائے سیستانی دام ظلہ کے فتویٰ کے مطابق اس کی نیت کیا ہوگی ؟

جواب: عام طور پر پاکستان میں جمعہ زوال کے دس منٹ کے اندر شروع نہیں کیا جاتا لہذا جمعہ کی نماز قصد رجاء سے پڑھیں گے اور ظہر واجب کی نیت سے پڑھیں گے۔

از مولانا تقی ہاشمی النجفی

سوال: آغا جان کیا عورتیں عید کی نماز پڑھ سکتی ہیں؟؟اور کیا جمعہ کی نماز بھی؟

جواب : جی خواتین نماز عید اور نماز جمعہ دونوں پڑھ سکتی ہیں۔

از مولانا تقی ہاشمی النجفی

سوال: سلام، میرا سوال یہ ہے کہ میں نے یہ احادیث ایک ویڈیو میں دیکھی ہیں جس میں سب شیعہ کتابوں سے حوالے دے رہے ہیں ویسے تو اور بھی بہت سی ایسی ہی احادیث تھی ویڈیو میں لیکن ویڈیو لمبی تھی اس وجہ سے میں ویڈیو کو دیکھ کر کچھ احادیث ہی لکھ پایا ہوں کیا یہ سب احادیث درست ہیں ؟؟؟

(۱) محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس خُدا کی زیارت کی وہ کُل 30 سال کا تھا ۔ اُصولِ کافی ، جِلد 1 ، صفحہ 49

(۲) اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے ۔ اُصولِ کافی، جِلد 1، صفحہ 328

(۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کوپیغام رسالت دیکر علیؑ کے پاس بھیجا تھا لیکن وہ غلطی کرکے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے گئے، انوار النعمانیہ صفحہ 237، تذکرۃ الآئمہ صفحہ 78

(۴) تمام صحابہ تین چار کو چھوڑکر سب مرتد ہیں، فروغِ کافی، جِلد 3، صفحہ 115

جواب: سلام، کتب احادیث میں ایسی روایات ہر فرقے میں موجود ہوتی ہیں. تبھی علماء رجال کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ علم الحدیث کی روشنی میں یہ. پرکھیں کہ کون سی روایات درست ہیں اور کون سی نہیں. جبکہ اوپر. پیش کی گئی ایک آخری روایت کو چھوڑ کر باقی سب اصول مذھب شیعہ کے مطابق نہیں کیونکہ شیعہ عقیدے میں اللہ کی رویت ممکن نہیں کیونکہ وہ جسم سے مبرا ہے.

جھوٹ دو صورتوں میں بولا جاتا ہے.. ایک خوف کی وجہ سے دوسرا مفاد کی خاطر.. اور اللہ ان سب سے بالکل پاک و منزہ ہے.

تشیع کا واضح عقیدہ ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی اور خاتم الانبیاء و مرسلین ہیں. اور امیرالمومنین علیہ السلام ان کے وصی و نائب ہیں.

جبکہ جبرائیل سے سہو کا امکان ممکن نہیں کیونکہ وہ ایک فرشتہ ہے.

تو تمام روایات جو بیان کی گئی ہے وہ اصول مذھب کے بالکل خلاف ہیں. اور اس سے مکتب اہل بیت پر جرح کرنا غیر معقول عمل ہے.

اصحاب کے معاملے میں فقط وہ اصحاب جو زمانہ رسول اور بعد رسول اکرم، اہل بیت سے متمسک رہے اور اہل بیت کو ویسے ہی قبول کیا جیسے حکمِ رسول تھا تو ایسے اصحاب باوفا انتہائی بلند مرتبہ افراد ہیں.

ان کے علاوہ جنہوں نے اہل بیت رسول کے حق میں کوتاہی کی وہ مرتد کجا.. خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہیں. جیسا کہ امام خمینی نے اپنی کتاب میں بیان بھی فرمایا ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: جناب خدیجہ بنت علی علیہ السلام کے متعلق یہ کوئی روایت ہے کہ ان کی وفات مولا علی علیہ السلام کے انیس رمضان کی ضربت والے زخم کو دیکھنے سے ہوئی ؟

جواب: سلام، ہماری نظر سے ایسی کوئی روایت نہیں گزری..

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام آغا، آیت اللہ عقیل الغروی صاحب کے ایک بیان کی وجہ سے تشیع پر بہت اعتراض کیا جاتا ہے جہاں وہ کہتے ہیں "تم پیدا ہی علی ع کی بندگی کے لیے ہوئے ہو. خدا کی بندگی تمہارے بس کی بات نہیں"

اس بیان کے بارے میں رہنمائی فرما دیں

جواب: سلام، بندگی بعنوان غلامی بھی ہوتی ہے اور قبلہ عقیل الغروی صاحب ادبیات پر بھی کافی ملکہ رکھتے ہیں اور اپنی مجالس میں خالص اردو اور فلسفہ کا سہارا لیتے ہیں تو یہ جملہ بالکل قابل قبول ہے.

اس کی دوسری توجیہہ یہ ہو سکتی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آیت اللہ الکبریٰ ہوں یعنی سب سے بڑی خدا کی نشانی جس سے وہ پہچانا جائے.

تو اس معاملے میں امیرالمومنین علیہ السلام کی اطاعت بلاشبہ اللہ رب العزت کی ہی اطاعت ہے.

کیونکہ امیرالمومنین علیہ السلام کی سیرت عین توحید پر مبنی ہے.اور انسان کو اللہ تک رسائی میں آل محمد ہی وسیلہ ہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: اصول کافی کے اندر کتنی احادیث ہیں اور ان میں سے کتنی ضعیف ہیں ؟

جواب: سلام، کتاب الکافی کے تین حصے ہیں: اصول، فروع اور روضہ۔ اصول کافی در حقیقت کتاب الکافی کے تین حصوں میں سے پہلے حصہ کا نام ہے۔ یہ حصہ شیعہ کے عقائد اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی زندگی سے متعلق ہے اور کچھ احادیث مسلمان آدمی کے کردار کے بارے میں بیان ہوئی ہیں اور باقی دو حصوں میں فقہی اور اخلاقی روایات ہیں۔

اصول کافی، شیعہ کے اعتقادات کی پہچان کا اہم ترین ماخذ ہے جو کتاب الکافی سے الگ طور پر کئی بار شائع اور اس کے کئی ترجمے اور شرحیں ہو چکی ہیں۔ اصول کافی آٹھ حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ کو مرحوم کلینی نے "کتاب" کا عنوان دیا ہے اور اس میں حدیثوں کی تعداد 3785 ہے.یہاں پر یہ ممکن نہیں کہ کلی طور پر بتایا جائے کہ ضعیف روایات کتنی ہیں کیونکہ ہر محقق کی اپنی تحقیق پر موقوف ہوتا ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: شیعہ مذہب کی سب سے معتبر تفسیر کون سی ہے؟

جواب: سلام، ہر تفسیر کے اپنے اپنے مراتب اور خصوصیات ہیں، موضوعی اور ترتیبی لحاظ سے.

اردو زبان میں ان تفاسیر کی طرف رجوع کر سکتے ہیں

ترجمہ و تفسیر مولانا مقبول احمد صاحب۔ ترجمہ و تفسیر مولانا فرمان علی صاحب۔ ترجمہ و تفسیر مولانا ادیب اعظم ظفر حسن امروہوی صاحب۔ تفسیر عمدة البیان۔ تفسیر انوار النجف۔ ترجمہ و تفسیر امداد حسین کاظمی ۔ ترجمہ و تفاسیر علامہ ذیشان حیدر جوادی ۔ ترجمہ و تفسیر مولانا محسن علی نجفی ۔

عربی زبان میں

تفسیر فرات کوفی۔ تفسیر منسوب بہ امام حسن عسکری۔ تفسیر عیاشی ۔ تفسیر علی ابن ابراہیم قمی ۔ تفسیر تبیان، شیخ طوسی ۔ تفسیر مجمع البیان، شیخ طبرسی ۔ تفسیر جوامع الجامع، شیخ طبرسی۔ تفسیر البرہان ،سیدہاشم بحرینی ۔ تفیسر صافی، فیض کاشانی ۔تفسیر اصفی، فیض کاشانی۔تفسیر شبر، عبداللہ شبر۔تفسیر کنزالدقائق۔تفسیرالمیزان، طباطبائی۔تفسیر نور الثقلین۔تفسیر البصائر، جویاباری۔

فارسی میں

تفسیر تسنیم ، جوادی آملی ۔تفسیر راہنما، ہاشمی رفسنجانی ۔تفسیر روشن ، حسن مصطفوی۔تفسیر ضیاء ، سید ضیاء الدین۔تفسیر نور، محسن قرائتی۔تفسیر کوثر، یعقوب جعفری مراغہ ای۔تفسیر نمونہ ، مکارم

بہت سی عربی و فارسی تفاسیر کا اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے اس طرف بھی رجوع کر سکتے ہیں

والسلام #ابوعبداللہ

سوال:بی بی خدیجہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں یا بی بی فاطمہ صلوات اللہ علیہا ؟

جواب: سلام، بلاشبہ جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں.

سوال: اسلام علیکم ،قبلہ تقویٰ کو سمجھانے کے لئے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک پگڈنڈی ہو اس کے اردگرد خار دار جھاڑیاں ہوں اور اس پہ ایسے چلنا ہے کہ نا تو آپ پھنس جائیں اور نہ پگڈنڈی سے پھسلیں

جواب: سلام، تقوی کو سمجھانے کے لیے اس کی جامع تعریف اور پھر اس کے مراتب پر تفصیلی بحث درکار ہوتی ہے.

مختصر جواب یہ ہے کہ روایات اس سلسلے میں بہت ہیں تو کوشش کریں کہ عوام کو سادہ الفاظ اور آسان مثالوں سے تقوی کو سمجھائیں... کچھ اس طرح سے..

تقوی کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم نے انسان پر جن امور کو فرض کیا ہے انسان انھیں انجام دے یعنی واجبات کو ادا کرے اور محرمات سے پرہیز کرے ۔یہ تقوی کا پہلا مرتبہ ہے ۔تقوی ایک ایسی صفت ہے کہ اگر کسی قوم کے دل میں گھر کر لے تو اس صورت میں وہ قوم اس مضبوط قلعے کی مانند ہو جاتی ہے جس میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا ۔

عام طور پر جب تقوی کا تصور ذہن میں آتا ہے تو ساتھ ساتھ نماز ، روزہ ، عبادت ، دعا وغیرہ کی تصویر بھی ابھر آتی ہے ۔ صحیح ہے کہ یہ تمام مذکورہ امور تقوی کے دائرے میں آتے ہیں لیکن انہی کو تقوی سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ تقوی یعنی اپنے امور کی نگہداری کرنا یعنی اگر انسان کوئی فعل انجام دے رہا ہو تو جانتا ہو کہ کیا کر رہا ہے ۔ اگر کسی فعل کو انجام دے تو اپنے ارادے ، فکر اور حسن انتخاب سے

انجام دے ۔ بالکل اس طرح جس طرح کوئی گھوڑ سوار گھوڑے پر سواری کرتے وقت اپنی منزل اور مقصد سے آگاہ ہوتا ہے ۔

اگر سوال ہو کہ تقوی کیا ہے اور اس کو زندگی کے مختلف گوشوں میں کس طرح رچایا بسایا جا سکتا ہے ؟ تو جواب یہ دے سکتے ہیں..

تقوی سے مراد یہ ہے کہ گناہ، خطا، صراط مستقیم سے انحراف، ھوی و ہوس سے اجتناب کیا جائے اور خدا کی طرف سے عائد شدہ احکام پر عمل پیرا رہا جائے ۔ زندگی کے تمام مختلف شعبوں میں اسی وقت کامیاب اور سرفراز ہوا جا سکتا ہے جب باتقوی زندگی گذاری جائے۔ تقوی ہر کامیابی کا راستہ اور ضمانت ہے ۔ تقوی فقط دین سے مربوط نہیں ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ دینی تقوی، واضح اور روشن ہے ۔

المختصر کہ تقوی یعنی یہ کہ اپنی ذات سے صادر ہونے والے تمام امور پر سخت نظر رکھی جائے ۔ کوئی بھی قدم اٹھایا یا فیصلہ لیا جائے تو یہ خیال مدنظر رہے کہ کہیں اس سے خود یا دوسرے افراد یا معاشرے کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا ہے ۔ تقوی کے ذریعے دنیاوی عزت کے ساتھ ساتھ امور دنیا سے متعلق علم بھی خداوند عالم کی جانب سے عنایت کر دیا جاتا ہے ۔ باتقوی معاشرہ کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ ایسے معاشرے کی فضا سالم، محبت آمیز اور حسد و نفاق و تعصاب سے پاک ہوتی ہے...
اس تفصیلی جواب درکار ہے جو یہاں دینا فی الحال ممکن نہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلامُ علیکم، میرا سوال یہ ہے کہ یہ کائنات صرف مولا نبی محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں خلق ہوئی ہے یہ پنجتن پاک کے صدقے میں خلق ہوئی ہے جِس میں مولا علیؑ جنابِ فاطمہ (س) مولا حسن (ع) اور مولا حسین (ع) بھی شامل ہیں، گزارش ہے کہ قرآن مجید سے جواب بتائے؟

جواب : سلام، اگر ہر شے قرآن مجید سے چاہیے تو پھر عمر بن خطاب کی طرح حسبنا کتاب اللہ کا نعرہ بلند کر کے حدیث رسول اور سیرت معصومین علیہم السلام کو خیرباد کہہ دیا جانا چاہیے.

جبکہ قرآن تو خود اپنی تشریح کے لیے محمد و آل محمد علیہم السلام کا محتاج ہے.

اگر سوال کا مقصد اہل سنت کو ثابت کرنا ہے تو پھر اس کا مختصر جواب دے دیتا ہوں.

عبداللہ بن عباس سے مروی حدیثِ قدسی کا مضمون ملاحظہ کریں:

وعزتي وجلالي لولاک ما خلقت الجنّة ولولاک ما خلقت الدّنيا

’میری عزت و عظمت کی قسم، اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو جنت کو بھی پیدا نہ کرتا اور اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو پھر دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔

حوالہ : ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، 5: 227، رقم: 8031

ایک اور حدیث جسے بہت سے اہل سنت محدثین نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے

لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡأَفۡلَاکَ

'محبوب ! اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو کائنات ہست و بود کو بھی وجود میں نہ لاتا

امام عجلونی نے اسے کشف الخفاء، 2: 214، رقم: 2123

اور امام آلوسی نے تفسیر روح المعاني، جلد1، صفحہ 51

معروف اہل سنت مفسر امام آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں اس حدیث کو بیان کیا ہے پھر اسی روایت کو سورۃ الفتح کی آیت إِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِينًا میں ''لَکَ''کی تفسیر میں لکھا کہ

أن لام (لَکَ) للتعليل و حاصله أظهرنا العالم لأجلک و هو في معني ما يرونه من قوله سبحانه (لولاک لولاک ما خلقت الأفلاک).

یعنی لَکَ میں لام تعلیل کے لئے ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ ہم نے عالم کو آپ (ص) کی خاطر بنایا.. اس کے یہ معنی اللہ کے اس ارشاد میں بیان ہوا ہے کہ اے حبیب ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا۔''

حوالہ: آلوسي، تفسير روح المعاني، 26: 129

اسی طرح حضرت جابر سے بھی اہل سنت منابع میں یہ حدیث موجود ہے..

قلت: یا رسول اللہ ! بأبی أنت و أمی ! أخبرنی عن أوّل شئ خلقه اللہ تعالی قبل الأشیاء، قال: یا جابر ! إن اللہ تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نوره، فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء اللہ تعالی، ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم، ولا جنة ولا نار، ولا ملک، ولا سماء ولا أرض، ولا شمس ولا قمر، ولا جني ولا انسي، فلما أراد اللہ تعالی أن یخلق الخلق، قسم ذالک النور أربعة أجزاء: فخلق من الجزء الأوّل القلم، و من الثانی اللوح، ومن الثالث العرش، ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأوّل حملة العرش، و من الثانی الکرسی، و من الثالث باقی الملائکة، ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأوّل السموت، ومن الثانی الأرضین، و من الثالث الجنة والنار...

’’میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے کیا چیزپیدا فرمائی؟ حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جابر ! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اس نے نور کے فیض سے)پیدا فرمایا، پھر وہ نور مشیتِ ایزدی کے مطابق جہاں چاہتا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا، نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھا اور نہ انسان۔ جب اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ مخلوقات کوپیدا کرے تو اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کردیا: پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ پھر چوتھے حصے کو چار

حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے۔ پھر چوتھے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے سے آسمان بنائے، دوسرے سے زمین اور تیسرے سے جنت اور دوزخ۔۔۔۔''

حوالہ: قسطلانی، المواھب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 71.. بروایت امام عبدالرزاق

اسی طرح سے اہل سنت میں کنت نبیا و آدم بین الروح و الجسد یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح و جسم کے درمیان تھے.. موجود ہے...

اور شیعہ منابع میں تو یہ یقینی امر ہے کہ تخلیق کائنات کی وجہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں جس کی یہاں تکرار ضروری نہیں کیونکہ ہر شیعہ پر یہ واضح ترین بات ہے۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: قصص العلما میں لکھا ہے کہ شیعہ فقہا ایسے بھی تھے جو اس قدر مطالعہ کرتے تھے کہ اگر استنجا خانہ میں بھی جاتے تو بھی کتاب انکے ہاتھ میں ہوتی ۔۔ کیا کتب کا ساتھ لے جانا صحیح عمل تھا جبکہ ان میں مقدس کلمات موجود ہو؟

جواب : سلام، اولاً تو اس میں کوئی شرعی مسئلہ نہیں ورنہ بیت-الخلا میں جانے پر دعائیں وارد نہ ہوتیں۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام، نماز میں سجدا کرتے وقت یا دعا کرتے وقت آنکھیں بند کرنے کا کیا حکم ہے (رہنمائی فرمائیں)و سلام،

جواب : سلام، اگر خشوع مقصود ہو تو کوئی مسئلہ نہیں.

سوال: امام علی نقی ع کے بیٹے حضرت جعفر الذکی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے امامت کا دعوہ کیا....اس میں کتنی حقیقت ہے؟؟؟

جواب: یاد رکھیں کہ دین خدا ہر مومن اور مومنہ سے قربانی چاہتا ہے یعنی ہر چیز کی ایک پرائز ہوتی ہے جنت اور اللہ کی رضا کی بھی ایک پرائز ہے ،یہ الفاظ میرے نہیں بلکہ قرآن کے ہیں یعنی سورہ توبہ کہ جس میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ نے خرید لیا مومنین سے اُن کا مال اور جان، جنت کے بدلے میں ۔۔ اور دیکھا جائے تو سب سے بڑی قربانی عزت کی ہوتی ہے جو جان و مال سے کہیں بڑھ کر ہے ۔ زندہ ہو اور طعنے سن رہے ہو۔گالیاں سن رہے ہو اور سب براداشت کر رہے ہو فقط مرضی پروردگار کی خاطر ۔۔

خاندان رسالت میں تین آدمی ایسے ہیں جنھوں نے اپنی عزت قربان کر کے اہل بیت ؑ کو محفوظ کیا ہے

،

پہلے کا نام ہے ابوطالب ؑ، اگر ایمان کا اظہار کر کے مسلمان مشہور ہو جاتے تو جو وہ رسول اللہ کو پروٹیکشن دے رہے تھے وہ نہ دے پاتے ۔ اس وقت کفار مکہ اسی تذبب میں تھے کہ ابوطالب ہے تو ہمارے جیسا اور یہ رسول کو پناہ دیا ہوا ہے تو آخر کیسے اس کو نقصان پہنچائیں ۔ المختصر کہ حکیم بطحا جناب ابوطالب ؑ نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھ کر مشرکین مکہ کی مکاریوں سے رسول خدا کو محفوظ رکھا۔

دوسری بڑی شخصیت ہے حضرت محمد حنفیہ کی ۔۔

کربلا کے واقعہ کے بعد یزیدیت کی ساری توجہ امام سجادؑ کی طرف تھی کہ اب یہ امام ہے، لیکن محمد حنفیہ نے اعلان کر دیا کہ میں امام ہوں، اب یزید بڑا خوش ہوا کہ خاندان میں ہی پھوٹ پڑ گئی یعنی سجاد کے مقابلے میں مجھے آنے کی ضرورت نہیں کہ اس کے مقابلے میں تو خود اس کا چچا آگیا ہے تو ایسے محمد حنفیہ نے یزید کی ساری توجہ اپنی طرف مرکوز کر لی تاکہ امام سجادؑ محفوظ ہو جائیں۔ اور بھرپور انداز میں عزاداری سید الشہدا برپا کریں اور امامت کا کام جاری رکھیں۔

اور تیسری شخصیت جعفر تواب کی جو جھوٹے دعویٰ امامت کی وجہ سے تاریخ میں کذاب مشہور ہوئے۔

تو مومنین و مومنات جب گیارہویں امام کو جو زہر دے کر شہید کیا گیا تو اس سے ایک دن پہلے خلیفہ نے مکمل تسلی کی کہ گیارہویں امام کی کوئی اولاد تو نہیں، گھر میں خواتین بھیجی گئیں کہ یہ دیکھو کہ کہیں گھر میں کوئی اور عورت تو حاملہ نہیں کیونکہ سب نے سن رکھا تھا کہ جب بارہواں آئے گا تو ظالمین کا خاتمہ کرے گا تو دیکھا جائے کسی عورت میں پیدائش کے آثار تو نہیں ۔۔ اسی وجہ سے دسویں امام نے بی بی نرجس خاتون کو گھر میں رکھا ہی نہیں، انہیں گھر کے بیسمنٹ میں اس طرح رکھا کہ ولادت امام مہدی کے وقت بی بی کو سامنے کے دروازے سے بھی اندر نہ بلایا گیا بلکہ حکیمہ خاتون کے گھر کے اندر ہی اندر سے بلایا گیا اور جیسے ہی آئیں ویسے ہی فوراً بیسمنٹ میں بھیج دیا گیا اور ساری زندگی وہاں رہیں اور وہیں انتقال ہوا۔ تو امام مہدی کو محفوظ رکھنے کے لئے جعفر تواب نے بارہواں امام ہونے کا دعویٰ کیا اور خلیفہ کو یقین دلانے کے لیئے اس سے ملاقاتیں بھی کرتے تھے اور اس سے پیسے بھی

لیتے تھے تاکہ اسے یقین آجائے کہ یہ وہ والا بارہواں تو ہے نہیں جس کے بارے میں رسول کہہ گئے اور خلیفہ کو اس سے کوئی خطرہ ہو

یعنی یہ تو خلیفہ سے تعلقات بناتا ہے ہر وقت دربار میں آتا جاتا ہے اور یہ سلسلہ تقریباً دس سال تک چلتا رہا کہ جعفر بارہواں امام ہے ،،بہت سے شیعہ بھی ان کو امام ماننے لگے کہ دسویں کے بیٹے ہیں گیارویں کے بھائی ہیں ۔ اور جعفر تواب نے کہا کہ میرا بڑا بھائی لاولد تھا اور اس کی کوئی اولاد نہیں ، ساری انٹینشن اپنی طرف کروالی ، دس سال گزر گئے اور خلیفہ بھی مرگیا پھر انہوں نے بتایا کہ اصل امام کون ہے اور یہ میں نے دعویٰ کیوں کیا ۔۔

تو یہ تھا مختصر تعارف کہ جناب ابو طالب ؑ نے کیوں اپنے ایمان کو مشرکین مکہ سے مخفی رکھا ، آخر کیا حکمت تھی اور جناب ابوطالب ؑ کی طرح اور کون سی شخصیات تھیں جنہوں نے اپنے جد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی عزت و آبرو دفاعِ امامت میں قربان کردی ۔۔

والسلام، ابوعبداللہ

سوال: سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، تحفہ کریم پیر مولا علی علیہ السّلام مدد

نماز قائم کرنے اور نماز پڑھنے میں کیا فرق ہے؟

کلام الہی قرآن مجید بعض آیات میں ارشاد خداوندی ہے

نماز قائم کرو زکوٰۃ دو

لیکن سورۃ الکوثر میں ہے، بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ،اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ(1)، فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ(2)، اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ(3)، فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ(2)

قبلہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ سے کیا مراد ہے اور نماز قائم کرنے سے کیا مراد ہے؟ جزاک اللہ خیرا کثیرا

جواب: سلام، مختصریہ کہ نماز قائم کرنے سے مراد لوگوں کو نماز کی جانب بلانا یعنی امر بالمعروف کرنا ہے. مطلب اپنے حد تک عمل صالح کو انجام دینا دین نہیں بلکہ دین معاشرتی ہے تو دیگر کو بھی عمل صالح کی طرف بلانا قیام کرنا ہے.

اس قائم کرنے میں سب سے اہم ولایت معصومین علیہم السلام سے دیگر افراد کو روشناس کرنا بھی ہے.

وانحر کی تفسیر کو مختصر کرکے یہی کہا جا سکتا ہے کہ نعمت کے ملنے پر اس کے شکر پر قربانی کرنا ہے یعنی راہ خدا میں انفاق کرنا. کیونکہ خداوند عالم سے رابطہ خلق خدا سے رابطہ پر مقدم ہے تو قربانی کے ذریعے محروم ونادار افراد کا خیال رکھنا ہے.

تفسیر مجمع البیان میں اس متعلق یہ بھی بیان ہوا ہے کہ روایات کی بنیاد پر (وَ اِنْحَرْ) سے مراد یہ ہے کہ نماز میں تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو کان کے نیچے گردن پہ اس جگہ تک بلند کرنا جو قربانی کی جگہ ہے اور یہ نماز کی زینت ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام، بھائی میرا سوال ہے کہ جب ابو بکر عمر اور عثمان کی خلافت میں مولا علی علیہ اسلام کیا ان کے پیچھے نماز پڑ ھی تھی اگر پڑ ھی تھی تو یے لوگ عادل تھے اگر نہیں پڑ ھی تھی تو کہاں پڑھتے تھے؟ اگر جماعت سے الگ پڑھتے تو لوگوں کے دماغ میں خیال ضرور آئے ہونگے کے ساری زندگی کہنے والا باجماعت کے ساتھ نماز پڑھو کہ بہت بڑا ثواب ہے اور سنت بی. اور آج وہ ئی الگ پڑھ رہا ہے، اور اس بات کی وجہ سے اگر گھر میں پڑھ تے ہونگے تو پھر سے وہ ہی سوال آئیگا مسجد نبوی میں پڑھنے کا ثواب؟(رہنمائی فرمائیے)وسلام

جواب: وعلیکم السلام، پہلے ہمیں اہل سنت کی صحیح روایات سے دکھایا جائے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے ان حضرات کی اقتدا میں نماز ادا کی ہو.

نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا یا اسے مسجد النبی میں پڑھنا ایک مستحب عمل ہے جس سے اس سوال کو موضوع بنایا ہی نہیں جا سکتا.

اور جہاں تک جماعت کے ساتھ پڑھنے کا مسئلہ ہے تو ممکن ہے کہ امیرالمومنین نے دیگر قریبی اصحاب کے ساتھ جماعت پڑھی ہو.

جہاں تک ان حضرات کی عدالت کا مسئلہ ہے تو اس پر امیرالمومنین علیہ السلام کا واضح ترین موقف خود اہل سنت کی معتبر کتابوں میں موجود ہے.

مثال کے طور پر..

صحیح مسلم کے باب الفی کی کتاب الجہاد والسیر میں حدیث نمبر 3302 ملاحظہ فرمائیں

فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا

ترجمہ: کہ اے علی آپ ہم دونوں کو (ابوبکر و عمر) جھوٹا، گناہگار، غدار اور خائن کیوں سمجھتے ہیں؟

یہ عمر بن خطاب کا اقرار ہی اس پر دلیل ہے کہ امیرالمومنین کا ان منافقین کے بارے میں کیا مؤقف تھا.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام علیکم۔۔۔۔لڑکی کے نکاح کرنے کے بارے ایک لفظ استعمال ہوا ہے زیادہ تر کہ ہم کفو کے ساتھ نکاح کرے۔۔۔۔اس میں ہم کفو سے کیا مراد ہے؟ اور یہ ہم کفو آیا والدین معین کریں گے یا خود لڑکی۔۔۔کیا اسلام نے ہم کفو معین کیا ہے؟

جواب: سلام، اسلامی تعلیمات میں، شریک حیات کے انتخاب کے سلسلہ میں، خداوند متعال پر توکل اور شریک حیات کو انتخاب کرنے میں دقت اور کافی توجہ کرنے کی سفارش کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں کئی معیار بیان کئے گئے ہیں جن میں سے بعض اصلی ہیں اور بعض فرعی ہیں۔

بعض اصلی معیار یہ ہیں: ایمان، شراب نوشی جیسے گناہوں سے دور ہونا، حسن اخلاق کا مالک ہونا اور میاں بیوی کا آپس میں کفو ہونا۔

ازدواج میں شرعی لحاظ سے کفو ہونے کے معنی یہ ہیں کہ میاں بیوی کا اسلام یا ایمان کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ہم سطح اور ہم پلہ ہونا اور اس سلسلہ میں آپس میں زیادہ تفاوت نہ رکھتے ہوں۔ اگر چہ یہ دعوی نہیں کیا جاسکتا ہے کہ یہ ہم پلہ یا ہم سطح ہونا ہر دو طرف سے مساوی اور ایک ہی رتبہ پر ہوں کیونکہ انسانوں میں ایمان اور اسلام کے قوی اور ضعیف مراتب ہوتے ہیں، اسی لحاظ سے ازدواج میں کفو کا مفہوم نسبتی ہے۔

فقہ کی کتابوں میں، کفو شرعی کے ساتھ کفو عرفی کا بھی ذکر آیا ہے، لیکن کفو عرفی کی رعایت کرنا ضروری نہیں ہے، مگر جہاں پر لڑکی میں فکری رشد و بالیدگی نہ پائی جاتی ہو اور اس کے لئے اس کا ولی شوہر کا انتخاب کرتا ہے۔

کفو عرفی، یعنی، عورت اور مرد اجتماعی حیثیت سے آپس میں متناسب ہوں۔ جیسے، عمر اور خاندانی لحاظ سے۔۔۔

بہرحال، ازدواج میں کفو کے معنی کے بارے میں کفو شرعی اور کفو عرفی میں جو چیز مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دینی لحاظ سے مرد اور عورت کا ہم پلہ اور ہم پایہ ہونا، مذہبی اور اخلاقی شرائط کا ہونا نہ یہ کہ مادی اور مال مسائل میں ہم پلہ ہوں۔

امام صادق (ع) ازدواج میں کفو کے بارے میں فرماتے ہیں: کفو اور ہم پلہ ہونا اس معنی میں ہے کہ مرد صاحب عفت اور پاک دامن ہو اور خاندان کے اخراجات کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: ہم لوگ دو اکٹھی نمازوں کو ترجیح و تبلیغ کرتے ہیں۔۔۔جبکہ مولا کا فرمان اور ہے اس پر روشنی ڈالیے گا

جواب: سلام، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فضیلت رکھتا ہے.

اس سلسلے میں علماء فرماتے ہیں کہ نمازوں کو ملانا اب شعائر تشیع بن گیا ہے تو اس وجہ سے اجتماعی طور پر نمازوں کو ملا کر ہی ادا کیا جاتا ہے.

شعائر کی الگ سے بحث ہے جس کی یہاں ضرورت نہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلام علیکم، آغا جان ایک سوال ہے جو میرے اور میری وائف کہ بہت بڑا سبب بنا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ میری وائف کہتی ہے کہ قرآن اس سے بات کرتا ہے یعنی روز مرہ کی زندگی کہ بارے میں اسے آگاہی دیتا ہے اور وہ بطور دلیل اس پر مولا علیؑ کا خطبہ نہج البلاغہ سے پیش کرتی ہے اور قرآن کہ ترجمہ وہ اپنے مطلب نکالتی ہے جب کہ میں اسے یہ حدیث پیش کرتا ہوں کہ جو ہمارے ہاں بہت مہشور ہے قرآن و اہلبیتؑ کہ اگر ایک کو بھی چھوڑا تو گمراہ ہوجاؤ گے اور مجلس میں بھی سنا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب خاموش ہے اور ہم ناطق قرآن ہے۔ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں

جواب: سلام، اپنی زوجہ سے کہیں کہ اگر قرآن ان سے بات کرتا ہے تو الم، کھیعص اور دیگر حروف مقطعات کے بارے میں قرآن سے اس کی تشریح لے کر ہمیں بھی مستفید فرمائیں.
کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ ان حروف کے کیا معنی ہیں. 🙂
قرآن کو سمجھنے کے لیے اہل بیت کا دامن تھامنا ناگزیر ہے.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال : سلام! ابو عبداللہ بھائی!

یہ حدیث کیا صحیح سند سے ثابت ہے؟ "من احبّ ان ینظر الی آدم فی علمہ و الی نوحٍ(ع) فی تقواہ و ابراھیم فی حلمہ و الی موسی فی عبادتہ فلینظر الی علی بن طالب ع۔ "

ایک اہلسنت عالم نے اس کی تحقیق کی ہے؟؟؟

جواب : سلام، میں نے اس کا رجالی آپریشن ابھی کیا نہیں کچھ مصروفیات کی بنا پر لیکن مختصر جواب دیتا ہوں کہ سند کا ضعف تب ختم ہو جاتا ہے جب اس کا متواتر ہونا ثابت ہو جائے.

اور یہ روایت کئی طریق سے اہل سنت منابع میں موجود ہے.

مثال کے طور پر.. تاریخ دمشق، ینابیع المودۃ، البدایہ والنہایہ، ابن مغازلی کی کتاب مناقب، کفایۃ الطالب، شرح نہج البلاغہ، فرائد السمطین اور یہاں تک کہ امام ذہبی نے اسے اپنی کتاب میزان الاعتدال میں درج کیا ہے.

اب اگر یہ اسقدر موضوع حدیث تھی تو پھر اتنے علماء کا اسے درج کرنا کیوں ضروری تھا؟

انشاءاللہ توفیق رہی تو اس پر تحریر لکھوں گا.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی شادی ہوئی ہے؟؟ اگر شادی ہوئی ہے تو آپ کی اولاد کہاں ہے۔؟؟

جواب: سلام، پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ امام مہدی (عج) کا شادی کرنا یا شادی نہ کرنا، یہ ہمارے اعتقادات کا جزء نہیں ہے، بلکہ یہ امام کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے.

روایات میں بھی اس بارے میں کچھ ذکر نہیں ہوا اور خود آئمہ نے بھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کی، اور جن لوگوں نے غیبت کے دوران ان حضرت سے ملاقات کا شرف بھی پایا ہے تو ان لوگوں کے ذہن میں اتنے سوالات اور اتنے مسائل تھے کہ انکے ذہن میں اس طرح کے سوالات بالکل ہی نہیں آئے.

غیبت صغری میں بھی امام (عج) کے خاص نائبان اور نمائندوں سے بھی اس بارے میں کوئی بات سنی نہیں گئی.

المختصر کہ بعض علماء آقا مھدی (عج) کی شادی کے قائل ہیں اور بعض نہیں.

بعض جو شادی کے قائل ہیں، وہ اپنی دلیل میں بعض روایات کو ذکر کرتے ہیں، جیسے مفضّل ابن عمر نے امام صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ امام نے فرمایا کہ:

انکی جگہ کے بارے میں انکی کسی اولاد اور دوسروں کو کچھ پتا نہیں ہے۔

اس روایت میں جب حضرت مہدی (ع) کے زندگی کرنے کی جگہ کے بارے میں بات ہوتی ہے تو امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ اسکے بارے میں کسی کو بھی پتا نہیں ہے حتی انکی اولاد کو بھی پتا نہیں ہے، پس معلوم ہوتا ہے کہ ان امام کی اولاد ہے اور اولاد ہونا خود اس بات کی علامت ہے کہ انھوں نے شادی بھی کی ہے۔

یہی روایت کتاب الغیبت نعمانی میں بھی نقل ہوئی ہے، اس فرق کے ساتھ کہ اس کتاب میں لفظ ولد کی جگہ پر لفظ ولی آیا ہے:

ولا يطّلع علي موضعه أحد من وليّ ولا غيره

یہ روایت سند کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا ایک راوی ابراہیم ابن مستنیر ہے اور دوسری جگہ پر عبد اللہ ابن مستنیر ذکر ہوا ہے اور دونوں مجہول ہیں۔

ان سب کی روشنی میں عصر غیبت میں امام زمان (عج) کی شادی پر استدلال کرنا بہت مشکل بلکہ بہت بعید نظر آتا ہے۔

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد کتنی ہیں فرزند و بٹیاں؟؟؟

جواب: سلام،
امام کاظم علیہ السلام کی اولادیں کتنی تھیں اس پر اختلاف پایا جاتا ہے.

شیخ مفید علیہ الرحمہ اپنی کتاب الارشاد میں امام کاظم علیہ السلام کی اولادوں کی تعداد 37 ذکر کرتے ہیں.

بیٹوں کے نام یہ ذکر کرتے ہیں:

- علی بن موسی رضا علیہ السلام
- ابراہیم بن موسی بن جعفر المعروف ابراہیم جزاز
- احمد بن موسی بن جعفر المعروف شاہ چراغ
- اسحاق بن موسی بن جعفر
- حسین بن موسی بن جعفر
- حمزہ بن موسی بن جعفر

- زید بن امام کاظمؑ المعروف زید النار
- عبداللہ بن موسی بن جعفر المعروف عبداللہ عَوکَلانی
- قاسم بن موسی بن جعفر
- محمد بن موسی بن جعفر، سید میر محمد عابد
- اسماعیل بن موسی بن جعفر
- ہارون بن موسی بن جعفر
- عباس بن موسی بن جعفر
- جعفر بن موسی بن جعفر
- عبیداللہ بن موسی بن جعفر
- حسن بن موسی بن جعفر
- فضل بن موسی بن جعفر
- سلیمان بن موسی بن جعفر

اور بیٹیوں کے نام یہ ذکر ہیں :

- حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا
- فاطمہ صغری المعروف بی بی ہیبت
- حکیمہ بنت امام کاظم
- رقیہ بنت موسی بن جعفر
- ام أبیھا بنت موسی بن جعفر
- رقیہ صغری بنت موسی بن جعفر
- کلثوم بنت موسی بن جعفر
- ام جعفر بنت موسی بن جعفر
- لبابہ بنت موسی بن جعفر
- زینب بنت موسی بن جعفر
- خدیجہ بنت موسی بن جعفر
- علیہ بنت موسی بن جعفر
- آمنہ بنت موسی بن جعفر
- حسنہ بنت موسی بن جعفر

- بریہہ بنت موسی بن جعفر
- عایشہ بنت موسی بن جعفر
- ام سلمہ بنت موسی بن جعفر
- میمونہ بنت موسی بن جعفر
- ام کلثوم بنت موسی بن جعفر

حوالہ : شیخ مفید، الارشاد، ج ۲، ص ۲۴۴

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: امام علی علیہ السلام کی بٹیاں کتنی ہیں؟؟ اور کیا امام علی علیہ السلام کی شادی قوم جنات میں بھی ہوئی ہے؟؟؟

جواب : سلام، تاریخ میں امیرالمومنین علیہ السلام کی بیٹیوں کی تعداد 18 ملتی ہے جن کے نام یہ ہیں.

- زینب کبریٰ
- زینب صغریٰ بہ نام ام کلثوم
- رملۃ کبریٰ
- ام الحسن
- نفیسہ

- رقیہ صغریٰ
- رملۃ صغریٰ
- رقیہ کبریٰ
- میمونہ
- زینب صغریٰ
- ام ھانی
- فاطمہ صغریٰ
- امامہ
- خدیجہ صغریٰ
- ام کلثوم
- ام سلمہ
- حمامہ
- ام کرام

اور جہاں تک جنات میں امیرالمومنینؑ کی شادی کا سوال ہے تو اس سلسلے میں مجھے کوئی روایت نظر سے نہیں گزری

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا شجرہ نسب کیا ہے اور کچھ وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں اور حوالہ جات ضرورت تحریر فرمائیں

جواب: سلام، یہ سوال دراصل اہل سنت کی جانب سے اٹھایا جاتا ہے تاکہ اہل بیت علیہم سے منافق اصحاب کی محبت کو ثابت کرا کر اپنی شخصیات کو بچایا جا سکے.

مختصر جواب میں پہلے امام صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا تعارف پھر اہل سنت اعتراض پر جواب دیتا ہوں.

جنابِ ام فروہ حضرت امام صادق (ع) کی والدہ اور امام باقر علیہ السلام کی زوجہ تھیں۔

جن کا پورا نام اس طرح ہے:

ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر

جنابِ ام فروہ کے والد قاسم، امام سجاد علیہ السلام کے قابل اعتماد اصحاب میں شمار ہوتے ہیں. اور وہ اس وقت میں فقیہ کے نام سے مشہور تھے.

جنابِ ام فروہ کا ایشو اہل سنت شیعہ کتاب کشف الغمہ میں ایک روایت کے تحت ابوبکر کی شخصیت کو محترم بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس میں امام صادق علیہ السلام سے منسوب ایک قول: ولدنی ابو بکر مرتین یعنی میں ابو بکر سے دو بار متولد ہوا ہوں موجود ہے اور اسی حدیث میں ابوبکر کے ساتھ

صدیق کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے. اور معاذاللہ امام صادق ابوبکر کی اس نسبت سے فخر محسوس کیا کرتے تھے. اب یہاں جلدی سے اس حدیث کا ردپیش کرتا ہوں...

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ یہ مرسلہ روایت ہے کیونکہ اس کا راوی عبد العزیز جنابذی ہے اور اس نے روایت کو سند کے بغیر امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے.

اب دوسری بات یہ کہ جنابذی ایک سنی راوی ہے اور اس کے ثبوت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس نے روایت میں ابوبکر کے ساتھ صدیق لقب استعمال کیا ہے جبکہ مکتب تشیع میں یہ واضح ترین ہے کہ صدیق و فاروق کے القابات فقط اور فقط امیرالمومنین علیہ السلام کے لیے مخصوص ہیں جو قطعاً کو شیعہ کسی دوسرے کے لیے استعمال نہیں کر سکتا. اور ان القابات کا امام علی علیہ السلام سے ہونا خود کتب اہل سنت سے ثابت ہے.

المختصر کہ یہی روایت اہل سنت میں بھی ذکر ہوئی ہے جیسے ذہبی، مزی اور ابن عساکر نے نقل کیا ہے. اور مزے کی بات یہ ہے کہ خود اہل سنت میں یہ روایت مرسل ہے اور ایک جگہ جہاں پوری سند کے ساتھ ہے وہاں بھی اس کی سند میں حفص بن غیاث اور دوسری جگہ معاذبن مثنی موجود ہے جس کی روایات کو خود اہل سنت علماء رجال نے قبول نہیں کیا.

تو اس حدیث سے امام صادق علیہ السلام کا اپنی دادی زہرا (س) کا حق کھانے والے مردود شخص کو لے کر فخر کرنے کا دعویٰ فقط افسانے کے سوا کچھ نہیں.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: کیا کربلا میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شادی ہوئ تھی اگر ہاں تو کس کے ساتھ

جواب : سلام، مولا علی اکبر کی زندگی کے بعض پہلوؤں کے بارے میں مورخین میں اختلاف پایا جاتا ہے جن میں سے یہ ایک شادی اور پھر اولاد ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ بھی ہے.

بعض مؤرخین آپ کا زیارت نامہ جو کامل الزیارات میں موجود ہے اس سے ایک جملے کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کے صاحب اولاد ہونے کے قائل ہیں۔ اور اسی طرح شیخ کلینی اپنی کتاب فروع کافی میں امام رضا علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جو آپ کی ایک کنیز کے ساتھ شادی ہونے اور حسن نامی ایک بیٹے کی پیدائش سے خبر دیتی ہے۔

جب کہ بعض دوسرے محققین تصریح کرتے ہیں کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے اور امام حسین علیہ السلام کی نسل حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے چلی ہے۔

والسلام #ابوعبدالله

سوال: کیا امام کے متعلق کسی فضائل پر شک کر سکتے ہیں؟ کیا نبی یا امام کی ولادت باسعادت عام انسانوں جیسی ہوتی ہے یا اس میں فرق ہوتا ہے؟؟؟ کیا لفظ ظہور امام یا نبی کے ساتھ ولادت کی جگہ لگا سکتے ہیں؟؟؟

جواب : سلام،

فضائل آئمہ معصومین علیہم السلام اتنے بلند ہیں کہ جن کا احاطہ تک ممکن نہیں تو کجا یہ سوال کہ شک کیا جائے.

معصومین علیہم السلام کی ولادت با سعادت قطعاً ہم عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی لیکن ہمیں وہی الفاظ استعمال کرنا ہیں جو خود معصومین علیہم السلام نے اپنے لیے استعمال کیے ہیں.
یہاں پر میں اپنی اس تحریر سے اقتباس پیش کر دیتا ہوں جو میں نے امام علی علیہ السلام کی خانہ کعبہ میں ولادت پر لکھی تھی اور اسحاق مدنی کو رد کیا تھا...
ملاحظہ فرمائیں
سب سے پہلے تمہیدی طور پر اپنے مومنین و مومنات پر کچھ شفیق سا غصہ نکال دوں جو معصومین علیہم السلام کی ہر ولادت با سعادت کے موقع پر لفظ " ولادت " کو ظہور، ظہورِ پُرنور یا نزول سے بدل کر

یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اصل میں ادبِ اہل بیتؑ کا حق ادا کر رہے ہیں اور خود معصومینؑ علیہم السلام سے زیادہ ان کی عصمت و طہارت کے دفاع پر معمور ہیں جبکہ نادانی میں یہی الفاظ " مولودِ کعبہ " کے خلاف دشمن کو بولنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔۔۔ کہ دیکھا، شیعہ تو خود ظہور کے قائل ہیں نا کہ ولادت کے ۔۔۔ تو حضرت علیؑ کا مولودِ کعبہ نہ ہونا تو شیعوں کے درمیان ہی ثابت نہیں ! ! !

خدارا ہوش کے ناخن لیں اور اپنی عقیدت کو عقائد کے خلاف کھڑا نہ ہونے دیں۔ اس پر میں متعدد بار لکھ چکا ہوں کہ آخر کیوں ظہور پر نور جیسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں ۔

یہاں پر بس مختصر سا بیان کر کے تحریر کے اصل موضوع کی جانب آتا ہوں ۔

دیکھیئے مومنین و مومنات یقیناً آپ اہل بیت علیہم السلام سے عقیدت کے اظہار میں یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں، آپ کے اخلاص پر کسی قسم کا کوئی شک و شبہ ممکن نہیں پر خدارا سازشوں کو پہچان کر اس کا سد باب کریں ۔

ایک منظم سازش کے تحت ایسے الفاظ کو شیعوں میں رائج کیا گیا ہے جو خود کلامِ معصومینؑ کے صریحاً خلاف ہیں ۔ یاد رکھیں کہ دشمن کئی سالوں کی پلاننگ کرتا ہے پھر وقت آنے پر چوٹ ماری جاتی ہے۔

بے شک بے شک ۔۔ معصومین علیہم السلام کی ولادت قطعاً قطعاً ہم انسانوں جیسی نہیں ہوتی ! وہ ہر طرح کی نجاسات سے بالکل پاک اس دنیا میں تشریف لاتے ہیں ۔ اس عقیدے میں اگر کوئی شک

کرے تو میں اس کے ایمان پر شک کرنے میں دریغ نہیں کروں گا لیکن خدارا سمجھیں کہ دشمن کیسے حملے کرتا ہے۔

آج اس عظیم الشان فضیلت جو فقط آقا علیؑ کو حاصل ہے اس کے دفاع میں تحریر لکھنے کی نوبت آن پہنچی ۔۔ دیکھیئے ہم معصومینؑ سے زیادہ ان کی طہارت و پاکیزگی کے مدافع نہیں ہو سکتے اور جو الفاظ معصومینؑ استعمال کر دیں وہی ان کے ماننے والوں پر حجت ہو جاتے ہیں ۔ اور ہر جگہ پر معصومین علیہم السلام نے اپنی نوری پیدائش کو لفظ " ولادت " سے تعبیر کیا ہے ۔ اب اگر ہم ولایتِ معصومینؑ کے داعی ہیں تو ہم پر واجب ہے کہ معصومینؑ کے اس کلام پر کبھی سبقت نہ کریں جو ان کے پاک دہن سے ادا ہو چکے ہوں !

یاد رکھیں کہ لفظ ظہور کو رائج کرنے کے پیچھے یہ گھناؤنی سازش کی جاری رہی ہے کہ کسی طرح سے بھی امام مھدی (عج) کے وجود کا انکار کیا جائے کیونکہ امام کا ظاہر ہونا تب ہی ممکن ہے جب اس بات پر عقیدہ ہو کہ ان کی ولادت با سعادت ہو چکی ہے اور اب وہ خدا کے حکم سے غائب ہیں اور اذن خدا ہی سے وہ ظہور فرمائیں گے ۔۔۔۔ اب اگر اس لفظ ظہور کو جس پر عقیدہ شیعہ کھڑا ہو اسے اتنا عام کر دیا جائے کہ شیعہ ہر امام کی ولادت پر اس کو استعمال کریں تو دشمن کو یہ موقع مل جائے گا کہ دیکھا ہم تو کہتے تھے کوئی مھدی (عج) غیبت میں موجود نہیں کیونکہ شیعہ تو خود اپنے اماموں کی پیدائش پر ظہور استعمال کرتے ہیں تو ہم اہل سنت کا عقیدہ درست ہے کہ جس آخری منجی بشریت کا رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے وہ ابھی پیدا ہو گا نا کہ کہیں غائب ہے جو ظہور کرے گا۔۔

اور لگے ہاتھوں اس بات پر بھی ذہن سازی کی جائے کہ تمہارے آئمہ کی ولادت نہیں ظہور ہوتا ہے اور ظہور تو نور کا ہوتا ہے اور نور کا اگر ظہور ہے تو نور کو تو موت ہی نہیں آتی اب جو تم لوگ کربلا اور دیگر مقاماتِ مقدسہ پر جاتے ہو تو وہاں تو کوئی دفن ہی نہیں کیونکہ نور کو تو موت نہیں تو اس کی قبر کیسے بن سکتی ہے ؟؟ ۔۔ ساتھ ساتھ مولود ولادت سے نکلا ہے اور شیعہ تو ولادت مانتے ہی نہیں ان کے ہاں تو ظہور ہوتا ہے تو مولودِ کعبہ کا لقب ان کے ہاں بھی ثابت نہیں بلکہ انہیں تو ظہورِ کعبہ کہنا چاہیے ۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ اکبر

مجھے نہیں معلوم کے میں اپنی بات کتنی حدتک سمجھا سکا ہوں ۔۔ لیکن خدارا اتنے جری کبھی نہ بنیں کہ اہل بیت علیہم السلام کے ادا کیے گئے الفاظ پر اپنے عشق کو وجہ قرار دے دیں کہ یہ لفظ زیادہ بہتر ہے اور وہ نہیں (معاذ اللہ) جبکہ ہمارا قطعی عقیدہ ہے کہ معصومین علیہم السلام کی ولادت قطعاً ہم عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی لیکن ولایت کی زنجیر سے بندھے ان کے پیروکارو کو وہی لفظ استعمال کرنا ہے جو معصومینؑ نے ہمیں تعلیم کیا ہے !

والسلام #ابو عبداللہ

سوال: اسلام علیکم، قبلہ آپ سلامت رہیں۔ مولا حسین علیہ السلام کو ابا عبداللہ کیوں کہا جاتا ہے؟اور میں سنا ہے کہ مولا حسن علیہ السلام کے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا جو کربلا میں شہید ہوئے تھے اور انکی عمر 5 سے 6 سال تھی۔ وضاحت سے بیان فرما دیں۔

جواب: سلام، عرب معاشرے میں عرب اپنے بچے کی پیدائش کے وقت سے ہی عام طور پر اسے عرفی نام کے علاوہ کوئی دوسرا عرفی نام دیتے ہیں جس میں زیادہ تر صورتوں میں وہی نام ہوتا ہے جس کا عرفی نام میں ذکر کیا گیا ہو۔

مثال کے طور پر امام علی (ع) ابوالحسن ہیں اور ان کے بڑے بیٹے کا نام حسن (ع) یا امام صادق (ع) ابا عبداللہ ہے اور امام حسین (ع) جو ابا عبداللہ ہیں کیونکہ ان کے شہزادے مولا علی اصغر کا نام عبداللہ رضیع تھا. تو امام حسین علیہ السلام کی کنیت ابا عبداللہ ہوئی.

دوسری توجیہ یہ ہے کہ عبداللہ سے مراد خدا کا بندہ ہے اور چونکہ عاشورہ کے بعد آقا حسین علیہ السلام نے خدا کے دین کو اپنے خون سے بچایا اور آج کوئی بھی خدا کی عبادت کرتا ہے تو وہ خود امام حسین علیہ السلام کا مقروض ہے، اس لئے امام حسین (ع) تمام بندوں کے باپ ہیں، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام حسین (ع) تمام بندوں کے باپ ہیں، کیونکہ اسلام کا اعلان پیغمبر اکرم (ص) نے کیا تھا جو امام حسین (ع) کے جہادِ کربلا سے زندہ ہے اگر امام حسین (ع) کی قربانی نہیں ہوتی تو آج کوئی حقیقی مومن نہیں ہوتا. والسلام #ابو عبداللہ

سوال: جناب خدیجہ بنت امام علی علیہ السلام کی مختصر سوانح حیات بتا دیں۔

جواب: سلام، اس سلسلے میں آپ کتاب معجم أنصار الحسین - النساء - کی جلد 3 ملاحظہ فرمائیں جسے دائرة المعارف الحسینیة نے نشر کیا ہے. جوڈاکٹر شیخ محمّد صادق الکرباسی کی شاندار تصنیف ہے.
مختصریہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ تاریخ میں آپ کا پورا نام خدیجہ بنت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشیہ آیا ہے بعض ذرائع کے مطابق آپ 39 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئیں اور آپ س ایک بچہ بھی تھا. جناب خدیجہ نے عبدالرحمٰن بن عقیل ابن ابی طالب سے سنہ 53 ہجری میں شادی کی اور ان سے سال 54 ہجری میں سعید یا سعدپیدا ہوئے پھر 55 ہجری میں عاقل اور حمیدہ پیدا ہوئیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ واقعہ کربلا میں موجود تھیں اور آپ کے شوہر شوہر عبدالرحمٰن بن عقیل کربلا میں شہید ہوئے اور یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ کے بیٹے سعید اور عاقل بھی جنگ میں شہید ہو گئے۔ بعض ذرائع سے یہ بھی آیا ہے کہ جنابِ خدیجہ کو عاشورا کے بعد اسیر کر لیا گیا تھا اور پھر مدینہ واپس آگیا تھا. بعض کہتے ہیں کہ خدیجہ کی وفات سنہ 61 ہجری کے بعد مدینہ میں ہوئی اور البقیع میں دفن ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ فوت ہوئیں اور کوفہ میں دفن ہوئیں اور وہاں ان سے ایک مزار منسوب ہے۔ بعض نے اسیری کے سفر میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے امام زین العابدین علیہ السلام کی حفاظت کی خاطر اپنی جان ان پر قربان کی اور اسی میں اپنے بیٹے کو بھی درجہ شہادت پر وائز کروایا.

والسلام #ابوعبداللہ

سوال: سلام! سورہ انعام آیت 86 میں اللہ انبیاء کو سارے جہاں سے فضلیت دے رہا ہے تو مولا علی تمام انبیاء سے افضل کیسے؟

جواب: سلام، آیت مباہلہ میں امام علی علیہ السلام کے نفس رسول ہونا فضیلت و منزلت کے معنی میں ہے یعنی جو جو فضیلت اور کمالات رسول خدا (ص) کی ذات میں پائے جاتے ہیں وہ تمام فضیلت اور کمال مکمل طور پر امام علی (ع) کی ذات میں بھی موجود ہیں.
اگر رسول خدا معصوم ہیں تو ان کا نفس (امام علی) بھی ایسے ہی ہیں، اگر رسول خدا علم غیب جانتے ہیں تو ان کا نفس (امام علی) بھی ایسے ہی ہیں، اگر رسول اللہ (ص) امام الأنبیاء ہو کر تمام گزشتہ انبیاء سے افضل ہیں تو پھر امیرالمومنین علیہ السلام بھی باقی تمام انبیاء سے افضل قرار پائے، دوسرے فضائل اور کمالات بھی بالکل اسی طرح ہیں.
امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل اور کمالات میں سے رسول خدا (ص) کا نفس ہونا، یہ سب سے بہترین اور بالاترین فضیلت اور کمال ہے.

والسلام#ابوعبداللہ

سوال: السلام و علیکم، محترم قبلہ۔ یہ نیمہ شعبان المعظم کے اعمال میں عریضہ لکھنے کے بارے میں مہربانی کرکے اس پر روشنی ڈال دیں۔

جواب: عربی زبان میں عریضہ درخواست یا شکایت نامے کو کہتے ہیں اور اس کے لئے ہمارے ہاں اردو میں لفظ عرضی بھی بولا جاتا ہے لیکن روایات اہل بیت علیہم السلام میں عریضہ کے لئے رقعہ کا لفظ بولا گیا ہے اور یہ رقعہ کا لفظ بھی اردو میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے بزرگ خط یا چٹھی کو رقعہ کہا کرتے تھے۔

بہرحال لفظ رقعہ بولیں یا عریضہ بولیں دونوں کا ایک ہی مطلب ہے کہ زبان سے بولنے کی بجائے اپنے حالات کو لکھا جائے اور لکھ کر مانگا جائے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے بہت قریب ہے شہ رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہے، وہ ہمارے دلوں کے حال کو بھی جانتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبان سے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور روایات اہل بیت علیہم السلام سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ کو بندے کا مانگنا بہت پسند ہے۔ یقینا چھوٹی چھوٹی حاجت کو بھی اللہ سے مانگنا انسان کو اللہ کے سامنے منگتا اور فقیر بنا دیتا ہے اور یہ بہت ہی اعلیٰ صفت ہے جو کہ اللہ کو بہت پسند ہے۔

جس طرح اللہ سے زبان کے ذریعے دعا مانگی جاتی ہے اسی طرح روایات اہل بیت علیہم السلام میں یہ بات بھی موجود ہے کہ اپنے اللہ سے کاغذ میں لکھ کر بھی دعا مانگو ، اپنے سارے حالات کاغذ میں لکھو اور محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر اللہ سے لکھ کر حاجات طلب کرو۔

پس جس طرح یہ اعتراض غلط ہے کہ جب اللہ ہمارے دل تک ی بات کو سنتا ہے تو ہم زبان سے بول کر کیوں مانگیں اسی طرح یہ اعتراض بھی غلط ہے کہ جب اللہ ہماری حالت دیکھ رہا ہے تو ہم کیوں لکھ کر اس سے مانگیں۔

یہ طریقے اہل بیت علیہم السلام کے سکھائے ہوئے ہیں تاکہ انسان اپنے اللہ سے جڑا رہے اور ہر وقت ہر دم اپنی چھوٹی سی چھوٹی ضرورت میں بھی خود اللہ کا محتاج اور اس کا فقیر سمجھے اور مسلسل اپنے دل ، زبان اور لکھنے کے ذریعے اللہ سے مناجات کرتا رہے ۔

علامہ مجلسی رح نے اپنی کتاب بحار الانوار کی جلد 99 میں باب نمبر 10 اسی عنوان سے باندھا ہے محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر کاغذ پر لکھ کر اللہ سے حاجات طلب کرو ۔

اس باب علامہ مجلسی رح چند روایات اہل بیت علیہم السلام ذکر کی ہیں کہ جو ہم اس مقالہ میں ترجمہ کر کے مؤمنین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ۔ باب کا نام:

باب ۱۰ كتابة الرقاع للحوائج إلى الأئمة صلوات الله عليهم و التوسل و الاستشفاع بهم في روضاتهم المقدسة و غيرها

ترجمہ: باب 10: حاجات کے لئے آئمہ علیہم السلام کی طرف عریضے لکھنا اور ان سے توسل و طلب شفاعت کرنا ان کے مقدس روضوں وغیرہ میں

اس باب میں کچھ روایات ایسی ہیں کہ جن میں عریضہ (رقعہ) کے اندر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جارہی ہے اور اہل بیت علیہم السلام سے شفاعت کی حاجت مانگی جا رہی ہے اور کچھ ایسی روایات بھی ہیں کہ جن میں اللہ سے حاجات طلب کی جا رہی ہیں اور واسطہ محمد و آل محمد علیہم السلام کا دیا جا رہا ہے یعنی اللہ کو عریضہ لکھا جا رہا ہے۔

پہلی روایت امام صادق علیہ السلام سے:

عریضہ(رقعہ) میں اہل بیت علیہم السلام سے شفاعت مانگنا

وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَلَّ عَلَيْهِ رِزْقٌ أَوْ ضَاقَتْ مَعِيشَتُهُ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ مُهِمَّةٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ فَلْيَكْتُبْ فِي رُقْعَةٍ بَيْضَاءَ وَ يَطْرَحْهَا فِي الْمَاءِ الْجَارِي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ تَكُونُ الْأَسْمَاءُ فِي سَطْرٍ وَاحِدٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ سَلَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوسَى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْقَائِمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ رَبِّ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ الْخَوْفُ فَاكْشِفْ ضُرِّي وَ آمِنْ خَوْفِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ نَبِيٍّ وَ وَصِيٍّ وَ صِدِّيقٍ وَ شَهِيدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اشْفَعُوا لِي يَا سَادَاتِي بِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ فَقَدْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ يَا سَادَاتِي وَ اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَافْعَلْ بِي يَا رَبِّ كَذَا وَ كَذَا

امام صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

جس کا رزق تھوڑا ہو یا معیشت تنگ ہو جائے یا اس کے لئے اپنی دنیا اور آخرت کی مہم حاجت ہو تو وہ سفید عریضہ (رقعہ) میں لکھے اور سورج کے طلوع ہوتے وقت اسے جاری پانی میں ڈال دے اور نام ایک ہی سطر میں اس طرح لکھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ سَلَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوسَى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْقَائِمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ رَبِّ

) اور پھر یوں دعا لکھے ۔ ترجمہ دعا) اے میرے پالنے والے مجھے تکلیف اور خوف نے پکڑ لیا ہے محمد و آل محمدؑ کے صدقے میری تکلیف کو ختم فرما اور خوف سے امان عطا فرما ۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر نبی، ہر وصی، ہر شہید اور ہر صدیق کا واسطہ دے کر تو محمد و آل محمدؑ پر درود نازل فرما اے ارحم الراحمین ۔

(پھر یہ لکھے) اشْفَعُوا لِي يَا سَادَاتِي بِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ فَقَدْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ يَا سَادَاتِي وَ اللّٰهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَافْعَلْ بِي يَا رَبِّ كَذَا وَ كَذَا

ترجمہ: اے میرے سادات گرامی (محمد و آل محمد علیہم السلام) میرے لئے شفاعت فرمائیں، آپ کو اس مقام و شرف کا واسطہ جو آپ کا اللہ کے ہاں ہے ۔ اے میرے سادات گرامی مجھے تکلیف نے جکڑ لیا ہے اور اللہ ارحم الراحمین ہے اے میرے رب میری یہ یہ حاجت پوری فرما ۔

غور طلب نکتہ: اس عریضہ میں غور طلب نکتہ یہ ہے کہ حاجات اللہ سے مانگی جا رہی ہیں اور محمد و آل محمد علیہم السلام کو اپنی تکلیف بتا کر ان سے شفاعت مانگی جا رہی ہے۔

دوسری روایت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے:

اللہ کو عریضہ لکھنا اور امام حسین علیہ السلام کی ضریح میں ڈالنا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَوْلَايَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَيْهِ إِذْ وَرَدَتْ إِلَيْهِ رُقْعَةٌ مِنَ الْحَبْسِ مِنْ بَعْضِ مَوَالِيهِ يَذْكُرُ فِيهَا ثِقْلَ الْحَدِيدِ وَ سُوءَ الْحَالِ وَ تَحَامُلَ السُّلْطَانِ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَا عَبْدَ اللّٰہِ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْتَحِنُ عِبَادَهُ لِيَخْتَبِرَ صَبْرَهُمْ فَيُثِيبَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ثَوَابَ الصَّالِحِينَ فَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَ اكْتُبْ إِلَى اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ رُقْعَةً وَ أَنْفِذْهَا إِلَى مَشْهَدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَيْهِ وَ ارْفَعْهَا عِنْدَهُ إِلَى اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ادْفَعْهَا حَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ

عبد بن جعفر حمیری کہتا ہے کہ میں اپنے مولا امام حسن عسکری صلوات اللہ علیہ کے پاس تھا تو اس وقت آپ کے پاس آپ کے چاہنے والے ایک قیدی کا خط آیا کہ جس میں اس نے لوہے کے بھار اور بری حالت اور بادشاہ کے ظلم کا ذکر کیا تھا تو امام علیہ السلام نے اس کی طرف لکھا کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے تاکہ ان کے صبر کو آزما سکے اور اس پر انہیں صالحین کا ثواب عطا کرتا ہے پس تم صبر کرو اور اللہ عزوجل کو ایک عریضہ (رقعہ) لکھو اور اسے امام حسین علیہ

السلام کے روضے کی طرف لے جاؤ اور اسے اللہ کی طرف بلند کرو اور اس طرح ڈال دو کہ تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو

وَ اكْتُبْ فِي الرُّقْعَةِ: إِلَى اللهِ الْمَلِكِ الدَّيَّانِ الْمُتَحَنِّنِ الْمَنَّانِ ذِي الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ ذِي الْمِنَنِ الْعِظَامِ وَ الْأَيَادِي الْجِسَامِ وَ عَالِمِ الْخَفِيَّاتِ وَ مُجِيبِ الدَّعَوَاتِ وَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور رقعہ (عریضہ) میں یہ لکھو: ۔۔۔(اوپر عربی متن)

پھر اس کے بعد کافی لمبی دعا امام نے تعلیم فرمائی کہ جس کے اندر اللہ سے محمد و آل محمدؑ کا واسطہ دے کر مانگنے کی دعا ان الفاظ میں لکھنے کا حکم دیا:

فَإِنِّي أَسْأَلُكَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ وَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ وَ أَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ وَ أُقْسِمُ عَلَيْكَ يَا مَنْ لَا مَسْئُولَ غَيْرُهُ وَ لَا رَبَّ سِوَاهُ بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِكَ وَ بِجَاهِ أَوْلِيَائِكَ وَ خِيَرَتِكَ وَ أَصْفِيَائِكَ وَ أَحِبَّائِكَ مِنْ خَلْقِكَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ الْخَلَفِ الصِّدْقِ الصَّالِحِ صَاحِبِ زَمَانِكَ وَ الْقَائِمِ بِحُجَّتِكَ وَ أَمْرِكَ وَ عَيْنِكَ فِي عِبَادِكَ مِنْ وُلْدِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَ سَلَامُكَ وَ رَحْمَتُكَ وَ بَرَكَاتُكَ خَالِصاً

تیسری روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے:

عریضہ میں اللہ سے حاجات طلب کرنا اور محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دینا

رُوِیَ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ الْأَوَّلِ علیہ السلام أَنَّہُ قَالَ: إِذَا دَهِمَكَ أَمْرٌ یُهِمُّكَ أَوْ عَرَضَ لَكَ حَاجَةٌ یَعْلَمُ اللَّہُ سُبْحَانَہُ حَقِیقَتَهَا وَ صَدَقَ الْقَوْلُ فِیهَا فَهُوَ عَالِمٌ بِالْغُیُوبِ وَ خَفِیَّاتِ الْأُمُورِ فَكُنْ طَاهِراً وَ صُمْ یَوْمَ الْخَمِیسِ أَصْبِحْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاكْتُبْ فِی رُقْعَةٍ مَا أَنَا ذَاكِرُهُ لَكَ بِمِدَادٍ أَوْ بِحِبْرٍ وَ اطْوِ الْوَرَقَةَ وَ اعْمِدْ إِلَی وَسَطِ الْبَحْرِ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ سَمِّ اللَّہَ عَزَّ وَ جَلَّ جَلَالُہُ وَ صَلِّ عَلَی رَسُولِ اللَّہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وَ عَلَی آلِہِ الْأَبْرَارِ وَ قُلْ اللَّہُ لِكُلِّ شَیْ ءٍ وَ ارْمِ بِهَا فِی الْبَحْرِ فَإِنَّ اللَّہَ جَلَّتْ عَظَمَتُہُ یَقْضِی حَاجَتَكَ وَ یَكْفِیكَ بِقُدْرَتِہِ تَكْتُبُ سُورَةَ الْحَمْدِ وَ آیَةَ الْكُرْسِیِّ إِلَی قَوْلِہِ هُمْ فِیهَا خَالِدُونَ وَ الم اللَّہُ لا إِلہَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ إِلَی قَوْلِہِ وَقُودُ النَّارِ وَ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ إِلَی قَوْلِہِ بِغَیْرِ حِسابٍ وَ۔۔۔۔۔۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

جو تمہیں کوئی اہم مسئلہ درپیش ہو یا کوئی حاجت پیش آجائے ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی حقیت جانتا ہے اور اس میں بات سچی ہے پس وہ غیب اور پوشیدہ معاملات کا جاننے والا ہے۔

تم پاک ہو جاؤ اور جمعرات کو روزہ رکھو اور جمعے کی صبح رقعہ (عریضہ) میں وہی لکھو جو میں بیان کروں گا ، روشنائی یا سیاہی سے ، اور دریا کے درمیان میں جاؤ ، رخ قبلہ کی طرف کرو ، اللہ عزوجل کا نام لو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی نیک آل پر درود بھیجو اور کہو کہ ہر شیئ کے لئے اللہ ہے اور یہ رقعہ دریا میں ڈال دو ،بیشک اللہ تعالی کی عظمت بہت بلند ہے وہ تمہاری حاجت کو پورا کردے گا اور اپنی قدرت سے تمہارے لئے کافی ہو جائے گا، تم الحمد سورہ اور آیت الکرسی و ھم خالدون تک لکھنا ۔۔۔

(آخر روایت تک)

اس کے اس رقعہ میں اعلیٰ مضمون پر مشتمل دعا لکھنے کا امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ جس کے اندر محمد و آل محمدؐ سے توسل کے یہ الفاظ بھی شامل ہیں:

وَ سَلَامٌ عَلَى آلِ یاسِینَ فِی الْعَالَمِینَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَ عَلِیٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوسَى وَ عَلِیٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ الْحَسَنِ وَ حُجَّتِکَ یا رَبِّ عَلَى خَلْقِکَ اللَّهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ یا رَبِّ لِأَنَّکَ أَنْتَ إِلَهِی وَ خَالِقِی وَ إِلَهُ الْأَوَّلِینَ وَ الْآخِرِینَ لَا إِلَهَ غَیْرُکَ وَ لَا مَعْبُودَ سِوَاکَ أَتَوَجَّهُ إِلَیْکَ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ الَّتِی إِذَا دُعِیتَ بِهَا أَجَبْتَ وَ إِذَا سُئِلْتَ بِهَا أَعْطَیْتَ إِلَّا صَلَّیْتَ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِینَ وَ فَعَلْتَ بِی کَذَا وَ کَذَا

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

وَ تَکْتُبُ ذِکْرَ حَاجَتِکَ فِی الْوَرَقَةِ وَ تُصَلِّی عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَکَاتُهُ عَلَى أَهْلِ الْبَیْتِ وَ عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِینَ الْأَخْیَارِ الَّذِینَ لَا غَیَّرُوا وَ لَا بَدَّلُوا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ وَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیلُ.

تم اپنے حاجت کو بھی اس ورقہ میں لکھو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو ۔۔

(آخر روایت تک)

چوتھی روایت امام صادق علیہ السلام سے:

عریضہ لکھ کر اللہ سے محمد و آل محمد علیہم السلام کے واسطہ سے حاجات طلب کرنا

عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام: إِذَا كَانَ لَكَ حَاجَةٌ إِلَى اللّهِ تَعَالَى أَوْ خِفْتَ شَيْئاً فَاكْتُبْ فِي بَيَاضٍ بَعْدَ الْبَسْمَلَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْكَ وَ أَعْظَمِهَا لَدَيْكَ وَ أَتَقَرَّبُ وَ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِمَنْ أَوْجَبْتَ حَقَّهُ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگنی ہو یا کسی بات سے ڈر ہو تو ایک سفید ورقے میں بسم اللہ کے بعد یہ لکھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْكَ وَ أَعْظَمِهَا لَدَيْكَ وَ أَتَقَرَّبُ وَ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِمَنْ أَوْجَبْتَ حَقَّهُ عَلَيْكَ بِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ الْأَئِمَّةِ علیہم السلام وَ تُسَمِّيهِمْ اكْفِنِي كَذَا وَ كَذَا

ترجمہ: اے اللہ میں تیری طرف تیرے نزدیک پسندیدہ اور عظیم ناموں کے واسطہ سے متوجہ ہوتا ہوں اور ان ہستیوں کے واسطے سے تیرے قریب ہوتا ہوں اور تجھ سے توسل کرتا ہوں کہ جن کا حق تو نے واجب کیا ہے، محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور آئمہ علیہم السلام کا واسطہ۔

اور تم آئمہ کے نام لو اور کہو: اے اللہ تو اس اس حاجت کو پورا کر دے۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

ثُمَّ تَطْوِي الرُّقْعَةَ وَ تَجْعَلُهَا فِي بُنْدُقَةِ طِينٍ وَ تَطْرَحُهَا فِي مَاءٍ جَارٍ أَوْ بِئْرٍ فَإِنَّهُ تَعَالَى يُفَرِّجُ عَنْكَ

پھر اس رقعہ (عریضہ) کو طے کر کے مٹی کے اندر بند کر کے جاری پانی یا کنوئیں میں ڈال دو بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری حاجت کو پورا فرما دے گا۔

ایک اہم سوال اور اس کا جواب:

سوال:کیا ان روایات اور ان جیسی دیگر روایات کی سند تام ہے تاکہ ان پر اعتماد کیا جا سکے؟

جواب: مستحب اعمال کو ثابت کرنے کے لئے روایات کی سند کا مکمل ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ متقدمین کے ہاں ایک قاعدہ مشہور ہے (کہ جو صحیح السند روایات سے ثابت ہے) جس کا نام قاعدۃ تسامح فی ادلۃ السنن ہے یعنی مستحب اعمال کو ثابت کرنے والی روایات میں سختی کی ضرورت نہیں بلکہ ضعیف اور مرسلہ روایات سے بھی مستحب ثابت ہوجاتا ہے ۔ جبکہ متاخرین کے ہاں یہ قاعدہ ثابت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان کے نزدیک اگر یہ عمل رجاء مطلوبیت کے قصد سے انجام دیا جائے تو ثواب یقینی طور پر ملے گا چاہے وہ عمل حقیقت میں ثابت نہ بھی ہو ، رجاء مطلوبیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس امید پر عمل انجام دے کہ ہو سکتا ہے کہ معصومین علیہم السلام نے اس عمل کا کہا ہو تو اگرچہ اس عمل کا معصومین علیہم السلام نے نہ بھی کہا ہو تو تب بھی اس کا ثواب مل جائے گا ۔

جیسا کہ صحیح السند روایات یعنی اخبار من بلغ میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے اور شیخ حر عاملی رح نے وسائل الشیعہ ج اول میں پورا باب اس پر باندھا ہے:

وسائل الشيعة؛ ج 1 ؛ ص80

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِتْيَانِ بِكُلِّ عَمَلٍ مَشْرُوعٍ رُوِيَ لَهُ ثَوَابٌ عَنْهُمْ ع

ہر جائز عمل کو انجام دینا مستحب ہوتا ہے کہ جس کے ثواب کے متعلق معصومین علیہم السلام سے روایت کی گئی ہو۔

تفصیل کے لئے وسائل الشیعہ کا یہ باب ملاحظہ فرمائیں۔ مقالے کے اختصار کی خاطر ہم ان روایات کے تذکرے کو چھوڑ رہے ہیں۔

از مولانا تقی ہاشمی (متعلم حوزہ علمیہ نجف اشرف)